مجموعۂ کلام
سامانِ بخشش

۷۸۶

سامانِ بخشش

نتیجۂ فکر

تاجدارِ اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت

حضور مفتی اعظم ہند نوری دامت فیوضہم

ناشر

ناصر ملت الحاج محمد فاروق صاحب رضوی مدنپورہ بنارس

باہتمام

آل انڈیا اسلامک مشن مدنپورہ بنارس

نام کتاب . . . . سامان بخشش

نتیجۂ فکر . . . . مفتیٔ اعظم ہند نوری دامت فیوضہم

باہتمام . . . . آل انڈیا اسلامک مشن مدنپورہ بنارس

صفحات ۱۴۲

تعداد طبع . . . . ایک ہزار

سال طباعت . . . . ۱۹۷۹ء و ۱۳۹۹ھ

مطبع . . . . تاج آفسیٹ پریس الہ آباد

قیمت . . . .

ناشر

ناصر ملت الحاج محمد فاروق صاحب رضوی مدنپورہ بنارس

173

«نور و نکہت»

از قلم :- مولانا مرغوب حسن قادری اعظمی
جنرل سکریٹری آل انڈیا اسلامک مشن بنارس

وقت کا وہ عظیم المرتبت رہنما جس کے در کی جبیں سائی وقت کے بڑے بڑے مسند نشینوں نے کی جس کے مبلغ علم کا پھریرا جہات کائنات میں لہرا رہا ہے، جس کے ناخن ادراک میں لاینحل مسائل کا حل اور جس کی نگاہ کیمیا اثر نے لاکھوں گمگشتگان راہ کو جادۂ حق سے ہمکنار کیا جس کے فیض کا دریا آج بھی رواں دواں ہے۔

"جسے دنیا تاجدار اہلسنت حضور مفتی اعظم ہند کے نام نامی اسم گرامی سے یاد کرتی ہے" اس کے مداح سراؤں کی صف میں کہیں بھی جگہ پا جاتا ہوں اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھتا ہوں ؎ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

○ نقش سراپا ○

تاجدار اہلسنت شہیر عرب و عجم حضور مفتی اعظم ہند دام اللہ فیوضہم

گورا مکھڑا جلوے جس پر آ آکر بکھر جاتے ہیں
آؤ تم کو بھی ہم صورت ایسی ایک دکھاتے ہیں (۴)

قد ——— دراز

چہرہ ——— گول۔ روشن وتابناک جس سے نور برس رہے ہوں جسے دیکھکر خدا یاد آئے۔

آنکھیں ——— بڑی بڑی۔ کالی چمکدار ——— گہرائی وگیرائی لئے ہوئے۔

بھویں ——— گنجان ——— ہالہ لئے ہوئے ———

پلکیں ——— گھنی ——— بالکل سفید ———

رنگت ——— سفید گندمی ———

ریش مبارک ——— گھنی ——— مستر سل ——— سفید و نرم ——— ریشم کی طرح

مونچھ ——— نہ بہت پست نہ اٹھی ہوئی ———

ناک ——— متوسط۔ قدرے اٹھی ہوئی ———

کان ——— متناسب۔ درازی لئے ہوئے ———

رخسار ——— بھرے ہوئے۔ گداز ——— جلال وجمال کا آئینہ

سر ——— بڑا ——— گول

پیشانی ——— کشادہ ——— ابھری ہوئی۔ تقدس کے آثار لئے ہوئے۔

لب ——— پتلے۔ گلاب کی پتی کی طرح ——— تبسم کے آثار لئے ہوئے۔

دندان ——— چھوٹے چھوٹے۔ ہموار ——— موتیوں کی لڑی کی طرح۔ جب تبسم ریز ہوتے۔

گردن ——— معتدل۔

سینہ ——— فراخ۔ کچھ روئیں لئے ہوئے ———

کمر ——— خمیدہ مائل ———

ہاتھ ——— لمبے لمبے۔ جو سخاوت وفیاضی میں ضرب المثل

انگلیاں ـــــ لمبی لمبی ـــ موزوں وکشادہ ـــ
ہتھیلیاں ـــــ بھری ہوئیں ـــــ گداز
کلائیاں ـــــ چوڑی ـــ روئیں دار
پاؤں ـــــ متوسط ـ ضعف کا اثر لئے ہوئے ۔
ایڑیاں ـــــ گول ـ موزوں

((لباس))

عمامہ ـــــ بڑے عرض کا زیادہ تر سفید، بادامی ۔
پوشاک ـــــ رنگ ـــ کلی دار
پائجامہ ـــــ علیگڈھی
جوتا ـــــ ناگرہ ـــ جے پوری

یہ ہے اس مقدس شخصیت کا سراپا ۔
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا ایں جاست ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہِ الکریمہ

ایشیا کی وہ مقتدر شخصیتیں جن کی پوری زندگی احیائے سنت و پیروی مصطفی کا نمونہ رہیں اور ہیں انہیں نابغۂ روزگار شخصیتوں میں غزالیٔ دوراں، جانشین بو حنیفہ۔ پرتو غوثیت۔ مظہر اعلیحضرت، آبروئے اہلسنت سیدی حضور مفتی اعظم ہند کا بھی نام نامی اسم گرامی آتا ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ جمال و جلال کا آئینہ، شریعت و طریقت کا سنگم اور حامیٔ دین مصطفوی کا مجسم پیکر دیکھنا ہو تو چہرۂ جہاں آرائے مفتیٔ اعظم ہند کا مشاہدہ کرو۔ کتنے اس کے در پہ جبہ سائی کرتے ہیں اور کتنے جھکلاہو کے سر اس کی بارگاہ عالی مرتبت میں خم نظر آتے ہیں یہ تو ان کے آستانے کی پرانی ریت ہے۔ تاجدار حریت حضرت علامہ رضا علی خاں صاحب سے لے کر سیدنا اعلیحضرت پھر حجۃ الاسلام اور آپ تک عشق و اخلاص۔ حق گوئی و بیباکی اور آئین جوانمرداں کی جھلک آپ ہی کی دہلیز پر نظر آتی ہے۔

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

ہند و بیرون ہند میں بہت سی شخصیتیں ایسی ہیں جو اپنی خدمات اور گوناگوں خوبیوں کے باوجود بھی مشہور و معروف نہیں ہیں۔ اس سلسلے میں کچھ تو ان کا گوشۂ

حمولی اور پھر سب سے بڑھکر ارادت مندوں کی بے اعتنائی مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کا جلوہ جن کی روشنی، جن کی تابش اور جن کی چمک دمک ہزار پردوں کو پھاڑ کر بھی باہر نکل جاتی ہے وہ لوگوں سے دور رہنا چاہتے ہیں۔ مگر لوگ ان کے نقش قدم کو ڈھونڈتے رہتے ہیں۔

بالآخر ایک شمع کے گرد ہزاروں پروانے جمع ہو جاتے ہیں۔ کتنے لوگ ایسے بھی ہیں جن کے عشق و مروت اور خلوص و للّٰہیت کے بلند بانگ دعوے تو عام ہوتے ہیں مگر قریب سے دیکھا جاتا ہے تو عقیدت کے سارے نشے ہرن ہو جاتے ہیں۔

وہ اندھیرا ہی بھلا تھا کہ قدم راہ پہ تھے
روشنی لائی ہے منزل سے بہت دور مجھے

مگر واللہ اسی دھرتی پر وہ ذات والا بھی رونق افروز ہے جس سے قربت رکھنے والا بجائے متنفر ہونے کے دن بدن عقیدتوں کا اضافہ اپنے اندر محسوس کرتا ہے جس کی بارگاہ کا گدا ایک روز نہیں دو روز نہیں ہفتوں اور مہینوں نہیں بلکہ سالہا سال رہ جائے پھر بھی جدا ہوتے وقت یہی کہتا ہے۔

بہت نکلے مرے ارمان پھر بھی کم سے کم نکلے

وہ ذات میرے سرکار حضور مفتیٔ اعظم ہند کی ہے قسمت کی ارجمندی نے مجھے بھی ایک بار بریلی شریف پہنچایا تھا مستقل سوا سال ان کی کفش برداری کی سعادت نصیب ہوئی مگر دل کی دھڑکنیں آج بھی اسی جان جاناں کی متلاشی ہیں قدم آج بھی اسی شہر محبت کی جانب اٹھ رہے ہیں اور آنکھیں اب بھی انہی کے دیدار کو تک رہی ہیں وہ کرم فرماتے ہیں تو کسی موقع پر دو چار روز کے لئے تسلی و تشفی

بھی ہو جاتی ہے۔ یہی حال ان کے ہر دیوانے کا ہے خدا ان کے سایۂ عاطفت کو ہم پر دراز فرمائے (آمین)

چند ابتدائی کلمات کے بعد اب میں اس مقدس زندگی کے چند نقوش آپ کی نگاہوں کے سامنے رکھ رہا ہوں محرومی و کم مائگی کا احساس کرتے ہوئے اس لئے کہ جن وسائل و ذرائع کی روشنی میں میں کچھ اہم گوشوں کو اجاگر کرنا چاہتا تھا افسوس کہ ان میں سے کوئی بھی ذریعہ مجھے نہ مل سکا۔ اس سلسلے میں بریلی شریف اپنے ایک کرمفرما دوست کو خط بھی لکھا نہ باتی طور پر بھی تاکید کی مگر ان کی پیہم خاموشی یا بقول ان کے "مصروفیتیں،، پابہ زنجیر رہیں جس سے مزید حالات و کوائف کا حاصل کرنا میرے لیے دور رہ کر دشوار تھا۔

روہیلکھنڈ بریلی میں ایک بچہ پیدا ہوا خاندانی برتری پہلے ہی سے مسلم تھی یہ بچہ سعادت و کرامت کی ہزار تجلیوں کے ساتھ نمودار ہوا۔ لمعانِ فیضان سے پیشانی چمک رہی تھی اور آنکھوں سے شراب محبت کے پیمانے چھلک رہے تھے۔

بالائے سرش ز ہوشمندی   می تافت ستارۂ بلندی

ولادت آپ کی ولادت مبارکہ ۲۲ ر ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء کو محلہ خواجہ قطب بریلی شریف میں ہوئی۔ جو اس وقت استاذ زمن حضرت مولانا حسن بریلوی کی رہائش گاہ تھی ولادت سے ایک روز پیشتر سیدنا اعلیحضرت نے مارہرہ مطہرہ میں خواب دیکھا کہ ان کے یہاں بچے کی پیدائش ہوئی ہے چنانچہ خواب ہی میں آپ نے اس بچے کا نام آل رحمن رکھا دوسرے دن ولادت باسعادت کی خوشخبری ملی آپ کے پیر و مرشد شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی

رحمۃ اللہ علیہ نے ابوالبرکات محی الدین جیلانی نام رکھا اور فرمایا کہ "مولانا جب میں بریلی آؤں گا۔ تو اس بچے کو ضرور دیکھوں گا وہ بہت مبارک بچہ ہے"

اجازت وخلافت

آپ کی خلافت کا واقعہ بھی عجیب وغریب ہے کہتے ہیں کہ ابھی آپ نے چھ ہی "ماہ" کی عمر میں قدم رکھا تھا کہ حضرت نوری میاں بریلی تشریف لائے بچہ کو دیکھا اعلیحضرت کو مبارکباد دی اور فرمایا "یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمات انجام دے گا۔ مخلوق خدا کو اس سے بہت فیض پہنچے گا یہ بچہ ولی ہے اس کی نگاہ سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے۔ یہ فیض کا دریا بہائے گا۔" اس کے بعد آپ کے دہن مبارک میں اپنی انگشت مبارک رکھی اسی وقت بیعت فرمایا اور جملہ سلاسل کی اجازت وخلافت سے بھی نوازا یہ مقولہ مشہور ہے۔

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"

کیا اس دور میں کسی کو یہ اعزاز ملا ہے کہ آغوش مادر اور ایام شیرخوارگی ہی میں کسی کے سر پر ملت بیضا کی اتنی بڑی ذمہ داری سونپ دی گئی ہو۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ جس کا ستارۂ اقبال بلند فرماتا ہے اس کے لئے پہلے ہی سے ساری راہ ہموار رہتی ہے۔ بالکل ایسی ہی دعا آپ کی پیدائش سے پیشتر سیدنا اعلیحضرت نے بھی کی تھی۔ "یارب مجھے ایسی اولاد سے سرفراز فرما جو عرصۂ دراز تک تیرے دین اور تیرے بندوں کی خدمت کرتا رہے" گویا آپ کی پیدائش سراسر کسی تائید غیبی ہی

کا ثمرہ ہے جس کے لئے اتنے اہتمامات کئے گئے۔ چنانچہ ان بزرگوں کی دعاؤں کی برکت آج بھی ہم محسوس کرتے ہیں جس پر آپ کی نگاہ کرم پڑ گئی اس خاک کو کندن بنا دیا جس طرف قدم اٹھ گئے وہ زمین باغ و بہار بن گئی۔ اور ہزارہا ہزار بندگان خدا اس کی برکتوں سے نہال ہو گئے آج کے دور میں سیدی حضور مفتیٔ اعظم ہند کی ذات بابرکات اہل عقل کے لئے رشد و ہدایت کا ایسا مینار ہے جس کی فیض بخشیوں کا انکار کرنا کڑی دھوپ میں آفتاب کا انکار کرنا ہے ــــ کون ہے جو آپ کے زہد و ورع ولایت و کرامت، فکر و آگہی، فہم و فراست اور عابد شب زندہ دار ہونے سے انکار کر سکتا ہے، بچپن سے لے کر جوانی کے نازک ایام اور پھر جوانی سے لے کر آج تک آپ کے ہمعصر اور شب و روز کے رفقا بھی آپ کی عظمت و کرامت کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے میں میرا کچھ بھی کہنا سورج کو چراغ دکھلانے کے مترادف ہوگا۔ اور کیوں نہ ہو بزرگی و شرافت تو آپ کی آبائی میراث ہے آپ کی رگ و پے میں اس خاندان کا خون گردش کر رہا ہے جو انگریز سامراج کو کچلنے کے لئے اگر ایک طرف سر بکفن ہو کر میدان میں اتر آیا تھا تو دوسری طرف لبادۂ اسلامی میں ملبوس ابن الوقتوں کے منہ سے نقاب کشائی کرنے میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔

خاندانی وجاہت

آپ کے جد امجد حضرت رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مورخ لکھتا ہے،

آپ جنگ آزادی کے عظیم رہنما تھے۔ عمر بھر فرنگی تسلط کے خلاف برسر پیکار رہے آپ ایک بہترین جنگجو اور بے باک سپاہی تھے

لارڈ ہیڈنگ آپ کے نام سے بیحد نالاں رہا جنرل ہڈسن جیسے برطانوی
جنرل نے آپ کا سر قلم کرنے کا انعام پانچ سو روپے مقرر کیا تھا مگر وہ اپنے
مقصد میں عمر بھر ناکام رہا (ترجمان اہلسنت جنگ آزادی نمبر کراچی)

اس حوالہ سے پتہ چلا کہ ابتداء ہی سے آپ کا خاندان ظلم و جبر کے خلاف برسر پیکار رہا
اور پھر آپ کے والد گرامی سیدنا اعلیحضرت مجدد مأۃ حاضرہ امام احمد رضا فاضل بریلوی
قدس سرہ نے مذہب حق کی حمایت اور مذاہب باطلہ کی تردید تو اتنے واضح انداز
میں کی ہے کہ جہاں اپنے داد شجاعت و حکمت دیرہے ہیں وہاں غیر بھی دبی زبانوں
میں آپ کے علوم تامہ کا اعتراف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں بلکہ کہیں کہیں تو بے ساختہ
حق بات ان کے لب پر آہی گئی۔ اور حقائق و معارف کی داد دیتے ہوئے پکار اٹھے
قلت صفحات کی بنا پر صرف دو حوالے ملاحظہ فرمائیں۔ مولوی نظام الدین احمد پوری
جو معاصر علمائے دیوبند میں کسی کو اپنا ہم پلہ نہیں سمجھتے تھے ان کے بارے میں تاثر کا یہ
اقتباس پڑھئے۔

مولانا سراج احمد نے اعلیحضرت کے رسالہ "الفضل الموہبی
فی معنی اذا صح الحدیث فہو مذہبی" کے چند ابتدائی
اوراق منازل حدیث کے انہیں سنائے تو کہنے لگے "یہ سب منازل فہم
مولانا کو حاصل ہے افسوس کہ میں ان کے زمانے میں رہ کر ان سے بے خبر و
بے فیض رہا ۔۔۔ پھر فقہ کے چند مسائل کے جوابات رسالہ رضویہ سے
سنائے گئے تو کہنے لگے "علامہ شامی اور صاحب فتح القدیر مولانا کے شاگرد
ہیں یہ تو امام اعظم ثانی معلوم ہوتا ہے (مرکزی مجلس رضا لاہور)

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی جنہوں نے علمائے سلف و خلف سے ہٹ کر الگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہے جن کی مذہب آمیز چنگیزیت سے پاکستان کا امن و امان غارت ہو رہا ہے اور جن کی نگاہ میں انبیاء و صدیقین، شہداء و صالحین اور ائمہ مجتہدین سے لے کر علمائے متاخرین تک کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو تنقید سے بالاتر ہو ہر شخص ان کے قلم کے نشانے پر ہے مگر وہ بھی عظمت رضا کے معترف ہیں لکھتے ہیں۔

مولانا احمد رضا خاں صاحب کے علم و فضل کا میرے دل میں بڑا احترام ہے۔ فی الواقع وہ علوم دینی پر بڑی نظر رکھتے تھے اور ان کے اس فضیلت کا اعتراف ان لوگوں کو بھی ہے جو ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔ (مقالات یوم رضا حصۂ دوم لاہور)

اسی علمی و باعزت گھرانے کا ایک فرد جب شعور و آگہی کی منزل میں قدم رکھتا ہے تو اپنی تحقیق و بالغ نظری کی دھاک پوری علمی دنیا پر بیٹھا دیتا ہے بالآخر پوری دنیا اسے مفتیٔ اعظم کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

تعلیم و تعلم اور فتاویٰ نویسی

بسم اللہ خوانی کی رسم سیدنا اعلیٰحضرت کے سامنے ادا ہوئی اس کے بعد انہیں کی نگرانی میں تعلیمی سلسلہ شروع ہوا۔ مخصوص اساتذہ میں حضرت علامہ شاہ رحم الٰہی صاحب مظفر نگری اور حضرت علامہ بشیر احمد صاحب علیگڈھی ہیں کچھ اسباق برادر بزرگ حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خاں صاحب سے حاصل کئے بعدہٗ اعلیٰحضرت کی حیات مبارکہ ہی میں فتاویٰ نویسی شروع کر دی۔ درس و تدریس کا کام باقاعدہ آپ نے انجام نہیں دیا۔ ابتداءً اپنی اور دیگر رفقاء کی دلی خواہش کے مطابق دارالعلوم

منظرِ اسلام میں مسند تدریس پر رونق افروز ہوئے مگر کثرت فتویٰ اور دیگر امور دینیہ نے مطلق آپ کو اس کام کی مہلت نہیں دی یا دل ناخواستہ اس خدمت سے آپ دست بردار ہو گئے۔ فتاویٰ نویسی کا یہ حال ہے کہ بارہ[۱۲] تیرہ[۱۳] سال تک تو اعلیحضرت کی حیات طیبہ میں متفرق طور پر آپ نے لکھا اس کے بعد تو پھر گویا مستقل طور پر اس خدمت پر مامور ہو گئے۔ اور اس وقت سے لے کر آج تک اس ضعف و نقاہت کے عالم میں بھی یہ خدمت انجام دے رہے ہیں یہ اور بات ہے کہ کثرت تبلیغ اور دور دراز کی آمد و رفت کی وجہ سے مسند افتار پر رونق افروز نہیں ہو پاتے مگر ہندو بیرون ہند کے اہم اور الجھے ہوئے مسائل آپ ہی کے رحم و کرم پر رہتے ہیں جب باہر سے تشریف لاتے ہیں تو موجودہ مفتیان عظام آپ کی خدمت میں ان مسائل کو سناتے ہیں اور آپ فی البدیہہ (باوجودیکہ عرصۂ دراز سے کتابوں کا مطالعہ چھوٹ چکا ہے) کتابوں کے نام اور حوالہ جات بیان کرتے جاتے ہیں۔ مفتیان کرام ان حوالوں کو ضبط کر لیتے ہیں اور جواب مکمل کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جسے سننے کے بعد آپ اپنا مہر دستخط ثبت فرماتے ہیں ــــ آپ کے رشحات قلم سے نکلے ہوئے ہزاروں فتاوے صفحات قرطاس پر موجود ہیں۔ جن کا صحیح احاطہ دیکھ کر ہی کیا جا سکتا ہے فی الحال فتاویٰ مصطفویہ کے نام سے دو جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں جن کی افادیت کا اندازہ مسائل کے مطالعہ کے بعد ہی محسوس کیا جا سکتا ہے سطر سطر دلائل و براہین کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے اور کیوں نہ ہو۔

ع عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

بیعت و ارشاد یہاں رک کر آپ ایک دفعہ پھر عارف حق سیدی شاہ

ابوالحسین نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ کلمات دہرائیے جو آج بھی جرس کارواں کی طرح ہمارے کانوں میں بج رہے ہیں۔

"یہ بچہ دین وملت کی بڑی خدمات انجام دے گا۔ مخلوق خدا کو اس کی ذات سے بہت فیض پہنچے گا۔۔۔ یہ بچہ ولی ہے ۔۔۔ اس کی نگاہوں سے لاکھوں گمراہ انسان دین حق پر قائم ہوں گے ۔ یہ فیض کا دریا بہائے گا ۔۔۔"

حضرت نوری میاں کے ان کرامت آثار جملوں کی تائید ہر وہ شخص کریگا جو کچھ بھی تھوڑا بہت آپ کی ذات گرامی سے واقف ہوگا۔ کتنے گمرہوں کو نہ صرف آپ نے راہرو بلکہ بہترین راہبر بنادیا اور حق کے کتنے متلاشیوں کو آپ نے عرفانِ حق کا جام پلادیا ہے یہ ایک طویل فہرست ہے۔ ھندوستان کا وہ کون سا چپہ ہے جہاں آپ کی زرکار کرنیں نہیں پہنچی ہیں۔ کتنے انسان تو ایسے بھی دیکھنے میں آئے۔ جن کے لیل ونہار فسق وفجور اور معصیت کیشی میں گذرے۔ مگر چہرۂ پر ضیا کی ایک جھلک دیکھی اور دل کا عالم زیر وزبر ہو گیا۔ لمعانِ فیضان کا بادل برسا تو نہ صرف یہ کہ ہندوستان بلکہ پورے برّ اعظم اور خاص کر حجاز مقدسہ میں بھی کتنے کشت ویران دل کو سیراب کر گیا آپ کے دامن سے لپٹنے والوں کی تعداد بلاواسطہ یا بالواسطہ پچاس لاکھ سے بھی زائد ہے جس میں ہند کے علاوہ حجاز مقدس۔ مصر۔ انگلستان۔ افریقہ۔ پاکستان۔ بنگلہ دیش اور دیگر ممالک بھی شامل ہیں۔

سخاوت وفیاضی

اھل علم پر یہ بات مخفی نہیں ہے کہ آج کل بیعت وخلافت کی حیثیت کیا ہوتی جارہی ہے بہت سے

پیر مغاں اور مرید کرنے والے ایسے ملیں گے جو طریقہ و اصول بیعت سے قطعاً ناآشنا عمل سے نابلد تو شرائط بیعت سے کورے ۔ اور معتقدین کا حال یہ کہ پیر صاحب کی ظاہری ترک بھڑک اور باطل رکھ رکھاؤ سے حد درجہ متاثر ۔ چاہے پیر کا رجحان حال شریعت اسلامیہ کے مطابق ہو یا منافی ـــــ ان کو روحانیت سے زیادہ دنیاوی وجاہت مطلوب ہوتی ہے اور اپنی جھوٹی ولایت کے بل پر مریدین سے ہزاروں ہزار کا نذرانہ اینٹھ لیتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ کاش ان حضرات کو کچھ بھی آخرت کا خوف ہوتا (اس ضمن میں میرا روئے سخن حاشا و کلا ان حضرات کی جانب نہیں ہے جو واقعی اس کے اہل ہیں اور جن کی ایک نگاہ کتنے فرسودہ حالوں کی دنیا بدل ڈالتی ہے) لیکن ہاں آئیے اب ولی وقت قطب زماں، یگانۂ دوراں حضور مفتیٔ اعظم ہند کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ نے ویسے بھی خاندانی حیثیت سے آپ کو متمول و رئیس بنایا ہے ۔ (ایسے رئیس نہیں جو دنیاوی رنگ و عیش پر فخر کرتے ہوں) جس کا اندازہ نسب نامہ دیکھنے سے ہوتا ہے ـ آپ کے جد اعلیٰ مولانا سعید اللہ خاں صاحب کندھار کے موقر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے ۔ شاہان مغلیہ کے عہد میں سلطان محمد نادرشاہ کے ہمراہ لاہور آئے اور معزز عہدوں پر فائز رہے لاہور کا شیش محل آپ کی جاگیر میں تھا ۔ پھر لاہور سے دہلی تشریف لائے اور شش ہزاری کے عہدے پر فائز رہے جس کے نتیجے میں آپ کو شجاعت جنگ کا خطاب ملا ان کے صاحبزادے مولانا سعادت یار خان صاحب سلطنت مغلیہ کی جانب سے روہیلکھنڈ کا علاقہ فتح کرنے کے لئے بھیجے گئے فتحمندی کے بعد آپ کو بریلی کا صوبہ دار بنانے کے لئے فرمان شاہی آیا لیکن اس وقت آپ بستر مرگ پر تھے اور اس ذمہ داری سے معذور

رہے مگر پھر بھی کئی گاؤں آپ کی جاگیر میں تھے۔ اسی طرح مولانا محمد اعظم صاحب بھی بہت بڑے عہدے پر فائز رہے آپ کا شمار اولیائے کاملین میں ہوتا ہے ان کے صاحبزادے حافظ کاظم علی صاحب شہر بدایوں کے تحصیلدار رہے اور کئی سو ٹبالین آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھی اسی کا اثر آپ کے دادا قطب وقت مولانا رضا علی خان صاحب میں بھی باقی تھا مگر مولانا رضا علی خان سے لے کر محقق وقت مولانا نقی علی خانصاحب پھر اعلیٰحضرت عظیم البرکت علیہم الرحمۃ والرضوان اور اب تک دنیاوی وجاہت پر دینی رنگ زیادہ تر غالب رہا تقسیم ہند کے بعد بہت سے علاقے آپ کے خاندان سے نکل گئے مگر آج سب کچھ نکل جانے کے باوجود بھی ایک وسیع رقبہ کے آپ مالک ہیں اور اللہ نے ویسا ہی اعزاز بخشا ہے۔ والد گرامی سیدنا اعلیٰحضرت کے استغنا کا یہ عالم تھا کہ کتنے رؤسائے وقت نذرانہ لے کر دہلیز پر آئے اور قدمبوسی کی خواہش کی اولاً تو آپ نے بڑوں سے ملنا پسند نہیں کیا اور اگر ملے تو ان کی پیشکش کو قبول نہیں کیا حتیٰ کہ ایک دفعہ نواب نانپارہ نے اپنے یہاں آپ کو دعوت دی اور پیغام بھیجا کہ میری شان میں چند اشعار کی منقبت بھی کہہ دیں تو آپ نے یہ کہہ کر اس کی دعوت مسترد کر دی۔

کروں مدح اہل دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

چنانچہ وہ خاندانی روایت اب بھی برقرار ہے آپ بھی جہاں جاتے ہیں لوگ سیم و زر نچھاور کرنے کو تیار رہتے ہیں مگر آپ کا عام دستور ہے کہ اولاً تو اسے

آپ قبول نہیں کرتے اور اگر دیکھتے ہیں کہ نہ لینے سے اس کی دل شکنی ہوتی ہے تو فرماتے ہیں۔ میں نے اسے قبول کیا اور اب میں اپنی طرف سے اسے آپ کو دیتا ہوں یہ کہہ کر واپس کر دیتے ہیں۔

سنہ عیسوی میں معمول کے مطابق آپ صدر الشریعہ مولانا امجد علی صاحب (مصنف بہار شریعت) کے عرس میں گھوسی تشریف لائے وہیں سے دار العلوم اشرفیہ مبارکپور بھی قدم رنجہ فرمایا قدمبوسی کے بعد ناچیز نے کچھ نذر پیش کرنی چاہی مگر فرمایا کہ آپ طالبعلم ہیں میں نے اسے قبول کیا۔ اب آپ کو دیتا ہوں جب تک صحت ٹھیک رہتی تھی۔ پابندی کے ساتھ ہر سال عرس امجدی میں رونق افروز ہوتے وہیں سے ادری بھی تشریف فرما ہوتے اکثر لوگ کچھ پیش کرتے مگر پسند نہیں فرماتے بلکہ محلے کے ایک صاحب جو اس وقت کافی بیمار تھے اور پیہم علالت کے باعث صحت سے مایوس ہو چکے تھے لوگوں نے حالت بیان کی آپ نے فوراً دعا فرمائی اور اپنی جیب خاص سے پچاس روپئے نکال کر عنایت فرمایا اور کہا اسے ان کے علاج میں شامل کر لیا جائے ایک مرتبہ جلسۂ دستار فضیلت کے موقع پر جامعہ حمیدیہ بنارس تشریف لائے چونکہ آپ نے وعدہ فرمالیا تھا اس لئے وقت متعینہ پر جبلپور سے بذریعہ کار تشریف لانا ہوا بعد جلسہ ارکان جامعہ نے سوچا کہ چونکہ حضرت دور سے تشریف لائے ہیں اور وہ بھی کار سے اس لئے خرچ زیادہ پڑے ہوں گے لہذا پانچ سو روپے کی رقم پیش کرنی چاہی۔ ہزار کوششوں کے باوجود بھی آپ نے قبول نہیں فرمایا جب لوگوں نے دیکھا کہ اس طرح حضرت کا نقصان ہوگا تو رقم کو مختلف لوگوں پر بانٹ دیا گیا تاکہ فرداً فرداً لوگ مصافحہ کرتے

جائیں اور اس طرح شاید حضرت قبول فرمالیں آپ سب کی نذر قبول کرتے رہے
پھر اخیر میں فرمایا "میں اس رقم کو جامعہ کے لئے وقف کر رہا ہوں اس کی
تعمیر میں اس کو صرف کر دیا جائے یہ ایثار دیکھ کر لوگ حیرت زدہ
رہ گئے اللہ اکبر اللھم اجرہ اجراً کثیراً۔ اس قسم کی ایک دو نہیں
سینکڑوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اپنوں کے لئے نرم تو غیروں کیلئے سنگ

قلت صفحات کی بنا پر اس عنوان کے تحت بالتفصیل نہیں لکھتا مگر الحب فی اللہ والبغض فی اللہ
پر جیسا عمل آپ کا ہے وہ دوسرے بہت سے اکابرین بھی نہیں پایا جاتا ریشم سے
زیادہ نرم، حریر سے بڑھ کر نازک اور پانی سے زیادہ رقیق مگر اپنوں کے لئے تلوار
سے زیادہ تیز پتھر سے زیادہ سخت اور فولاد سے بڑھ کر مضبوط مگر غیروں کے لئے نسیم
بہاری کی طرح چلتے ہیں تو مسرت و بہجت کے غنچے اور شگوفے کھل جاتے ہیں اور اگر
بدمذہبوں کی بات آجاتی ہے یا کسی باطل خیال کی ترجمانی کا سوال پیدا ہو جاتا ہے
تو چشم و ابرو پر جلال فاروقی کا عکس دوڑ جاتا ہے۔

چھٹ جائے اگر دولت کونین تو کیا غم
چھوٹے نہ مگر ہاتھ سے دامان محمد

مفتی اعظم کی شاعری

ان الشعر لحکمۃ وان البیان لسحرا

بیشک شعر حکمت ہے اور بعض بیان جادو ہے۔ شعر اس کلام موزوں کو کہتے ہیں جس میں بالقصد قافیہ ہو اگر کسی کلام میں اتفاقاً قافیہ اور وزن پیدا ہوجائے تو اسے عمدہ کلام تو کہا جاسکتا ہے مگر شعر نہیں کہا جاسکتا۔ امام بخاری نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشعر بمنزلۃ الکلام حسنہ کحسن الکلام وقبیحہ کقبیح الکلام۔ شعر مثل کلام کے ہے اچھا شعر اچھا کلام اور برا شعر برا کلام ہے ــــــ (الادب المفرد)

مگر برے اور گندے اشعار کی توقع تو انہیں لوگوں سے کی جاسکتی ہے جن کے اخلاق و کیریکٹر میں کوئی خرابی ہو عاشقان رسول اور مداحان مصطفےٰ نے جن اشعار اور جس کلام کو اپنے لئے معیار شاعری بنایا ہے اس کی خوبیوں اور بڑائیوں سے کس کو انکار ہوسکتا ہے سیدالکونین روحی فداہ دامی نے اگرچہ اشعار نہیں کہے مگر پسند ضرور فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث اس بات پر دال ہے کہ ایک بار سرکار نے استسقاء کی دعا فرمائی اور جب بارش ہوئی تو فرمایا اگر ابو طالب زندہ ہوتے تو آج بہت خوش ہوتے ان کے اشعار کوئی سنائے چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کے سامنے ابو طالب کے اشعار سنائے جن میں سے ایک شعر یہ بھی تھا۔

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ
ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

وہ گورے چٹے ہیں ان کے چہرے کے وسیلے سے دعار بارش طلب کی جاتی ہے۔ یتیموں کی جائے پناہ ہیں۔ بیواؤں کا سہارا ہیں۔

آپ نے بدر میں مشرکین کی لاشوں کو دیکھ کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر ابو طالب ہوتے تو دیکھتے کہ ہماری تلواروں نے اماثل قریش کو قتل کر دیا ہے اس میں ان اشعار کی طرف اشارہ ہے جو قصیدہ ابوطالب میں ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ ایک دن تاجدار دو عالم اپنی نعلین درست فرما رہے تھے۔ میں سوت کات رہی تھی آپ کی پیشانی عرق آلود ہوئی اور پسینے میں جھلمل جھلمل ایسا نور پیدا ہوا کہ میں مبہوت ہو گئی حضور نے ملاحظ فرمایا تو پوچھا کیوں حیران ہو میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی عرق آلود اور پسینہ نور سے چمک رہا ہے اگر ابو کبیر دیکھتا تو جانتا کہ آپ اس کے ممدوح ہونے کے زیادہ مستحق ہیں آپ نے فرمایا ابو کبیر نے کیا کہا ہے میں نے عرض کی یہ کہا ہے۔

واذا نظرت الی اسرة وجهه

برقت کبرق العارض المتھلل

جب ان کی پیشانی کی موجوں کو تم دیکھو تو وہ ابر باراں کی طرح چمکدار نظر آئیگی آقائے دو جہاں نے ہاتھ سے سامان رکھ کر میری دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ لیا اور فرمایا تم نے مجھے جتنا خوش کیا میں نے تم کو اس قدر مسرور نہیں کیا۔ اسی طرح کعب بن زبیر اور شاعر دربار حضرت حسان بن ثابت کا اپنا قصیدہ سنانا مشہور و معروف ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اگر قرآن پڑھتے وقت تمہیں کسی لفظ کا معنی سمجھنے میں دقت محسوس ہو تو عرب کے اشعار میں انہیں تلاش کرو عربوں کا دفتر شعروں میں ہے۔ قرآن میں جہاں شعراء کی مذمت کی گئی ہے اس

سے بدگو شعراء مراد ہیں اس لئے کہ اہل ایمان کا استثنار آیت ذیل میں مذکور ہے۔
الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت۔ وذکروا اللّٰہ کثیرًا وانتصروا من بعد ما ظلموا۔ مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اور اللہ کا بہت ذکر کیا اور ظلم کے بعد اپنا بدلہ لیا۔

سیدی حضور مفتی اعظم ہند مدظلہ العالی کی شاعری بھی ایسی ہے جو از ابتدا تا انتہا توحید ربانی اور فضائل ومحامد سید المرسلین میں ڈوبی ہوئی ہے اور اسے تو میں اپنے آقا کا فیض اور اپنے مرشد برحق کی کرامت ہی کہوں گا کہ ایک ایسا انسان جو شب و روز سفر میں گھر آئے گھر پر ہو تو افتار کی ذمہ داری اس کے علاوہ دیگر اہم اور دینی ضرورتیں آخر کب اور کیسے ان کو سکون کا وقت میسر آیا جس سے آج ہم ان کی نعتیہ شاعری کا ایک دیوان دیکھ رہے ہیں۔ نمونتًا اب چند اشعار کی روشنی میں ان کے جذبۂ عشق رسالت پناہی کا اندازہ لگائیے۔

محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور
تو ہم کر نہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہمسر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہوگا
تعالی اللہ رتبہ میرے حامی میرے یاور کا

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا
کیا کریں ہیں لیکے پھاہا مرہم زنگار کا

تیرے باغ حسن کی رونق کا عالم کیا کہوں
آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا
درد دل مضطر کی سرکار دوا کرنا

وہ نیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں ان سے　　اعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دعا کرنا

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا　　کبھی دل جلوہ گہہ سرور خوباں ہوگا

کب ستارہ کوئی چمکا سامنے خورشید کے　　ہو نبی کیسے بنا مہر عجم ماہ عرب

اور یہ شعر تو واقعی آپ کی گرویدگی کی نمایاں نشاندہی کرتا ہے۔

کہنے وہ نہ کچھ کہنے کرتے وہ نہ کچھ کرتے
اے کاش کہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ

○

مضمون کے اخیر میں ناحق شناسی ہوگی اگر گرامی قدر ناصر مسلک رضویت الحاج محمد فاروق صاحب رضوی کا شکریہ نہ ادا کروں جن کے ہی تعاون کی بدولت یہ مجموعہ آپ کی تسکین خاطر کا سبب بن رہا ہے موصوف ایک حساس اور مخلص فرد اہلسنت ہیں۔ آپ ہی کے تعاون سے جدالممتار حاشیہ ردالمحتار للعلامہ شامی نکلنے والی ہے۔ جو المجمع الاسلامی اشرفیہ مبارکپور کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہے۔

اخیر میں اپنی کم مائگی کا احساس کرتے ہوئے عرض گذار ہوں کہ اس کی ترتیب وتزئین میں اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرمائیں دعا ہے کہ رب قدیر اس حقیر سی محنت کو میرے لئے سیارۂ نجات اور میرے مرشد کی خوشنودی کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

آخری بات ستمبر ۱۹۷۸ء میں بنارس کی سرزمین پر آل انڈیا اسلامک مشن کی بنیاد ڈالی گئی خدا کا فضل ہے کہ اس کا نتیجہ مستقبل کے لئے حوصلہ افزا ہے تیزی کے ساتھ بنارس وقرب وجوار میں تبلیغ کا کام شروع ہوگیا ہے خدا نے توفیق دی تو ایک عظیم پروگرام کے تحت علمائے ملت کی موجودگی میں المرکز الاسلامی کا اعلان کیا جائے گا۔ کام کے لئے سارے وسائل پر غور و خوض کیا جارہا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اپنی مفید آراء سے مطلع فرمائیں۔

یہ ہے دامن یہ ہے گریباں آؤ کوئی کام کریں
موسم کا منھ تکتے رہنا کام نہیں دیوانوں کا

وما علینا الا البلاغ

موسم امید کا تمنائی
محمد مرغوب حسن قادری خادم جامعہ فاروقیہ بنارس
۶ر شوال المکرم ۹۹ھ مطابق ۳۰ر اگست ۷۹ء

منقبت

از مولانا مرغوب القادری

نسیم جانفزا کہئے بہار گلستاں کہئے
چمن کی زیب و زینت اور جان بوستاں کہئے

وہ جس کے دامن اخلاص میں کتنے پناہی ہیں
اسے اک انجمن کہئے اسے اک آشیاں کہئے

طلاطم بھی روانی بھی سکوت جاودانی بھی
وہ اک پیکر جسے تاریخ کی اک داستاں کہئے

چلا تھا جانب منزل کسی امید کو لے کر
ملے وہ مل گئے جس کو محبت کا جہاں کہئے

اک ایسی زندگی لوح عقیدت جس پہ ہو نازاں
جسے اس دور میں اسلام کی روح رواں کہئے

ہمارے مفتیٔ اعظم سبھی کے مفتیٔ اعظم
کسے انکار کی ہمت عقیدت کی اذاں کہئے

امام احمد رضا نے جس کی خاطر ہے دعائیں کیں
انہیں کا عکس کہئے یا جمال عاشقاں کہئے

وہ مارہرہ جہاں ہے بوالحسین نوری کا مدفن
اسی سرکار کے انعام کا لعل گراں کہئے

امام الاذکیا کہہ کر نقیبوں نے پکارا ہے
جسے علم و عمل کا بالیقیں کوہ گراں کہئے

وہ جس کے در کی پابوسی جہاں کے لوگ کرتے ہیں
عقیدت ہی نہیں بلکہ حقیقت کی زباں کہئے

وہ جس کے در سے فقہا اور علما فیض پاتے ہیں
جسے زہد و ورع علم و عمل کا کارواں کہئے

نگاہ مفتیٔ اعظم کے جلووں کی تجلی سے
ہر اک نوری کو مطلق آپ رشک سلسلاں کہئے

مرے مرشد پکارا جب بھی میں نے تم کو مشکل میں
تم آئے اس طرح جیسے کہ پہلے سے عیاں کہئے

بڑی ہے جب سے نگہہ ناز میرے پیر و مرشد کی
مجھے مرغوب کیا بلکہ مآل مقبلاں کہئے

ضربِ ھُوْ

(توحید باری عزّ اسمہٗ)

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

تو کسی جا نہیں اور ہر جا ہے تو　　تو منزّہ مکاں سے مبرّہ ز سو
علم و قدرت سے ہر جا ہے تو کو بکو　　تیرے جلوے ہیں ہر ہر جگہ اے عفو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

قلب کو اس کی رویت کی ہے آرزو　　جس کا جلوہ ہے عالم میں ہر چار سو
بلکہ خود نفس میں ہے وہ سُبحٰنہٗ　　عرش پر ہے مگر عرش کو جستجو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو　　جن و انس و ملک کو تری آرزو
یاد میں تیری ہر ایک ہے سو بسو　　بن میں وحشی لگاتے ہیں ضربات ھُوْ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

طائرانِ جناں میں تری گفتگو　　گیت تیرے ہی گاتے ہیں وہ خوش گلو
کوئی کہتا ہے حق کوئی کہتا ہے ھُوْ　　اور سب کہتے ہیں لَا شَرِیْکَ لَہٗ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

بلبلِ خوش نوا طوطی خوش گلو زمزمہ خواں ہیں گاتے ہیں نغمات ھو
قمریِ خوش لقا بولی حق سرّہٗ فاختہ خوش ادا نے کہا دوست تو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

صبح دم کرکے شبنم سے غسل و وضو شاہدانِ چمن بستہ صف رو برو
ورد کرتے ہیں تسبیح سُبْحَانَہٗ ھوٗ وَلاغیرُہٗ ھوٗ وَلاغیرُہٗ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ھُوْ

بھر دے الفت کی مَے سے ہمارا سبو دل میں آنکھوں میں تو اور لب پر ہو تو
کیف میں وجد کرتے پھریں کو بکو وِرد گایا کریں پے بہ پے سو بسو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

عَفو فرما خطائیں مری اے عَفُوْ شوق و توفیق نیکی کا دے مجھ کو تو
جاری دل کر کہ ہر دم رہے ذکر ھُو عادتِ بَد بدل اور کر نیک خو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

بد ہوں مولیٰ مرے مجھ کو کر دے نکو رخنت اعمال ہے چاک فرما رفو
تیری رحمت کی امید ہے اے عَفُوْ کہ ہے ارشاد قرآن لَاتَقْنَطُوْا

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

داخلِ خلد ہم کو جو فرمائے تو ہم ہوں اور حور و غلماں لب آبجو
اور جامِ طہور اور مینا سبو دیکھیں اعدا تو رہ جائیں پی کر لہو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

نور کی تیرے ہے اک جھلک خوبرو دیکھے نوری تو کیوں کر نہ یاد آئے تو

ان کا سرور ہے مظہر ترا ہو بہو مَنْ رَاٰنِی رَاَ الْحَقَّ ہے حق مو بمو
اَللّٰہ ھُوْ۔ اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

عرش و فرش و زمان و جہت اے خدا جس طرف دیکھتا ہوں ہے جلوہ ترا
ذرے ذرے کی آنکھوں میں تو ہی ضیا قطرے قطرے کی تو ہی تو ہے آبرو
اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

نغمہ سنجانِ گلشن میں چرچا ترا چہچہے ذکرِ حق کے ہیں صبح و مسا
اپنی اپنی چہک اپنی اپنی صدا سب کا مطلب ہے واحد کہ واحد ہے تو
اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

ہر نہالِ چمن ذکر سے ہے نہال ذکرِ حق ہی اسے کرتا ہے مالا مال
ذکر سے چوک کر ہوتا ہے وہ نڈھال ذکر ہی تیرا ہے اس کی وجہہ نمو
اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

وہ بھی تسبیح سے رکھتا ہے اشتغال جو نہیں رکھتا منہ اور لسانِ مقال
پھر بھی گویائے تسبیح ہے اس کا حال اس کی حالی زباں کہتی ہے تو ہی تو
اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

جو ہے غافل ترے ذکر سے ذوالجلال اُس کی غفلت ہے اُس پر وبال و نکال
قعرِ غفلت سے ہم کو خدایا نکال ہم ہوں ذاکر ترے اور مذکور تو
اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

ہے زبانِ جہاں حمدِ باری میں لال دم کوئی حمد کا مارے کس کی مجال
تا بہ اِمکان ہم رکھتے ہیں قیل و قال اس کو مقبول فرمائے رحمت سے تو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمیں چلیں میرے رب	فتنوں کی دھول سے پاک ہو فضے عرب
ایسا برسا بہادے جو خاشاک سب	تیری رحمت کے بادل گھریں چار سو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

رحم فرما خدایا حرم پاک ہو	تو نے تقدیس بخشی ہے جس خاک کو
دفع فرما وہاں پر ہے بے باک جو	اور گرا بجلیاں قہر کی بر عدو

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

خواب نوری میں آئیں جو نور خدا	بقعۂ نور ہو اپنا ظلمت کدا
جگمگا اٹھے دل چہرہ ہو پر ضیا	نوریوں کی طرح شغل ہو ذکر ھُوْ

اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ، اَللّٰہ ھُوْ

اذکارِ توحیدِ ذات اسماء وصفات وبعض عقائد

لَامَوجُودَ اِلّا اللّٰہ   لَامشھُودَ اِلّا اللّٰہ

لَامَقصُود اِلّا اللّٰہ   لَامَعبُود اِلّا اللّٰہ

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اٰمنّا برسُولِ اللّٰہ

ہے موجودِ حقیقی وہ   ہے مشہودِ حقیقی وہ

ہے مقصودِ حقیقی وہ   معبودِ حق و حقیقی وہ

لا الٰہ الّا اللّٰہ اٰمنّا برسُولِ اللّٰہ

ھوھوھوھوھوھوھو   اَللّٰہُ ھُوْ اَللّٰہُ

تیرا جلوہ ہے ہر سو   تو ہی تو ہے تو ہی تو

لا الٰہ الّا اللّٰہ اٰمنّا برسُولِ اللّٰہ

حق ھو حق ھو حق ھو حق   رَبِّ ناس و رَبِّ فلق

غیر نہیں تیرا مطلق   بھولوں گا میں یہ نہ سبق

لا الٰہ الّا اللّٰہ اٰمنا برسول اللّٰہ

اَنتَ الھادی اَنتَ الحق   رنگِ باطل اس سے فق

قلبِ مبطل سن کر شق   قلبِ مسلم کی رونق

لا الٰہ الا اللہ آمنّا برسولِ اللہ

رَبِّیْ حَسْبِیْ جَلَّ اللہ مَا فِیْ قَلْبِیْ اِلَّا اللہ
حق حق حق اَللہ اَللہ رب رب رب سُبْحَانَ اللہ

لا الٰہ الا اللہ آمنّا برسول اللہ

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ لَیْسَ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ
اس سے بُن ہے وہ نہیں بُن اَبْصِرْ اِسْمَعْ دیکھ اور سُن

لا الٰہ الا اللہ آمنّا برسولِ اللہ

لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ کہتا ہے یہ ہر بُن مُو
سنتا ہوں میں از ہر سو لَیْسَ سِوَاکَ یَامَنْ ھُوْ

لا الٰہ الا اللہ آمنّا برسول اللہ

بُن کو بنایا ہے اُس نے بُن کو جمایا ہے اُس نے
بُن کو اُگایا ہے اس نے باغ کھلایا ہے اُس نے

لَا الٰہ اِلا اللہ آمنّا برسول اللہ

اللہ الٰہ و ربٌّ واحد فرد و واحد وتر و صمد
جس کا والد ہے نہ ولد ذات و صفات میں بیحد و عد

لا الٰہ الّا اللہ آمنّا برسول اللہ

ایک حقیقی ہے وہ احد ایک نہیں وہ جو ہے عدد
پاک ہے وہ از صورت و حد کَیْفَ یُصَوَّرْ کَیْفَ یُحَدْ

لَا الٰہ اِلا اللہ آمنّا برسُول اللہ

منعم وحق وسمیع وبصیر باقی باری بَرٌّ وخبیر
جامع۔ مانع۔ منار کبیر رافع۔ نافع۔ حَیٌّ وقدیر
لا الہ الا اللہ آمنّا برسول اللہ

حکم وعدل وعلیؔ وعظیم دیّان ورحمٰن ورحیم
قُدّوس وحنّان وحلیم فتّاح ومنّان وکریم
لا الہ الّا اللہ آمنّا برسول اللہ

والی ولی متعالی حکیم وہّاب ورزاق وعلیم
مالکِ یوم دین وجحیم مالکؔ ملک خلد ونعیم
لا الہ الّا اللہ آمنّا برسول اللہ

وہ ہے عزیز ومجیب شکور وہ ہے بدیع وقریب صبور
وہ ہے متین وحسیب غفور وہ ہے معین ورقیب ضرور
لا الہ الّا اللہ آمنّا برسول اللہ

وہ ہے مُقدّمُ اور غفّار وہ ہے مھیمن اور جبّار
وہ ہے مؤخر اور قہّار وہ ہے باسط اور ستار
لا الہ الا اللہ آمنا برسُول اللہ

نور مصور اور ظاھر باطن اول اور آخر
واجد ماجد اور قادر مؤمن متکبر اور قاھر
لا الہ الا اللہ آمنّا برسُول اللہ

تواب ومغنی۔ ھادی مقسط محیی ممیت غنی

منتقم و قیوم و قوی　　مقتدر و واسع مغنی

لا الٰہ الّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

مبدای جلیل و حفیظ و مجید　　معطی و کیل و سلام و معید

وہ ہے لطیف و ودود وحید　　اور شہید و حمید و رشید

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

وہ ہے جواد و عفو و عطوف　　ازلی ابدی ہے معروف

یصرِفُ عنّا جمیع صروف　　مولی الکل و ھو رؤف

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

وہ ہے محیط انس و جاں　　وہ ہے محیط جسم و جاں

وہ ہے محیط کل ازماں　　وہ ہے محیط کون و مکاں

لا الٰہ الا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

وہ ہے مغیث و معز و مذل　　وہ ہے حفیظ و نصیرا ے دل

باد و آتش و آب و گِل　　سب کا وہ ہی ہے فاعل

لا الٰہ اِلّا اللہ اٰمنّا برسول اللہ

مادّے اس نے پیدا کئے　　اس کے امر کُن سے بنے

دور و تسلسل کے جھگڑے　　امر حق سے قطع ہوئے

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

قابض و باعث خالق ہے　　خافض و وارث رازق ہے

جو ہے اس کا عاشق ہے　　غیرِ ناطق ناطق ہے

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

کوئی نہ اس سے سابق ہے   کوئی نہ اس سے لاحق ہے
کون ثنا کے لائق ہے   ناطق غیر ناطق ہے

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سب ہیں حادث وہ ہے قدیم   کوئی نہیں ہے اس کا ندیم
پیدا اس نے کئے ہیں فخیم   اور اسی نے بنائے لئیم

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک ہی ہے وہ بے شک ایک   بندہ اس کا ہر بد و نیک
کافر دل میں اس سے ابیک   اپنے دل کی ہے یہی ٹیک

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ساجھی نہ اس کا کوئی شریک   وہی ملک ہے وہی ملیک
پاک مکان سے اور نزدیک   دیکھے سنے پست و باریک

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

وہ ہے منزہ شرکت سے   پاک سکون و حرکت سے
کام ہیں اس کے حکمت سے   کرتا ہے سب قدرت سے

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

ایک وجود حقیقی تھا   غیر سراسر فانی ہوا
حق بیں نظر سے جب دیکھا   برملا کہہ اٹھے عقلا

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

باقی وجود حقیقت تھا باقی یکسر منفی ہوا
کہہ اٹھے بعضے عرفا نافی ہستی الا اللہ

لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

ہر ہر ذرہ ہر ہر قطرہ شاہد ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت وصنعت کا یکتائی و وحدت کا

لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

اللہ واحد و یکتا ہے ایک خدا بس تنہا ہے
کوئی نہ اس کا ہمتا ہے ایک ہی سب کی سنتا ہے

لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

ایک نہ ہوتا گر اللہ کیسے رہتے ارض وسما
ہوتا نہ اک محتاج اک کا کس لئے یہ اس سے ملتا

لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

سوتا پیتا کھاتا نہیں اس کا رشتہ ناتا نہیں
اس کے پتا اور ماتا نہیں اس کے جورو جاتا نہیں

لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

جہل وظلم وکذب و زنا خواری میخواری سرقہ
اس سے یہ ممکن ؟ جس نے کہا لاریب اس نے کفر بکا

لا الہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

روح نہیں وہ اور نہ جسم مقسم ہے وہ نہ قسم و قسیم

اس کے صفات و اسما قدیم　　یہ ہے اپنا دینِ قویم

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

ہے وہ زمان و جہات سے پاک　　وہ ہے ذمیم صفات سے پاک

وہ سارے محالات سے پاک　　وہ ہے سب حالات سے پاک

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

پاک ہے عیبوں سے مولیٰ　　عیب کو اس سے علاقہ کیا

عیب اس کا صالح نہ ہوا　　ہو مُتَعَلّق قدرت کا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

روشن ہے یہ جیسے دن　　اس کا تلوث ناممکن

واقع کہتا ہے موہن　　اور پھر بنتا ہے مومن

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

من اصدق منہ قیلا　　من اصدق منہ حدیثا

کیسا کیسا رب نے کہا　　منکر ایک نہیں سنتا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

صدق رب جب واجب ہے　　کذب محال اسے خائب ہے

جمع دو ضد کب جائز ہے　　عقل کہاں تری غائب ہے

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

اس کا کھائے او منکر　　اور غرّائے او کافر

کون ہے دیتا او نادر　　اس کے سوا ہاں او فاجر

میں ہوں بندہ وہ مولیٰ کون ہے اپنا اس کے سوا
میں ہوں اس کا وہ ہے مرا جس نے بنایا اور پالا
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

چار عناصر پیدا کئے جو سب آپس میں ضد تھے
ایک گرہ میں کیسے بندھے یکجا کیسے جمع ہوئے
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

آنکھوں میں وہ ہے سر میں وہ دل میں وہ ہے جگر میں وہ
سمع میں وہ ہے بصر میں وہ طبع میں وہ ہے فکر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

نور میں وہ ہے نظر میں وہ شمس میں وہ ہے قمر میں وہ
ابر میں وہ ہے گہر میں وہ کوہ میں وہ ہے حجر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پروانہ میں وہ ہے پر میں وہ شمع میں وہ ہے شرر میں وہ
داؤ دوار اثر میں وہ نفع میں وہ ہے ضرر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تخم میں وہ ہے شجر میں وہ شاخ میں وہ ہے ثمر میں وہ
ماہ میں وہ ہے مدر میں وہ بحر میں وہ ہے بر میں وہ
لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سوز میں وہ ہے ساز میں وہ ناز میں وہ انداز میں وہ

حسن بت طناز ہیں وہ   عشق کے راز و نیاز ہیں وہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

تو میں وہ ہے من میں وہ   جان میں وہ ہے تن میں وہ
آبادی میں وہ ہے بن میں وہ   سر میں وہ ہے علن میں وہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

خیر میں وہ ہے کل میں وہ   رنگ و بوئے گل میں وہ
افغانِ بلبل میں وہ   نغمات قلقل میں وہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قرب ولقا و وصل میں وہ   بُعد و فراق وفصل میں وہ
فرض میں وہ ہے نفل میں وہ   اصل میں وہ ہے نقل میں وہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

فتح وضم وجر میں وہ   پیش و زیر و زبر میں وہ
این و آن و دیگر میں وہ   اِس میں اُس میں ہر میں وہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بلبل طوطی پروانہ   ہر اک اس کا دیوانہ
قمری کس کا مستانہ   کون چکور کا جانانہ

لا الہ الا اللہ امنا برسول اللہ

شمع و گل و سرو و صرات   ہیں مرأت لحاظ ذات
ورنہ ھیہات و ھیہات   پوچھتا کوئی ان کی بات

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

خود گل کوزہ و کوزہ گر　　خود کوزۂ و خود کوزہ بر
قول رومی کر باور　　ایماں ہے اے کور و کر

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

جلوے اس کے ہیں ہر جا　　ذات ہے اس کی جا سے ورا
قدرت سے وہ ان میں ہوا　　ذات میں ہے وہ سب سے جدا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

نت نئے جلوے ہیں ہر آں　　کل یوم فی شان
خود ہی درد و خود درماں　　خود ہی دست و خود داماں

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

ہر دل میں ہے اس کی لگن　　آنکھوں میں وہ نور افگن
کیا صحرا اور کیا گلشن　　مہر وجود کی ایک کرن

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

سرو و سنبل اور سمن　　شمشاد و صنوبر اور سوسن
نرگس نسریں سارا چمن　　اوس کی ثنا میں نغمہ زن

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

مولیٰ دل کا زنگ چھڑا　　قلب نوری پائے جلا
دل کو کر دے آئینہ　　جس میں چمکے یہ کلمہ

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

اپنے کرم سے رب کریم ہم پہ کیا احسان عظیم
بھیجا ہم میں بفضل عمیم بحرِ کرم کا در یتیم
لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

اپنے مظہر اول کو اپنے حبیب اجمل کو
پہلے نبی افضل کو پچھلے مرسل اکمل کو
لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

وہ جنہیں انفس فرمایا بہتر برتر اعلیٰ کیا
وہ رتبہ ان کو بخشا کوئی نہیں جو پاسکتا
لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

ایسی فضیلتیں ان کو دیں جن کا مثل امکاں میں نہیں
روح روان خلد بریں نخل جہاں کے اصل متیں
لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

نائب حضرت حقِ متیں شاہنشاہ چرخ و زمیں
والیِ تختِ عرش بریں راحت جان و قلب حزیں
لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

موج اول بحر قدم موج آخر بحر کرم
سب سے اعلیٰ اور اعظم سب سے اولیٰ اور اکرم

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

جن کو بنایا اپنے لئے ۔۔۔ سب کو بنایا جن کے لئے
کب انہیں دے کے ان سے لئے ۔۔۔ پر سب چھوڑے تیرے لئے

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

نور سے اپنے پیدا کیا ۔۔۔ نور حبیبؐ ربّ علا
پھر اس نور کو حصّے کیا ۔۔۔ ان سے بنایا جو ہے بنا

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

ذات کا اپنی آئینہ ۔۔۔ بے مثل و نظیر و ہمتا
خلق کیا قبل از اشیا ۔۔۔ اور نبوّت کر دی عطا

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

جب حق کو ہوا یہ منظور ۔۔۔ عالم پر فرمائے ظہور
ہو خود معروف و مذکور ۔۔۔ جلباب خفا کر دے دور

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

قالب آدم خلق کیا ۔۔۔ روح در آئے حکم ہوا
روح در آئی جب دیکھا ۔۔۔ پتلے میں ہے نورِ خدا

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

آدم و عالم پیدا ہوئے ۔۔۔ نور سے سارے ہویدا ہوئے
جو جو اس پر شیدا ہوئے ۔۔۔ رب کے وہی گرویدہ ہوئے

لا الٰہ الا اللّٰہ امنا برسول اللّٰہ

لوحِ جبین سیدنا آدم ہیں وہ نورِ خدا
جب طالع ہوا تو ان کا طالع قسمت اور بھی چمکا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

نورِ خدا کی برکت تھی رہنے کو جنت پائی
ندرتِ دولت علم ملی اور آدم ہوئے حق کے نبی

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

حق نے علم اسما دیا جو نہ ملائک کو بخشا
وہ ملکہ فرمایا عطا اُن پر ان کو غلبہ دیا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

آدم کو شرف ایسا ملا آدمی اشرف خلق ہوا
ان کو خلیفہ حق نے کیا تاج کرامت سر پہ رکھا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

واسطہ یہ اس نور کا تھا حضرت انساں قبلہ بنا
سارے فرشتوں نے سجدہ پیش صفی اللہ کیا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

پاک گروہ مقدس کا ایک علامہ معلّم تھا
قوم جن سے تھا پیدا تھا اور غرّہ عبادت کا

لا الٰہ الا اللہ آمنا برسول اللہ

جب سجدہ کا حکم ہوا سب نے کیا اس نے نہ کیا

اور منکر نے یہ بکا   طین سے یہ میں نار سے پیدا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اوس کو آب و گل سوجھا   منکر ہوکر شیطاں بنا
جن کے سبب وہ حکم ہوا   اس نے وہ نور نہ دیکھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

باری جو نور نہ کرتا   دیکھتے کیسے فوق وسما
نام حبیب و نام خدا   ساق عرش پہ لکھا دیکھا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جوش پہ آیا رحم کا دریا   جب سیدنا آدم نے دیا
واسطہ اس نور خدا کا   مقبول ہوئی یوں توبہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جب حضرت کا جی نہ لگا   تنہائی سے گھبرا اٹھا
دل جمعی کے لئے حوا   خلق کی بے مثل وبہتا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

حوا سے جب آدم کا   عہد مہر درود ہوا
آدم سے وہ نور خدا   زوجہ کو تفویض ہوا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پیشانی شیث میں آیا   صلبوں رحموں میں ہوتا
پیشانی نوح میں آیا   پھر ایسے ہی آگے بڑھا

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

حضرت نوح نجی اللہ آدم ثانی عالم کا
یار اگر یہ نور نہ ہوتا کب ترتا ان کا سفینہ

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

ابراہیم خلیل اللہ آگ میں جن کو ڈالا گیا
ان کا حامی نور ہوا نار کا بقعہ باغ بنا

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

طاہر صلبوں میں ہوتا پاک ارحام میں رہتا ہوا
ہوتا چاہا جلوہ نما بطن آمنہ میں آیا

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

آمنہ نے یہ فرمایا حمل کی کلفت تھی نہ ذرا
جتنا قریں از وضع ہوا ہیں سنتی زیادہ مرحبا

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

ماہ اول میں آدم دوسرے میں ادریس افخم
تیسرے میں نوح اکرم چوتھے میں خلیل ارحم

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

پانچویں میں اسمٰعیل چھٹویں میں کلیم جلیل
ساتویں میں داؤد جمیل ہشتم میں سلیمان جلیل

لا الٰہ الا اللہ اٰمنا برسول اللہ

ماہ نہم میں حضرت عیسیٰ آئے مجھ کو مژدہ دیا
اس مولود مبارک کا روح اللہ نے کہا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

سن لو جب یہ نور خدا پیدا ہو تو تم اس کا
نام پاک محمد رکھنا صلےؐ علیہ دائما

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

اور کسی نے یہ بھی کہا خواب میں مجھ سے آمنہ
پیٹ میں تیرے امت کا سردار ہے اللہ اللہ

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

پیٹ میں تھے جب یہ سرکار اس سے پہلے کے اذکار
خشک تھے سب برگ و اشجار سوکھ گئے تھے اثمار

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

بے ساز و برگی کے سوا کوئی پھلا اور پھولا نہ تھا
بطن میں جلوہ فرما جب ہوا وہ نور خدا

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

قوم مصائب کی تھی شکار اور آفتوں سے تھی دوچار
ظالموں کی تھی بھرمار ایک کو ایک کرتا ناچار

لا الٰہ الا اللہ امنا برسول اللہ

جور و جفا تھا ان کا شعار نیتیں رکھتے تھے خوار

نعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھوں وہ مطلعِ نوری ثنائے مہرِ انور کا
ہو جس سے قلب روشن جیسے مطلع مہرِ محشر کا

سرِ عرشِ علا پہنچا قدم جب میرے سرور کا
زبانِ قدسیاں پر شور تھا اللہ اکبر کا

بنا عرشِ بریں مسند کفِ پائے منوّر کا
خدا ہی جانتا ہے مرتبہ سرکار کے سر کا

دو عالم صدقہ پاتے ہیں مرے سرکار کے در کا
اسی سرکار سے ملتا ہے جو کچھ ہے مقدر کا

بڑے دربار میں پہنچایا مجھ کو میری قسمت نے
میں صدقے جاؤں کیا کہنا مرے اچھے مقدر کا

ہے خشک و تر پہ قبضہ جس کا وہ شاہِ جہاں یہ ہے
یہی ہے بادشاہ بَر کا یہی سلطاں سمندر کا

مٹے ظلمت جہاں کی نور کا تڑکا ہو عالم میں
نقابِ روئے انور اے مرے خورشید اب سر کا

ضیا بخشی تری سرکار کی عالم پہ روشن ہے
مہ و خورشید صدقہ پاتے ہیں پیارے ترے در کا

نگاہ مہر سے اپنی بنایا مہر ذروں کو
الٰہی نور دن دونا ہو مہر ذرہ پرور کا

طبق پر آسماں کے لکھتا میں نعت شہِ والا
قلم اے کاش مل جاتا مجھے جبریل کے پر کا

مقابل ان کے ذرہ کے ذرا سا منہ نکل آیا
بہت شہرہ سنا کرتے تھے ہم خورشید محشر کا

جمالِ حق نما دیکھیں عیاں نورِ خدا پائیں
کلیم آئیں ہٹا دیکھیں ذرا پردہ ترے در کا

نہ سایا روح کا ہرگز نہ سایا نور کا ہرگز
تو سایا کیسا اوس جانِ جہاں کے جسم انور کا

وہ آئینہ اگر دیکھیں تو اپنے آپ کو دیکھیں
کہاں ہے آئینہ میں اور کوئی ان کے برابر کا

محال عقل ہے تیرا مماثل اے مرے سرور
تو توہم کر نہیں سکتا ہے عاقل تیرے ہم سر کا

خدا شاہد رضا کا آپ کی طالب خدا ہو گا
تعالی اللہ رتبہ میرے حامی میرے یاور کا

دبا جاتا پچا جاتا ہوں میں آقا دہائی ہے
یہ بھاری بوجھ عصیاں کا مرے سر کا ذرا سر کا

بجھیگی شربت دیدار ہی سے تشنگی اپنی
تمہاری دید کا پیاسا ہوں یوں پیاسا ہوں کوثر کا

زباں پر جم گئے کانٹے ہے سارا حلق خشک اپنا
شہید کربلا کا صدقہ دو اس جام کوثر کا

کمی کچھ بھی خزانے میں تمہارے ہو نہیں سکتی
تمہیں حق نے عطا فرما دیا جب چشمہ کوثر کا

جو آب و تاب دندانِ منور دیکھ لوں نوریؔ
مرا بحر سخن سر چشمہ ہو خوش آب گوہر کا

○

وصف کیا لکھے کوئی اس مہبط انوار کا　　مہر و مہ میں جلوہ ہے جس چاند سے رخسار کا

عرش اعظم پہ پھریرا ہے شہِ ابرار کا　　بجتا ہے کونین میں ڈنکا مرے سرکار کا

دو جہاں میں بٹتا ہے باڑہ اسی سرکار کا　　دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی دربار کا

جاری ہے آٹھوں پہر لنگر سخی دربار کا　　فیض پر ہر دم ہے دریا احمد مختار کا

روضۂ والا طیبہ مخزن انوار ہے　　کیا کہوں عالم میں تجھ سے جلوہ گاہ یار کا

دل ہے کس کا جان کس کی سب کے مالک ہیں وہی　　دونوں عالم پر ہے قبضہ احمد مختار کا

کیا کرے سونے کا کشتہ کشتۂ تیرِ عشق کا　　دید کا پیاسا کرے کیا شربت دینار کا

فق ہو چہرہ مہر و مہ کا ایسے منھ کے سامنے　　جس کو قسمت سے ملے بوسہ تری پیزار کا

لات ماری تم نے دنیا پر اگر تم چاہتے　　سلسلہ سونے کا ہوتا سلسلہ کہسار کا

میں تری رحمت کے قرباں اے مرے امن اماں　　کوئی بھی پرساں نہیں ہے مجھ سے بدکردار کا

ہیں معاصی حد سے باہر پھر بھی زاہد غم نہیں　　رحمت عالم کی امت بندہ ہوں غفار کا

تو ہے رحمت باب رحمت تیرا دروازہ ہوا　　سایۂ فضل خدا سایہ تیری دیوار کا

کعبہ و اقصیٰ و عرش و خلد ہیں نوری مگر
ہے نرالا سب سے عالم جلوہ گاہ یار کا

کُن کا حاکم کر دیا اللہ نے سرکار کو
کام شاخوں سے لیا ہے آپ نے تلوار ک

کچھ عرب پر ہی نہیں موقوف اے شاہِ جہاں
لوہا مانا ایک عالم نے تری تلوار ک

کاٹ کر یہ خود سر میں گھس کے بھیجا چاٹ لے
کاٹ ایسا ہے تمہاری کاٹھ کی تلوار ک

اس کنارے ہم کھڑے ہیں پاٹ ایسا دھار یہ
المدد اے ناخدا ہے قصد اپنا پار ک

رَبِّ سَلِّم کی دعا سے پار بیڑا کیجئے؟
راہ ہے تلوار پر نیچے ہے دریا نار ک

تو ہے وہ شیریں دہن کھاری کنوئیں شیریں ہوئے
ان کو کافی ہو گیا آبِ دہن اکبار ک

جس نے جو مانگا وہ پایا اور بے مانگے دیا
پاک منہ پر حرف آیا ہی نہیں انکار ک

دل میں گھر کرتا ہے اعدا کے ترا شیریں سخن
ہے میرے شیریں سخن شہرہ تری گفتار ک

ظلمتِ مرقد کا اندیشہ ہو کیوں نوری مجھے
قلب میں ہے جب مرے جلوہ جمالِ یار کا

⁂

○

چارہ گر ہے دل تو گھائل عشق کی تلوار کا کیا کروں میں لے کے پھاہا مرہم زنگار کا

رو کش خلد بریں ہے دیکھ کوچہ یار کا حیف بلبل اب اگر لے نام تو گلزار کا

حسن کی بے پردگی پردہ ہے آنکھوں کے لئے خود تجلی آپ ہی پردہ ہے روئے یار کا

حسن تو بے پردہ ہے پردہ ہے اپنی آنکھ پر دل کی آنکھوں سے نہیں ہے پردہ روئے یار کا

اک جھلک کا دیکھنا آنکھوں سے گو ممکن نہیں پھر بھی عالم دل سے طالب ہے ترے دیدار کا

تیرے باغ حسن کی رونق کا کیا عالم کہوں "آفتاب اک زرد پتا ہے ترے گلزار کا

کب چمکتا یہ ہلال آسماں ہر ماہ یوں جو نہ ہوتا اس پہ پرتو ابروئے سرکار کا

جاگ اٹھی سوتی قسمت اور چمک اٹھا نصیب جب تصور میں سمایا روئے انور یار کا

حسرت دیدار دل میں ہے اور آنکھیں بہہ چلیں تو ہی والی ہے خدا یا دیدۂ خونبار کا

بھیک اپنے مرہم دیدار کی کر دو عطا چاہئے کچھ منہ بھی کرنا زخم دامن دار کا

کام نشتر کا کیا ناصح نصیحت نے تری چیر ڈالا اور دامن زخم دامن دار کا

یوں ہی کچھ اچھا مداوا اس کا ہوگا بخیہ گیر چاک کر ڈالوں گریباں زخم دامن دار کا

از سر بالین من برخیز اے ناداں طبیب ہو چکا تجھ سے مداوا عشق کے بیمار کا

فتنے جو اٹھے مٹا ڈالے روش نے آپ کی کیوں نہ ہو دشمن بھی قائل خوبیٔ رفتار کا

چوکڑی بھولا براق بادپا یہ دیکھ کر
ہے قدم دوشِ صبا پر اس سبک رفتار کا

کوئی دم کی دیر ہے آتے ہیں دم کی دیر ہے
اب چمکتا ہے مقدر طالبِ دیدار کا

جب گرا میں بے خودی میں ان کے قدموں پر گرا
کام تو یہ کیا مجھے کھلے ہشیار کا

آبلہ پا چل رہا ہے بے خودی میں سر کے بل
کام دیوانہ بھی کرتا ہے کبھی ہشیار کا

آبلوں کے سب کٹورے آہ خالی ہوگئے
منہ ابھی تر بھی نہ ہونے پایا تھا ہر خار کا

آبلے کم مانگی پر اپنی روئیں رات دن
سر کھڑا کر کانٹا ہوا دیکھیں بدن ہر خار کا

وا اسی پر تو یہ کھایا تھا پانی واہ وا
پیاس کیا بجھتی دہن بھی تر نہیں ہر خار کا

پاؤں میں چبھتے تھے پہلے اب تو دل میں چبھ گیا
یاد آتا ہے مجھے رہ رہ کے چبھنا خار کا

پاؤں کیا میں دل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار
مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوکِ خار کا

راہ پر کانٹے بچھے ہیں کانٹوں پر چلنی ہے راہ
ہر قدم ہے دل میں کھٹکا اس رہِ پُر خار کا

خارِ گل سے دہر میں کوئی چمن خالی نہیں
یہ مدینہ ہے کہ ہے گلشن گلِ بے خار کا

گل ہو صحرا میں تو بلبل کے لئے صحرا چمن
گل نہ ہو گلشن میں تو گلشن ہے اک بن خار کا

گل سے مطلب ہے جہاں ہو عندلیبِ زار کو
گل نہ ہو تو کیا کرے بلبل کہو گلزار کا

پھر سے ہو جائے نہ عالم میں کہیں طوفانِ نوح
لو اُبلتا ہے سمندر اپنی چشمِ زار کا

دھجیاں ہو جائے دامن فردِ عصیاں کا مری
ہاتھ آجائے جو گوشہ دامنِ دلدار کا

کوثر و تسنیم سے دل کی لگی بجھ جائے گی
میں تو پیاسا ہوں کسی کے شربتِ دیدار کا

آئینہ خانہ بیں ان کے تجھ سے صد با مہر ہیں
پھر کس منہ سے کیا ہے حوصلہ دیدار کا

جلوہ گاہِ خاص کا عالم بتائے کوئی کیا
مہرِ عالم تاب ہے ذرہ حریمِ یار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق روشن کئے
عرش و کرسی لامکاں پر بھی ہے جلوہ یار کا

زرد رو کیوں ہو گیا خورشید تاباں صبح تبا — دیکھ پایا جلوہ کیا اس مطلع انوار کا

ہفت کشور ہی نہیں چودہ طبق زیر نگیں — عرش و کرسی لامکاں کس کا مرے سرکار کا

یہ مہ و خور یہ ستارے برج کے فانوس ہیں — شمع روشن ان میں ہے جلوہ ترے رخسار کا

مرقد نوری یہ روشن ہے یہ لعل شب چراغ
یا چمکتا ہے ستارہ آپ کی پیزار کا

[illegible]

مقبول دعا کرنا منظور ثنا کرنا
مدحت کا صلہ دینا مقبول ثنا کرنا

دل ذکر شریف ان کا ہر صبح و مسا کرنا
دن رات جپا کرنا ہر آن رٹا کرنا

سینہ پہ قدم رکھنا دل شاد مرا کرنا
دردِ دلِ مضطر کی سرکار دوا کرنا

سنسار بھکاری ہے جگ داتا دیا کرنا
ہے کام تمہارا ہی سرکار عطا کرنا

کب آپ کے کوچہ میں منگتا کو صدا کرنا
خود بھیک لیے تم کو منگتا کو ندا کرنا

دن رات ہے طیبہ میں دولت کا لٹا کرنا
منگتا کی دوا کرنا منگتا کا بھلا کرنا

ہم عین جفا ہی ہیں ہم کو تو جفا کرنا
اور تم تو کرم ہم پر اے جانِ وفا کرنا

دن رات خطاؤں پر ہم کو ہے خطا کرنا
اور تم کو عطاؤں پر ہر دم ہے عطا کرنا

ہم اپنی خطاؤں پر نادم کبھی نہیں ہوتے
اور ان کو عطاؤں پر ہر بار عطا کرنا

ہم آپ ہی اپنے پر کرتے ہیں ستم حد بھر
اور ان کو کرم ہم پر ہے حد سے سوا کرنا

ہے آٹھ پہر جاری لنگر مرے داتا کا
ہر آن ہے سرکاری باڑے کا لٹا کرنا

محروم نہیں جس سے مخلوق میں کوئی بھی
وہ فیض انہیں دینا وہ جود و سخا کرنا

ہے عام کرم ان کا اپنے ہوں کہ ہوں اعداء
آتا ہی نہیں گویا سرکار کو لا کرنا

محروم گیا کوئی مایوس پھرا کوئی
دیکھا نہ سنا ان کا انکار و ابا کرنا

مایوس گیا کوئی محروم پھرا کوئی
دنیا کے سلاطین کو کب آیا عطا کرنا

دکھ درد کہیں کس سے یہ کام تو ہیں ان کے — فریاد سنا کرنا اور داد دیا کرنا

واللہ وہ سن لیں گے اور دل کی دوا دیں گے — بیکار نہ جائے گا فریاد و بکا کرنا

اعدا کو خدادا لاحب تم نے بنا ڈالا — دشوار ہے تم پر کیا مجھ بد کا بھلا کرنا

سوکھی ہے مری کھیتی پڑ جائے جھڑن تیری — اے ابر کرم اتنا تو بہر خدا کرنا

جو سوختہ ہیزم کو چاہو تو ہرا کر دو — مجھ سوختہ جاں کا بھی دل پیارے ہرا کرنا

طیبہ میں بلا لینا اور اپنا بنا لینا — قیدی غم فرقت کے سرکار رہا کرنا

ہم عرض کئے جائیں سرکار سنے جائیں — کیا دور کرم سے ہے دل ایسا شہا کرنا

سنگ در سرور پر رکھا ہوا ہو یہ سر — اے کاش ہو قسمت میں اس طرح قضا کرنا

کھل جائیں چمن دل کے مٹ جائیں حزن دل کے — طیبہ سے صبا آکے امداد ذرا کرنا

ہر داغ مٹا دینا اور دل کو شفا دینا — آئینہ بنا دینا ایسی تو جلا کرنا

سر در ہے وہی سرور اے سرور ہر سرور — ہے آپ کے قدموں پر سر جس کو فدا کرنا

شہرہ لب عیسیٰ کا جس بات میں ہے مولا — تم جان مسیحا ہو ٹھوکر سے ادا کرنا

تو جان مسیحا سے حالت مری جا کہنا — اتنا تو کرم مجھ پر اے باد صبا کرنا

پردہ میں جو رہتے ہو پردہ ہے چلے آؤ — آنکھوں میں بسا کرنا تم دل میں رہا کرنا

اف کیسی قیامت ہے یہ روز قیامت بھی — سورج ہے قریں قائم بھولا ہے ڈھلا کرنا

للہ ہمیں مولیٰ دامن کے تلے لے لو — ہم کیسی بلاؤں میں ہیں ہاں رد بلا کرنا

یہ ظل کرامت ہے ہم سایۂ رحمت ہے — یہ سایۂ رأفت ہے دامن ذرا وا کرنا

اے ظل خدا سایہ ہے آج کہاں پایا — ہم سائے کو آئے ہیں تم سایا ذرا کرنا

لب تشنہ ہے گو ساقی تشنہ تری رویت کا — رویت جو نہ ہو تیری تو جام کا کیا کرنا

ہوں تشنہ مگر ساقی دیدار کے شربت کا — اک جام مجھے پیارے للہ عطا کرنا
تشنہ ہیں نہیں اس کا تشنہ ہوں میں رویت کا — ساقی مجھے کوثر کے ساغر کو ہے کیا کرنا
ہے پیاس سے حال ابتر نکلی ہے زبان باہر — اک جام مجھے سرور کوثر کا عطا کرنا
جو دل سے تجھے چاہیں جو عیب ترے ڈھانپیں — اے نفس تجھے ان سے کمبخت دغا کرنا
وہ تیرا برا چاہیں ممکن ہی نہیں ان سے — اعدا کی بھلائی کی جن کو ہے دعا کرنا
دنیا بنے یا بگڑے دنیا رہے یا جائے — تو دین بنا پیارے دنیا کا ہے کیا کرنا
کھایا پیا اور پہنا اچھوں سے رہا اچھا — کچھ دین کا بھی کر لے دنیا کا ہے کیا کرنا
قسمت میں غم دنیا جنت کا قبالہ ہو — تقدیر میں لکھا ہو جنت کا مزا کرنا
دنیا میں جو روتے ہیں عقبیٰ میں وہ ہنستے ہیں — دنیا میں جو ہنستے ہیں ہے ان کو کڑھا کرنا
موسیٰ ہوئے غش جس سے اور طور جلا جس سے — وہ جلوہ مرے دل پر اے نور خدا کرنا
برباد نہ ہو مٹی اس خاک کے پتلے کی — اللہ مجھے ان کی خاکِ کفِ پا کرنا

کیوں نقشِ کفِ پا کو دل سے نہ لگائے وہ
ہے آئینۂ دل کی نوریؔ کو جلا کرنا

○

کون ایسا ہے جسے خیر وری تے نہ دیا
کوئی ایسا بھی ہے کیا جس کو خدانے نہ دیا

آپ کی دین کا منکر ہے ترا ناشکرا
کوئی کافر ہی کہے گا کہ خدا تے نہ دیا

جس کو تم نے دیا اللہ نے اوس کو بخشا
جس کو تم نے نہ دیا اوس کو خدانے نہ دیا

آپ کے رب نے دیا آپ کو فضلِ کلیّ
وہ دیا تم کو جو اوروں کو خدانے نہ دیا

وہ فضائل نہیں بخشے ہیں خدانے جن کا
آپ کے غیر میں امکان بھی آنے نہ دیا

مثل ممکن ہی نہیں ہے ترا اے لاثانی
وہم نے بھی تو ترا مثل سمانے نہ دیا

آپ کے جوڑ کا آئے تو کہاں سے آئے
جب وجود اس کو شہ ارض و سمانے نہ دیا

آدم و نوح براہیم، کلیم و عیسیٰ
ان کو سب کو ملا کیا رب علانے نہ دیا

باوجود اس کے نہیں جو ملا ان کو نہ ملا
آپ کا رتبہ کسی کو بھی خدانے نہ دیا

سب مطالب مرے برآئے کرم سے ان کے
کوئی بھی مرے دل کا برانے نہ دیا

کیسی پر نور ہے جنت کی فضا اے نوری
پھر بھی طیبہ کا مزا اوس کی فضانے نہ دیا

بخت خفتہ نے مجھے روضہ پہ جانے نہ دیا — چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

آہ قسمت مجھے دنیا کے غموں نے روکا — ہائے تقدیر کہ طیبہ مجھے جانے نہ دیا

پاؤں تھک جاتے اگر پاؤں بناتا سر کو — سر کے بل جاتا مگر ضعف نے جانے نہ دیا

اتنا کمزور کیا ضعف قویٰ نے مجھ کو — پاؤں تو پاؤں مجھے سر بھی اٹھانے نہ دیا

سر تو سر جان سے جانے کی مجھے حسرت ہے — موت نے ہائے مجھے جان سے جانے نہ دیا

حال دل کھول کے دل آہ ادا کر نہ سکا — اتنا موقعہ ہی مجھے میری قضا نے نہ دیا

ہائے اس دل کی لگی کو میں بجھاؤں کیونکر — فرط غم نے مجھے آنسو بھی گرانے نہ دیا

ہاتھ پکڑے ہوئے لے جاتے جو طیبہ مجھ کو — ساتھ اتنا بھی تو میرے رفقا نے نہ دیا

سجدہ کرتا جو مجھے اس کی اجازت ہوتی — کیا کروں اذن مجھے اس کا خدا نے نہ دیا

حسرت سجدہ یونہی کچھ تو نکلتی لیکن — سر بھی سرکار نے قدموں پہ جھکانے نہ دیا

کوچۂ دل کو بسا جاتی مہک سے تیری — کام اتنا بھی مجھے باد صبا نے نہ دیا

کبھی بیمار محبت بھی ہوئے ہیں اچھے — روز افزوں ہے مرض کام دوا نے نہ دیا

شربت دید نے اور آگ لگا دی دل میں — تپش دل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دیا

اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دل سے — تہ میں رکھا ہے اسے دل نے گمانے نہ دیا

دیس سے اون کے جو الفت ہے تو دل نے میرے — اس لئے دیس کا جنگل کبھی تو گانے نہ دیا

دلِ بیمار کی دھن میں یہی راگ الاپا اس نے
نفس نے ہائے خیال اس کا مٹانے نہ دیا

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عمل نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

نفسِ بدکیش ہے کس بات کا دل پر شاکی
کیا برا دل نے کیا ظلم کمانے نہ دیا

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا

میرے اعمال سبہ نے کیا جینا دوبھر
زہر کھاتا تو ترے ارشاد نے کھانے نہ دیا

اور تم کی سی غزل کوئی پڑھوا لے نوری
رنگ اپنا ابھی جمنے شعرا نے نہ دیا

قفس جسم سے چھٹتے ہی یہ پراں ہوگا — مرغ جاں گنبد خضرا پہ غزل خواں ہوگا

روز و شب مرقد اقدس کا جو نگراں ہوگا — اپنی خوش قسمتی پہ وہ کتنا نازاں ہوگا

اوس کی قسمت کی قسم کھائیں فرشتے تو بجا — عید کی طرح وہ ہر آن میں ...داں ہوگا

اوس فرحت پہ تصدق ہوں ہزار دل عید — کب کسی عید میں ایسا کوئی فرحاں ہوگا

چمن طیبہ میں تو دل کی کلی کھلتی ہے — کیا مدینے سے سوا روضۂ رضواں ہوگا

وہ گلستاں ہے جہاں آپ ہوں اے جان جہاں — آپ صحرا میں اگر آئیں گلستاں ہوگا

آپ جائیں جو چمن سے تو چمن جان چمن — خاصہ ایک خاک بسر دشت مغیلاں ہوگا

جان ایماں ہے محبت تری جان جاناں — جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا

درد فرقت کا مداوا نہ ہوا اور نہ ہو — کیا طبیبوں سے مرے درد کا درماں ہوگا

جس نے تدبیر بتائی خفقاں ہوگا سے — کیا ٹھنڈائی سے علاج تپ ہجراں ہوگا

کہربائی ہو لیوں رنگ مرے چہرے کا — جتنا ایقان بڑھا اتنا ہی ترساں ہوگا

نور ایماں کی مشعل رہے روشن پھر تو — روز و شب مرقد نوری میں چراغاں ہوگا

اک غزل اور چمکتی سے سنا دے نوری
دل جلا پائے گا میرا ترا احساں ہوگا

آہ پورا مرے دل کا کبھی ارماں ہوگا
کبھی دل جلوہ گہہ سرورِ خوباں ہوگا

میرے دل پر جو کبھی جلوۂ جاناں ہوگا
لمعۂ نور مرے رخ سے نمایاں ہوگا

جلوۂ مصحفِ رخ دل میں جو پنہاں ہوگا
پارے پارے میں مرے قلب کے قرآں ہوگا

چوندھ جائے گی تری آنکھ کبھی مہرِ محشر
ان کے ذرہ کو جو دیکھے گا پریشاں ہوگا

دیکھ مت دیکھ مجھے گرمِ نظر سے خاور
شوخیِ چشم سے تو آپ پریشاں ہوگا

حسن وہ پایا ہے خورشید رسالت تونے
تیرے دیدار کا طالب مہِ کنعاں ہوگا

جلوۂ حسن جہاں تاب کا کیا حال کہوں
آئینہ بھی تو نہیں دیکھ کے حیراں ہوگا

کون پوچھے گا بھلا روزِ جزا وہ بھی مجھے
ان کی رحمت کے سوا کوئی بھی پرساں ہوگا

چاکِ تقدیر کو کیا سوزنِ تدبیر سئے
لاکھ وہ بخیہ کرے چاک گریباں ہوگا

مجھ کو دعویٰ نہیں عصمت کا مگر بے موقع
عیب جوئی نہ کریگا جو سخنداں ہوگا

دل دشمن کے لئے تیغِ دو پیکر ہے سخن
چشمِ حاسد کو مرا شعر نمکداں ہوگا

عمر ساری تو کٹی لہو میں اپنی نوریؔ
کب مدینے کی طرف کوچ کا ساماں ہوگا

٭ ٭ ٭

میرا گھر غیرتِ خورشید درخشاں ہوگا — خیر سے جانِ قمر جب کبھی مہماں ہوگا

جو تبسّم سے عیاں اک درِ دنداں ہوگا — ذرہ ذرہ مرے گھر کا مہِ تاباں ہوگا

کیوں مجھے خوف ہو محشر کا کہ ہاتھوں میں مرے — دامنِ حامیِ خود۔ ماحیِ عصیاں ہوگا

پلۂ عصیاں کا گراں بھی ہو تو کیا خوف مجھے — میرے پلّے پہ تو وہ رحمتِ رحماں ہوگا

مجھ سے عاصی کو جو بے داغ چھڑا لائیں گے — اہلِ محشر سے جو دیکھے گا وہ حیراں ہوگا

کوئی منھ میرا تکیگا کہ یہ وہ عاصی ہے — جس کو ہم جانتے تھے داخلِ میزاں ہوگا

کوئی اس رحمتِ عالم پہ تصدّق ہوگا — کوئی یہ شانِ کرم دیکھ کے قرباں ہوگا

ماجرا دیکھ کے یہ ہوگا کسی کو سکتہ — اک تعجب سے وہ انگشت بدنداں ہوگا

اُن کی حیرت پہ کہوں گا کہ تعجب کیا ہے — خود خدا ہوگا جدھر سرورِ ذیشاں ہوگا

دم نکل جائے تمہیں دیکھ کے آسانی سے — کچھ بھی دشوار نہ ہوگا جو یہ آساں ہوگا

زخم پہ زخم یہی کھائے یہی قتل بھی ہو — خونِ مسلم ابھی کیا اس سے بھی ارزاں ہوگا

بھیڑیوں کا ہے یہ جنگل نہیں کوئی راعی — بھولی بھیڑوں کا تنہا کون نگہباں ہوگا

ظلم پر ظلم سہے اور سزائیں بھگتے — اور اف کی تو تہِ خنجرِ برّاں ہوگا

یہی اندھیر اگر اور بھی کچھ روز رہا — تو مسلماں کا نشاں بھی نہ نمایاں ہوگا

صبحِ روشن کی سیہ بختی سے اب شام ہوئی — کب قمر نور دہ شامِ غریباں ہوگا

تو اگر چاہے ملے خاک میں سلطانِ زماں — تیرا بندہ کوئی تو چاہے تو سلطاں ہوگا

ظلمتِ قبر کا کیا خوف مجھے اے نوریؔ
جب مرے قلب میں ایماں کا لمعان ہوگا

جلوۂ ماہِ عرب

ماہ تاباں تو ہوا مہر عجم ماہ عرب ہیں ستارے انبیاء مہر عجم ماہ عرب

ہیں صفات حق کے نوری آئینے ساری نبی ذات حق کا آئینہ مہر عجم ماہ عرب

کب ستارا کوئی چمکا سامنے خورشید کے ہو نبی کیسے نیا مہر عجم ماہ عرب

آپ ہی کے نور سے تابندہ ہیں شمس و قمر دل چمک جائے مرا مہر عجم ماہ عرب

قبر کا ہر ذرہ اک خورشید تاباں ہو ابھی رخ سے پردہ دو ہٹا مہر عجم ماہ عرب

کوچۂ پرنور کا ہر ذرہ رشک مہر ہے واہ کیا کہنا ترا مہر عجم ماہ عرب

رو سیہ ہوں منہ اجالا کر مرا جانِ قمر صبح کر یا چاند سا مہر عجم ماہ عرب

نیرِ برجِ رسالت جس گھڑی طالع ہوا اوج پر تھا غلغلہ مہر عجم ماہ عرب

آپ نے جب مشرقِ انوار سے فرمایا طلوع دامن شب پھٹ گیا مہر عجم ماہ عرب

ظلمت شب ہٹ گئی جب آپ جلوہ گر ہوئے رات تھی پر دن ہوا مہر عجم ماہ عرب

تم نے مغرب سے نکل کر اک قیامت کی بپا کافروں پر سرورا مہر عجم ماہ عرب

آفتاب ہاشمی تو غرب سے طالع ہو پھر کر سویرا کفر کا مہر عجم ماہ عرب

حق کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے ہو تمہیں نور چشم انبیاء مہر عجم ماہ عرب

زلف والا کی صفت وَاللَّیل ہے قرآن میں اور رخ کی وَالضُّحیٰ مہر عجم ماہ عرب

ظلمتیں سب ہٹ گئیں ناری سے نوری ہو گیا جس کے دل میں بس گیا مہر عجم ماہ عرب

ظلمتوں پر ظلمتیں ہیں میرے مولیٰ قریں — اب تو اپنا منہ دکھا مہر عجم ماہ عرب
مہر فرما مہر سے عصیاں کی ظلمت محو کر — جلوہ فرما ہو ذرا مہر عجم ماہ عرب
نور سے معمور ہو جائے مرا سینہ اگر — دل پہ رکھ دے اپنا پا مہر عجم ماہ عرب
اک اشارے سے قمر کے تم نے دو ٹکڑے کئے — مرحبا صد مرحبا مہر عجم ماہ عرب

نور کی سرکار ہے تو بھیک بھی نوری ملے
قلب نوریؔ جگمگا مہر عجم ماہ عرب

ہے تم سے عالم پُر ضیا ماہ عجم مہر عرب — دے دو میرے دل کو جلا ماہ عجم مہر عرب
کیسے ہوتے . بلکہ ہوتے ہی نہیں شمس و قمر — ہوتا نہ گر جلوہ ترا ماہ عجم مہر عرب
دونوں جہاں میں آپ ہی کے نور کی ہے روشنی — دنیا و عقبیٰ میں شہا ماہ عجم مہر عرب
کب ہوتے یہ شام و سحر کب ہوتے یہ شمس و قمر — جلوہ نہ ہوتا گر ترا ماہ عجم مہر عرب
شام و سحر کے قلب ہیں شمس و قمر کی آنکھ ہیں — جلوہ ہے . جلوہ آپ کا ماہ عجم مہر عرب
ہے رو سیہ مجھ کو کیا آقا مرے اعمال نے — کر دو اجالا منہ مرا ماہ عجم مہر عرب
خورشید تاباں بھیک کو آیا تری سرکار سے — ہے نور سے کاسہ بھرا ماہ عجم مہر عرب
خورشید کے سر آپ کے در کی گدائی سے سجا — سہرا شہا انوار کا ماہ عجم مہر عرب
کاسہ لیسی سے ترے دربار کی مہتاب بھی — کیسا منور ہو گیا ماہ عجم مہر عرب
ہیں یہ زمین و آسماں منگتا اسی سرکار کے — ہے ان کی آنکھوں کی ضیا ماہ عجم مہر عرب
یوں بھیک لیتا ہے دو دفتہ آسماں نوارکا — صبح و مسا ہے جبہ سا ماہ عجم مہر عرب

اس جبہ سائی کے سبب شب کو اسی سرکار نے
انعام میں ٹیکا دیا ماہ عجم مہر عرب

اور صبح کو سرکار سے اس کو ملا نوری صلہ
عمدہ سا جھومر پُر ضیا ماہ عجم مہر عرب

جب تم نہ تھے کچھ بھی نہ تھا جب تم ہوئے سب کچھ ہوا
ہے سب میں جلوہ آپ کا ماہ عجم مہر عرب

اک ظلمت عصیاں شہا اس پر اندھیرا قبر کا
کر دے ضیا بدر الدجیٰ ماہ عجم مہر عرب

برنو شود از نور رب باران نوری روز و شب
ہوتا ابد یہ سلسلہ ماہ عجم مہر عرب

ہو مرشدوں پر نور جاں بارش تمہارے نور کی
اور ان سے پائے یہ گدا ماہ عجم مہر عرب

بے شک ہے عاصی کے لئے ناری صلہ لیکن شہا
نوری کو دو نوری جزا ماہ عجم مہر عرب

⁂⁂⁂

ع ۱

ان کو دیکھا تو گیا بھول میں غم کی صورت ۔ یاد بھی اب تو نہیں رنج و الم کی صورت

آبلے پاؤں میں پڑ جائیں جو چلتے چلتے ۔ راہ طیبہ میں چلوں سر سے قدم کی صورت

تم اگر چاہو تو اک چین و جبیں سے اپنی ۔ کر دو اعدا کو قلم شاخ قلم کی صورت

نام والا ترا اے کاش مثال مجنوں ۔ ریگ پر انگلیوں سے لکھوں قلم کی صورت

تیرا دیدار کرے رحم مجسّم تیرا ۔ دیکھنی ہو جسے رحمٰن کے کرم کی صورت

آپ ہیں شان کرم کانِ کرم جانِ کرم ۔ آپ ہیں فضل اتم لطف اعم کی صورت

اک اشارہ ترے ابرو کا شہ ہر دو سرا ۔ کاٹ دے دشمنوں کو تیغ دو دم کی صورت

آپ کا مثل شہا کیسے نظر میں آئے ۔ کس نے دیکھی ہے بھلا اہل عدم کی صورت

موم ہے ان کے قدم کے لئے دل پتھر کا ۔ سنگ نے دل میں رکھی ان کے قدم کی صورت

خواب میں بھی نہ نظر آئے اگر تم چاہو ۔ درد و غم رنج و الم ظلم و ستم کی صورت

عجب میں دیکھوں اگر دافع غم کی صورت ۔ پھر نہ واقع ہو کبھی رنج و الم کی صورت

اے سحاب کرم اک بوند کرم کی پڑ جائے ۔ صفحۂ دل سے مرے محو ہو غم کی صورت

جب سے سوکھے ہے مرے کشت امل باغ عمل ۔ یاد آتی ہے مجھے ابر کرم کی صورت

صفحہ دل پہ مرے نام نبی کندہ ہو ۔ نقش ہو دل پہ مرے اُن کے عَلَم کی صورت

تری تصویر کھینچے روح منور کیونکر ۔ کیسے کھینچے کوئی مصباح ظلم کی صورت

آئیں جو خواب میں وہ ہو شب غم عید کا دن
جائیں تو عید کا دن ہو شب غم کی صورت

جائیں گلشن سے تو لٹ جائے بہار گلشن
دشت میں آئیں تو ہو دشت ارم کی صورت

بھیڑ کو خوف نہ ہو شیر سے تم جو چاہو
تم جو چاہو تو بنے شیر غنم کی صورت

کوہ ہو جائیں اگر چاہو تو سونا چاندی
سنگریزے نہیں دینار و درم کی صورت

صورت پاک وہ بے مثل ہے پائی تم نے
جس کی ثانی نہ عرب اور نہ عجم کی صورت

دم نکل جائے مرا راہ میں ان کی نوری
ان کے کوچہ میں رہوں نقش قدم کی صورت

درمنقبت حضورِ پُرنور سیدنا علاء الملّۃ والدین
عَلیٰ احمد صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیسے کاٹوں رتیاں صابر

کیسے کاٹوں رتیاں صابر تارے گنت ہوں سیاں صابر
مورے کرجوا ہوک اُٹھت ہے موکو لگائے چھتیاں صابر
توری صورتیا پیاری پیاری اچھی اچھی بتیاں صابر
چیری کو اپنے چرنوں لگالے میں پروں تورے پیّاں صابر
ڈوبے نیّا موری بھنور میں بلما پکڑے بیّاں صابر
چھتیاں لاگن کیسے کہوں میں تم ہو اونچے اٹریاں صابر
تورے دوارے سیس نواؤں تیری لے لوں بلیاں صابر
سپنے ہی میں درس دکھادے موکو مورے گسیّاں صابر

تن ۔ من ۔ دھن سب تو پہ وارے
نوری مورے سیّاں صابر

۔۔۔

سلام بہ سرکار انام

تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

سب سے اعلیٰ عزت والے غلبہ و قہر و طاقت والے

حرمت والے کرامت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

ظاہر باہر سیادت والے غالب قاہر ریاست والے

قوت والے شہادت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

نور علم و حکمت والے نافذ جاری حکومت والے

رب کی اعلیٰ خلافت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

آپ کا چاہا رب کا چاہا رب کا چاہا آپ کا چاہا

رب سے ایسی چاہت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

تم ہو شہ اورنگ خلافت تم ہو والی ملک جلالت

تم ہو تاج رفعت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

رب کے پیارے راج دلارے ہم ہیں تمہارے تم ہو ہمارے

اے دامانِ رحمت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

دھودیں گنہ کے دھبے کالے ابر کرم کے برسیں جھالے

گیسوؤں والے رحمت والے تم پہ لاکھوں سلام تم پہ لاکھوں سلام

ڈگمگ ڈگمگ نیا ہالے — جیرا کانپے تو ہی سنبھالے

آہ دو ہائی رحمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

بگڑی ناؤ کون سنبھالے — ہائے بھنور سے کون نکالے

اے زور و طاقت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

راجا پرجا آپ کے دوارے — سب ہیں بیٹھے جھولی پسارے

داتا پیارے دولت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

کھیون ہارے کھیون ہارے — بیاں پکڑلے مورے پیارے

قوت والے ہمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

اپنے پرائے آپ کے در سے — نعمتیں پائیں جھولیاں بھر کے

اللہ اللہ سخاوت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

عرش علا پر رب نے بلایا — اپنا جلوہ خاص دکھایا

خلوت والے جلوت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

تخت تمہارا عرش خدا کا — ملک خدا ہے ملک تمہارا

رب کی اعلیٰ خلافت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

دے دیئے تم کو اپنے خزانے — رب عزت رب علا نے

دونوں جہاں کی نعمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

ایسی دولت پائی پھر بھی — مسکینی ہی تم نے چاہی

مسکینوں پر رحمت والے — تم پہ لاکھوں سلام — تم پہ لاکھوں سلام

آپ سے دولت پائے دنیا — آپ کریں خود فاقہ پہ فاقہ

ایسی بخشش و دولت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

نعمتیں تم اوروں کو کھلاؤ　　خود کھاؤ تو جو کی کھاؤ

نان جویں پہ قناعت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

دولت دو عالم کو بانٹو　　پیٹ پہ اپنے پتھر باندھو

اللہ اللہ سخاوت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

غیروں کو اپنوں سے زیادہ　　بانٹی تم نے دولت دنیا

ماشاء اللہ ہمت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

ہم ہیں جتنے خاطی و مخطی　　آپ ہیں اس سے زائد معطی

عفو و صفح و عنایت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

تم کو دیکھا حق کو دیکھا　　آپ کی صورت اس کا جلوہ

کتنے پردے ہیں چہرے پر　　پھر بھی چہرہ شمس و قمر

اے نورانی صورت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

صورت اقدس سے خود ظاہر　　کلمہ پڑھتا دیکھ کے کافر

اے حقانی صورت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

بوجہل لعین کلمہ پڑھتا　　دیکھا ہی نہیں اس نے شاہا

پردوں والی صورت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

خُلق تمہارا خُلقِ الٰہی　　فیض تمہارا نا متناہی

اے پاکیزہ سیرت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

ایسی مقدس خواب راحت　　آپ تو سوئیں جاگے قسمت

اے ربانی دعوت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

چشم سر نے حق کو دیکھا　　دل نے حق کو حق ہی جانا

اے حقانی صورت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

مَازَاغَ بَصَرُکَ یَا مَولیٰ　　مَاکَذَبَ قَلْبُکَ حِیْنَ رَاٰی

ایسی چشم بصیرت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

قول حق ہے قول تمہارا　　اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحیٰ

صدق و حق و امانت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

فعل تمہارا فعل خدا ہے　　اس کا گواہ اللہ رمیٰ ہے

حق سے ایسی نسبت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

آپ کا یَدْ یَدِ ربّ واحد　　فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ہے شاہد

اے ربانی بیعت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

دین حق کے ھادی رہبر　　تم ہو حق کے نائب اکبر

ناسخ ادیان شریعت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

حلت و حرمت آپ کے منہ سے　　ایسے ہے جیسے حق کے کئے

حلت والے حرمت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

آپ کا سایا کیسے ہوتا　　آپ ہیں نور حق کا سایا

ظل رحمت طلعت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

آپ کا دم ہے فرش کی زینت　　اور قدم ہے عرش کی زینت

حسن و جمال نظافت والے　　تم پر لاکھوں سلام　　تم پر لاکھوں سلام

تم ہو نورِ چشمِ خلقت　　تم ہو سرورِ قلبِ صفوت

تم ہو اب وجد کی فرحت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

اے شاہد حق و شاہد امت　　کافر پہ تم رب کی حجت

تم مومن کی مسرت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

سنت رب عزت تم ہو　　زیب و زین جنت تم ہو

امن و امان راحت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

خواب میں جلوہ اپنا دکھاؤ　　نوریؔ کو تم نوری بناؤ

اے چمکیلی رنگت والے　　تم پہ لاکھوں سلام　　تم پہ لاکھوں سلام

تم پہ لاکھوں سلام

تم پہ لاکھوں سلام

صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

اعلیٰ سے اعلیٰ رفعت والے   بالا سے بالا عظمت والے
سب سے برتر عزت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

سب سے زائد حرمت والے   سب سے بڑھ کر ہمت والے
سب سے برتر قدرت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

جاہ وجلال وجاہت والے   قوت وسطوت صولت والے
شان وشوکت حشمت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو ماہ لاہوت خلوت   تم ہو شاہ ناسوت جلوت
تم ہو جامعیت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو جوہر فرد عزت   تم ہو جسم وجان وجاہت
تم ہو تاج رفعت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو آب عین رحمت   تم ہو تاب ماہ وحدت
اے چمکیلی رنگت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو نہر بحر وحدت   تم ہو پیارے منبع کثرت
وحدت والے کثرت والے   صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

مالک کل کے تم ہو نائب   سب ہے تمہارا حاضر غائب

تم ہو شہود و غیبت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو سایۂ رب عزت — تم ہو مایۂ خلق و خلقت

دونوں جہاں کی زینت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو صاحب عز و کرامت — تم ہو لعل نگین کرامت

تم ہو نہایت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

اوحیٰ الیک اللہ ما اوحیٰ — من یعلمها الا انت

مولیٰ سر قدرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

چہرہ مطلع نور الٰہی — سینہ مخزن راز خدائی

شرح صدر صدارت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو ہمارے ہم ہیں تمہارے — رب کے پیارے راج دلارے

عزت والے عظمت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

ہم ہیں بیٹھے تیرے دوارے — اپنی اپنی جھولی پسارے

داتا پیارے دولت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

ہر علت کے تم ہو دافع — ہر مشکل کے تم ہو رافع

صحت والے قوت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

ہر کربت کے تم ہو دافع — ہر بیماری کے تم ہو نافع

اے سرمایۂ راحت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

بندا ہم اور بندے تمہارے — آؤ آؤ پیارے پیارے

رأفت والے رحمت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

خاک قدم کی یاد قسم کی | یہ ہے عزت آپ کے دم کی
عرش سے اعظم تربت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
سدرہ تمہارا عرش تمہارا | کرسی تمہاری فرش تمہارا
مالک دوزخ وجنت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
رب نے تم کو سیر کرائی | اپنی خدائی تم کو دکھائی
ایسی اچھی بصارت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
عرش خدا تک کس کی رسائی | دولت رویت کس نے پائی
ایسی رفعت ودولت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم نے پایا رتبۂ علیا | قاب قوسین او ادنیٰ
حق سے ایسی قربت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
غائب کیسے نہ ہوتا حاضر | جب ہے باطن خود ہی ظاہر
علم غیب وشہادت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو شمع علم وحکمت | تم ہو ضوء نور ہدایت
اے نورانی طلعت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو باغ بہار ورحمت | دل ہے غنچۂ راز وحدت
بھینی بھینی نکہت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
موج ازل بحر رحمت | جوش آخر بحر رافت
فیض وجود وسخاوت والے | صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ
تم ہو وجہ بعث خلقت | تم ہو سر غیب وشہادت

راز وحدت و کثرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو فتح باب نبوت — تم سے ختم دور رسالت

ان کی پچھلی فضیلت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

تم ہو حق کے وہ ہے تمہارا — سب ہے تمہارا جو ہے اس کا

حق سے ایسی الفت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

سرور آقا مالک و مولیٰ — دونوں جگ کے تم ہو داتا

رحمت والے، رأفت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

سارے رسولوں سے تم برتر — تم سارے نبیوں کے سرور

سب سے بہتر امت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

کون ہے محبوبوں میں تم سا — کوئی نہیں ہے حاشا کلّا

پیاری پیاری صورت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

حقا حق نے ہے تم کو کیا — بے مثل و نظیر و بے ہمتا

اچھی اچھی سیرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

دونوں جہاں کے سرور تم ہو — دین حق کے رہبر تم ہو

شمع بزم ہدایت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

عرش کی زینت تم ہی سے ہے — فرش کی زینت تم ہی سے ہے

حسن و جمال و لطافت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

مہ کو تم نے ٹکڑے کیا ہے — سورج تم نے لوٹایا ہے

زور دست قدرت والے — صلی اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیک وسلم صلی اللہ صلی اللہ

نافع ملت دافع کربت — تم ہو کہف روز مصیبت

رب سے اذن شفاعت والے — صلی اللہ صلو اللہ صلو اللہ علیہ وسلم صلو اللہ صلو اللہ

کوئی نہیں ہے ایسا آقا — پردہ ڈھانپے جو ننگوں کا

شرم و حیا و غیرت والے — صلی اللہ صلو اللہ صلو اللہ علیک وسلم صلو اللہ صلو اللہ

للہ خبر لو نوری کی — اچھی صورت ہو نوری کی

چاند سی اچھی صورت والے — صلی اللہ صلو اللہ صلو اللہ علیک وسلم صلو اللہ صلو اللہ

صلو اللہ صلو اللہ صلو اللہ علیک وسلم صلو اللہ صلو اللہ

ماہ طیبہ نیّر بطحا صلی اللہ علیک وسلم ۔۔۔ تیرے دم سے عالم چمکا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے مظہر ربِ اجمل ظل میں ہیں تیرے سارے مرسل ۔۔۔ کون ہے ہمسر تیرا شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو پیارے اصل ہماری سارا جہاں ہے فرع تمہاری ۔۔۔ تم سب کی ماہیت گویا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو آقا معرّفِ حق کے جلوے ہو نورِ مطلق کے ۔۔۔ تم ہو حجت ربّ براعدا صلی اللہ علیک وسلم

تو ہے نائبِ ربِ اکبر پیارے ہر دم تیرے در پر ۔۔۔ اہلِ حاجت کا ہے میلا صلی اللہ علیک وسلم

حق نے بنایا ایسا تونگر اکبر و اوسط و اصغر سر در ۔۔۔ تیرے در پر حاضر جملہ صلی اللہ علیک وسلم

ہر شے میں ہے تیرا جلوہ تجھ سے روشن دین و دنیا ۔۔۔ بانٹا تو نے نور کا باڑا صلی اللہ علیک وسلم

ایماں تیری عظمت و الفت اور تصدیق و حرمت سنت ۔۔۔ مومن وہ جس نے یہ پایا صلی اللہ علیک وسلم

بے شبہہ یہ بین طاعت ہے حق یہ کہ عین عبادت ہے ۔۔۔ حق کے پیارے تصور تیرا صلی اللہ علیک وسلم

پھیلی عالم میں تیری ضیا سبحٰن اللہ ماشاء اللہ ۔۔۔ جلوۂ حق ہے جلوہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

نور مجسم تیرے دم سے نوری صدقے روز میں پائے ۔۔۔ مہر و ماہ و انجم آئینہ صلی اللہ علیک وسلم

تو چاہے وہ جو رب چاہے، رب چاہے وہ جو تو چاہے ۔۔۔ چاہا تیرا رب کا چاہا صلی اللہ علیک وسلم

جتنے سلاطین پہلے آئے سکے ان کے ہو گئے کھوٹے ۔۔۔ جاری رہے گا سکہ تیرا صلی اللہ علیک وسلم

تاج سلطان بن کر چمکا تیرے نقشِ پا کا جلوہ ۔۔۔ تو ہے نورِ ذات مولا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے گھر کا بچہ بچہ، سارا گھرانا سید والا ۔۔۔ نوری صورت نور کا پتلا صلی اللہ علیک وسلم

کی ہے ابرِ غم نے چڑھائی . ماہِ طیبہ تیری دہائی ۔ بدرِ دجیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

غم کی کالی گھٹائیں چھائیں، رنج والم کی بلائیں چھائیں ۔ شمس ضحیٰ ہو جلوہ فرما صلی اللہ علیک وسلم

خارِ غم کیسا چبھتا ہے کیسی خلش ہے دل دکھتا ہے ۔ پیارے دل سے نکالو کانٹا صلی اللہ علیک وسلم

رافع تم ہو دافع تم ہو نافع تم ہو شافع تم ہو ۔ رنج و غم کا پھر کیا کھٹکا صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں بے بس تو ہی بس ہے میں ہوں بیکس تو ہی کس ہے ۔ کس بے کر اور بہر مدد آ صلی اللہ علیک وسلم

سر پر بادل کالے کالے دودِ عصیاں کے ہیں چھائے ۔ دم گھٹتا ہے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

میں ہوں تنہا بن ہے سونا، دزدِ ایماں سر پر پہنچا ۔ میری خبر لے میرے مولیٰ صلی اللہ علیک وسلم

حال ہمارا جیسا زبوں ہے اور وہ کیسا اور وہ کیوں ہے ۔ سب ہے تم پر روشن شاہا صلی اللہ علیک وسلم

ہر ذرہ پر تیری نظر ہے ہر قطرہ کی تجھ کو خبر ہے ۔ اے علم لدنی کے دانا صلی اللہ علیک وسلم

ہر عیب سے تم کو پاک کیا ہر غیب کا تم کو علم دیا ۔ اور خود حق بھی تم سے نہ چھپا صلی اللہ علیک وسلم

تو میرے ایماں کو جلا دے جانِ مسیحا دل کو جلا دے ۔ مردہ ہے دل میرا آقا صلی اللہ علیک وسلم

حد سے بڑھ گئے عصیاں میرے تو دھو دے آبِ رحمت سے ۔ بحرِ رحمت جوش پہ آ جا صلی اللہ علیک وسلم

کیسی زبانیں سوکھ گئیں ہیں پیاس سے باہر آئی ہوئی ہیں ۔ ابرِ کرم دے اک چھینٹا صلی اللہ علیک وسلم

مہرِ محشر سر پر سر در پھونکے دے ہے ہم کو یکسر ۔ مہر سے کر گیسو کا سایا صلی اللہ علیک وسلم

منہ تک میرے پسینہ پہونچا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ڈوبا ۔ دامن میں لے لیجئے آقا صلی اللہ علیک وسلم

آدم سے تا حضرت عیسیٰ سب کی خدمت میں ہو آیا ۔ نفسی سب نے ہی فرمایا صلی اللہ علیک وسلم

میرے آقا میرے مولیٰ. آپ سے سن کر اِنّی لہا ۔ دم میں دم میرے آیا صلی اللہ علیک وسلم

روشن ہو گیا اس سے سرورا میں ہی داد شافع محشر ۔ میرے مولیٰ تم ہو تنہا صلی اللہ علیک وسلم

وقت ولادت تم نہیں بھولے وقت رحلت یاد ہی رکھے ۔ اپنے بندے تم نے شاہا صلی اللہ علیک وسلم

آؤ آؤ میری خبر کو داروں تم پہ قلب و جگر کو — میں بھی ہوں تمہارا بندہ صلی اللہ علیک وسلم

میری آنکھوں میرے سر پہ میرے دل پہ میرے جگر پہ — پائے اقدس رکھ دو شاہا صلی اللہ علیک وسلم

تیرے نقش قدم نے سرور پتھر موم بنائے یکسر — موم بنا دل سنگیں میرا صلی اللہ علیک وسلم

آپ کا جلوہ ہر جز و کل میں آپ کے رنگ و بو ہر گل میں — آپ کی بو سے عالم مہکا صلی اللہ علیک وسلم

کون گیا ہے عرش علا تک کس کی رسائی ذات خدا تک — تم نے پایا اعلیٰ پایا صلی اللہ علیک وسلم

تم ہو اول تم ہو آخر تم ہو باطن تم ہو ظاہر — حق نے بخشے ہیں یہ اسما صلی اللہ علیک وسلم

بَارَکَ شَرَّفَ مَجَّدَ کَرَّمْ نَوَّرَ قَلْبَکَ اَسْرٰی عَلَّمْ — رب نے تم کو کیا کیا بخشا صلی اللہ علیک وسلم

صاحب دولت تم ہی تو ہو قاسم نعمت تم ہی تو ہو — تم ہو سارے جگ کے داتا صلی اللہ علیک وسلم

اَنْتَ الرَّافِعُ اَنْتَ النَّافِعُ اَنْتَ الدَّافِعُ اَنْتَ الشَّافِعُ — اِشْفَعْ عِنْدَ الرَّبِّ الْاَعْلٰی صلی اللہ علیک وسلم

انت الاول انت الاخر انت الباطن انت الظاھر — انت سمی المولیٰ تعالیٰ صلی اللہ علیک وسلم

من لی ناصر مالی والی غیرک مالی فانظر حالی — واسمع قالی یا مولائی صلی اللہ علیک وسلم

انت القاسم ربک معطی تم ہی نے سب کو نعمت دی — دیدو مجھ کو میرا حصہ صلی اللہ علیک وسلم

انت شفیعی انت وکیلی انت حبیبی انت طبیبی — انت کفیلی یا مولٰنا صلی اللہ علیک وسلم

حاضر در ہے نوری مضطر آپ کا یہ بے روتی ثناگر
خواہاں ہے رضا کا ابن رضا صلی اللہ علیک وسلم

⁂ ⁂ ⁂

○

الصلاۃ والسلام اے سرورِ عالی مقام　　الصلاۃ والسلام اے رہبرِ جملہ امام
الصلاۃ والسلام اے مظہرِ ذات السلام　　الصلاۃ والسلام اے پیکرِ حسن تمام

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

یا حبیب اللہ انت مہبط الوحی المبین　　انی مذنب سیدی انت شفیع المذنبین
یا رسول اللہ انت صادق الوعد الامین　　یا نبی اللہ انت رحمۃ للعٰلمین

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسول کے امام

اے شہِ عرش آستاں اے سرورِ کون و مکاں　　اے مرے ایمان جاں اے جانِ ایمانِ زماں
اے مرے امن و اماں اے سرورِ سرورِ جہاں　　میں ہوں عاصی سرورا اور تم شفیعِ عاصیاں

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے کہ تیری ذات عالی سرِّ ہر موجود ہے　　اے وہ سرور جس پہ صدقے بود ہر نابود ہے
اے وہ جس کا در درِ فیض و سخاؤ جود ہے　　اے وہ جس کا باب دشمن پر بھی نا مسدود ہے

الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام

اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

اے وہ جس کا رب ہے شاہد اور وہ مشہود ہے　　اے وہ جس کا رب ہے حامد اور وہ محمود ہے
اے وہ جس کا رب ہے قاصد اور وہ مقصود ہے　　اے کہ جس کا جود ایسا ہے کہ لا مقصود ہے

الصلوٰۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

قبلۂ کونین ہیں سرکار امام القبلتین　　آپ ہیں فتح خدا سے فاتح بدر و حنین
دور در سے جو ہوا تو پھر کہاں پائے چین　　حاضر در آج ہیں سرکار کے رضوی غلام

از پئے احمد رضا مقبول ہو ان کا سلام
الصلاۃ والسلام الصلاۃ والسلام
اے نبیوں کے نبی اور اے رسولوں کے امام

☆ ☆ ☆ ☆

در منقبت حضور پُر نور پیران پیر دستگیر غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تراجلوہ نورِ خدا غوث اعظم ۔۔۔ ترا چہرہ ایماں فزا غوث اعظم

مجھے بے گماں دے گما غوث اعظم ۔۔۔ بپاؤں میں اپنا پتا غوث اعظم

خودی کو مٹا دے خدا سے ملا دے ۔۔۔ دے ایسی فنا و بقا غوث اعظم

خودی کو گماؤں تو میں حق کو پاؤں ۔۔۔ مجھے جام عرفاں پلا غوث اعظم

خدا ساز آئینۂ حق نما ہے ۔۔۔ ترا چہرۂ پُرضیا غوث اعظم

خدا تو نہیں ہے مگر تو خدا سے ۔۔۔ جدا بھی نہیں ہے ذرا غوث اعظم

نہ تو خود خدا ہے نہ حق سے جدا ہے ۔۔۔ خدا کی ہے تو شان یا غوث اعظم

تو باغ علی کا ہے وہ پھول جس سے ۔۔۔ دماغ جہاں بس گیا غوث اعظم

ترا مرتبہ کیوں نہ اعلیٰ ہو مولیٰ ۔۔۔ ہے محبوب ربّ العلا غوث اعظم

ترا رتبہ اللہ اکبر سروں پر ۔۔۔ قدم اولیا نے لیا غوث اعظم

ترا دامن پاک تھامے جو رہزن ۔۔۔ بنے ہادی و رہ نما غوث اعظم

نہ کیوں مہرباں ہو غلاموں پہ اپنے ۔۔۔ کرم کی ہے تو کان یا غوث اعظم

ترے صدقے جاؤں مری لاج رکھ لے ۔۔۔ ترے ہاتھ ہے لاج یا غوث اعظم

پریشان کر دے پریشانیوں کو ۔۔۔ پریشان دل ہے مرا غوث اعظم

مری کشتی چکرا رہی ہے بھنور میں ۔۔۔ مرے باخدا ناخدا غوث اعظم

خدارا سہارا، سہارا خدارا　　تلاطم ہے حد سے سوا غوث اعظم

ارے مورے سیّاں پڑوں تورے پیّاں　　پکڑ موری بیّاں پیا غوث اعظم

خطائیں ہماری جو حد سے سوا ہیں　　عطا تیری ان سے سوا غوث اعظم

خطا کاریاں گرچہ حد سے بھی اپنی　　سوا ہیں سوا ہیں سوا غوث اعظم

ہماری خطا کو تمہاری عطا سے　　بھلا کوئی نسبت بھی یا غوث اعظم

تو رحم و کرم کا ہے بے پایاں دریا　　یہ اک فرد عصیاں ہے کیا غوث اعظم

یہ اک فرد عصیاں ہے کیا ہے تیرے آگے　　اگر لاکھوں سے ہوں سوا غوث اعظم

ترا اک ہی قطرہ دھو دے گا سارا　　ہر اک صفحۂ پُر خطا غوث اعظم

تو بیکس کا کس اور بے بس کا بس ہے　　نواں نا نوانوں کی یا غوث اعظم

مری جان میں جان آئے جو آئے　　مرا جان عالم، مرا غوث اعظم

مری جان کیا جانِ ایماں ہو تازہ　　کہ ہے محی دینِ خدا غوث اعظم

مرا سر تری کفش پا پر تصدّق　　وہ پا کے تو قابل ہے کیا غوث اعظم

جھلک روئے انور کی اپنی دکھا کر
تو نوری کو نوری بنا غوث اعظم

کھلا میرے دل کی کلی غوث اعظم
مٹا قلب کی بے کلی غوث اعظم

مرے چاند میں صدقے آجا ادھر بھی
چمک اٹھے دل کی کلی غوث اعظم

ترے رب نے مالک کیا تیرے جد کو
ترے گھر سے دنیا پلی غوث اعظم

وہ ہے کون ایسا نہیں جس نے پایا
ترے در پہ دنیا ڈھلی غوث اعظم

کہا جس نے یا غوث اَغِثْنِیْ تو دم میں
بلائی مصیبت ٹلی غوث اعظم

نہیں کوئی بھی ایسا فریادی آقا
خبر جس کی تم نے نہ لی غوث اعظم

مری روزی مجھ کو عطا کر دے آقا
ترے در سے دنیا نے لی غوث اعظم

نہ مانگوں میں تم سے تو پھر کس سے مانگوں
کہیں اور بھی ہے چلی غوث اعظم

صدا گر یہاں میں نہ دوں تو کہاں دوں
کوئی اور بھی ہے گلی غوث اعظم

جو قسمت ہو میری بری اچھی کر دے
جو عادت ہو بد کر بھلی غوث اعظم

ترا مرتبہ اعلیٰ کیوں ہو نہ مولیٰ
تو ہے ابنِ مولیٰ علی غوث اعظم

قدم گردنِ اولیاء پہ ہے تیرا
ہے تو رب کا ایسا ولی غوث اعظم

جو ڈوبی تھی کشتی وہ دم میں نکالی
تجھے ایسی قدرت ملی غوث اعظم

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

تباہی سے ناؤ ہماری بچا دو
ہوائے مخالف چلی غوث اعظم

تجھے تیرے جد سے الٰہیں ترے رب سے | ہے علم خفی و جلی غوث اعظم
مرا حال تجھ پر ہے ظاہر کہ پتلی | تری لوح سے جا ملی غوث اعظم
خدا ہی کے جلوہ نظر آئے جب بھی | تری چشم حق بیں کھلی غوث اعظم

فدا تم پہ ہو جائے نوری مضطر
یہ ہے اوس کی خواہش دلی غوث اعظم

تجلی نور قدم غوث اعظم | ضیائے سراج الظلم غوث اعظم
ترا حل ہے تیرا حرم غوث اعظم | عرب تیرا تیرا عجم غوث اعظم
کرم آپ کا ہے اعم غوث اعظم | عنایت تمہاری اتم غوث اعظم
مخالف ہو گو شنویدم غوث اعظم | ہمیں کچھ نہیں اس کا غم غوث اعظم
چلا ایسی تیغ دو دم غوث اعظم | کہ اعدا کے سر ہوں قلم غوث اعظم
وہ اک وار کا بھی نہ ہوگا تمہارے | کہاں ہے مخالف میں دم غوث اعظم
ترے ہوتے ہم پر ستم ڈھائیں دشمن | ستم ہے ستم ہے ستم غوث اعظم
کہاں تک نہیں ہیں مخالف کے طعنے | کہاں تک سہیں ہم ستم غوث اعظم
بڑھے حوصلے دشمنوں کے گھٹا دے | خدا لے لے تیغ دو دم غوث اعظم
نہیں لاتا خطرے میں شاہوں کو شاہا | ترا بندۂ بے درم غوث اعظم
کرم چاہئے تیرا تیرے خدا کا | کرم غوث اعظم کرم غوث اعظم
گھٹا حوصلہ غم کی کالی گھٹا کا | بڑھی ہے گھٹا دم بدم غوث اعظم

بڑھا نا خدا سر سے پانی الم کا — خبر لیجئے ڈوبے ہم غوث اعظم
کرو پانی غم کو بہادو الم کو — گھٹائیں بڑھیں ہو کرم غوث اعظم
نظر آئے مجھ کو نہ صورت الم کی — نہ دیکھوں کبھی روئے غم غوث اعظم
بڑھا ہاتھ کر دستگیری ہماری — بڑھا ابر غم دم بہ دم غوث اعظم
خدارا ذرا ہاتھ سینے پہ رکھ دو — ابھی مٹتے ہیں غم الم غوث اعظم
خدا نے تمہیں محو و اثبات بخشا — ہو سلطان لوح و قلم غوث اعظم
ہے قسمت میری ٹیڑھی تم سیدھی کر دو — نکل جائیں سب پیچ و خم غوث اعظم
خبر لو ہماری کہ ہم ہیں تمہارے — کرو ہم پہ فضل و کرم غوث اعظم
تم ایسے غریبوں کے فریاد رس ہو — کہ ٹھہرا تمہارا علم غوث اعظم
بعین عنایت بچشم کرامت — بدہ جرعۂ نا چشم غوث اعظم
ترا ایک قطرہ عوالم نما ہے — نہیں چاہیئے جام جم غوث اعظم
کچھ ایسا لگا دے محبت میں اپنی — کہ خود کہہ اٹھوں میں منم غوث اعظم
جسے چاہے جو دے یا نہ دے تو — ترے ہاتھ میں ہے نعم غوث اعظم
ترا حسن نمکیں بھرے زخم دل کے — بنہ مرہمے بر دلم غوث اعظم
ترقی کرے روز و شب درد الفت — نہ ہو قلب کا درد کم غوث اعظم
خدا رکھے تم کو ہمارے سروں پہ — ہے بس اک تمہارا ہی دم غوث اعظم
دم نزع سرہانے آجاؤ پیارے — تمہیں دیکھ کر نکلے دم غوث اعظم
تری دید کے شوق میں جان جاناں — کھنچ آیا ہے آنکھوں میں دم غوث اعظم
کوئی دم کے مہماں ہیں آجاؤ اس دم — کہ سینے میں اٹکا ہے دم غوث اعظم

دم نزع آؤ کہ دم آئے دم میں ۔۔۔ کرو ہم پہ یٰسین دم غوث اعظم

یہ دل یہ جگر ہے یہ آنکھیں یہ سر ہے ۔۔۔ جہاں چاہو رکھو قدم غوث اعظم

سر خود بہ شمشیر ابرو فروشم ۔۔۔ بمژگانِ تو سینہ ام غوث اعظم

بہ پیکان تیرت جگر می فروشم ۔۔۔ بہ تیرِ نگاہت دلم غوث اعظم

دمائم رسد بر سر عرش اعلیٰ ۔۔۔ بپایت اگر سر نہم غوث اعظم

مری سربلندی یہیں سے ہے ظاہر ۔۔۔ کہ شد زیر پایت سرم غوث اعظم

لگا لو مرے سر کو قدموں سے اپنے ۔۔۔ تمہیں سر حق کی قسم غوث اعظم

قدم کیوں لیا اولیاء نے سروں پر ۔۔۔ تمہیں جانو اس کے حِکَم غوث اعظم

کیا فیصلہ حق و باطل میں تم نے ۔۔۔ کیا حق نے تم کو حَکَم غوث اعظم

تمہاری مہک سے گلی کوچے مہکے ۔۔۔ ہے بغداد رشک ارم غوث اعظم

کرم سے کیا رہ نما رہزنوں کو ۔۔۔ ادھر بھی نگاہِ کرم غوث اعظم

مرا نفس سرکش بھی رہزن ہے میرا ۔۔۔ یہ دیتا ہے دم دم بدم غوث اعظم

دکھا دے تو انی عزوم کے جلوے ۔۔۔ سنا دے صدائے مَنَم غوث اعظم

مرے دم کو اس کے دموں سے بچا دے ۔۔۔ کرم کر کرم کبر کر مم غوث اعظم

میں ہوں ناتواں سخت کمزور حد کا ۔۔۔ ہیں زوروں چڑھے اس کے دم غوث اعظم

نہ پلّہ ہو ہلکا ہمارا نہ ہم ہوں ۔۔۔ نہ بگڑے ہمارا بھرم غوث اعظم

کہاں تک ہماری خطائیں گنیں گے ۔۔۔ کریں عفو سب یک قلم غوث اعظم

ہماری خطاؤں سے دفتر بھرے ہیں ۔۔۔ کرم کر کہ ہوں کالعدم غوث اعظم

تمہارے کرم کا ہے نوؔری بھی پیاسا

دو جہاں میں کوئی تم سا دوسرا ملتا نہیں ‏ ‏ ڈھونڈتے پھرتے ہیں مہر و مہ پتا ملتا نہیں

ہے رگ گردن سے اقرب نفس کے اندر ہے وہ ‏ ‏ یوں گلے ملنے پر بھی اے خدا جدا ملتا نہیں

آب بحر عشق جاناں سینہ میں ہے موج زن ‏ ‏ کون کہتا ہے یہاں آب بقا ملتا نہیں

آب تیغ عشق پی کر زندۂ جاوید ہو ‏ ‏ غم نہ کر جو چشمۂ آب بقا ملتا نہیں

ڈوب تو بحر فنا میں پھر بقا پائیگا تو ‏ ‏ قبل از بحر فنا بحر بقا ملتا نہیں

دنیا ہے اور اپنا مطلب بے غرض مطلب کوئی ‏ ‏ آشنا ملتا نہیں نا آشنا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ خاک کا چمکا ہے جس کے نور سے ‏ ‏ بے بصیرت ہے جسے وہ مہ لقا ملتا نہیں

جو خدا دیتا ہے ملتا ہے اسی سرکار سے ‏ ‏ کچھ کسی کو حق سے اس در کے سوا ملتا نہیں

کیا علاقہ دشمن محبوب کو اللہ سے ‏ ‏ بے رضائے مصطفےٰ ہرگز خدا ملتا نہیں

کوئی مانگے یا نہ مانگے ملنے کا در ہے یہی ‏ ‏ بے عطائے مصطفائی مدعا ملتا نہیں

رہ نماؤں کی سی صورت راہ ماری کام ہے ‏ ‏ راہ زن ہیں کو بکو اور رہنما ملتا نہیں

اہلے گہلے مشائخ آج کل ہر ہر گلی ‏ ‏ بے ہمہ و با ہمہ مرد خدا ملتا نہیں

ہیں صفائے ظاہری کے ساماں خوب خوب ‏ ‏ جس کا باطن صاف ہو وہ باصفا ملتا نہیں

بر زباں تسبیح و در دل گاؤ خر کا دور ہے ‏ ‏ ایسے ملنے میں بہت اس سے ورا ملتا نہیں

بس یہی سرکار ہے جس سے ہمیشہ پائیں گے ‏ ‏ دینے والے دیتے ہیں کچھ دن سدا ملتا نہیں

دور ساحل موج حائل پار بیڑا کیجئے ‏ ‏ ناؤ ہے منجدھار میں اور ناخدا ملتا نہیں

وصل مولیٰ چاہتے ہو تو وسیلہ ڈھونڈ لو — بے وسیلہ دہریو ہرگز خدا ملتا نہیں

دامن محبوب چھوڑے مانگے خود اللہ سے — ایسے مردک کو خدا سے مدعا ملتا نہیں

ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ سے عیاں پھر بھی نہاں — ہو کے شہ رگ سے قریب تر ہے جدا ملتا نہیں

طائر جاں کی طرح دل اڑ کے جا بیٹھا کہاں — میرے پہلو میں ابھی تھا کیا ہوا ملتا نہیں

دہریہ الجھا ہوا ہے دہر کے پھندوں میں یوں — سارا الجھا سامنے ہے اور سرا ملتا نہیں

علم صانع ہوتا ہے مصنوع سے لیکن اسے — دیکھ کر مصنوع صانع کا پتا ملتا نہیں

نعمت کونین دیتے ہیں دو عالم کو یہی — مانگ دیکھو ان سے تم دیکھو تو کیا ملتا نہیں

سب سے پھر کر آئے ہیں اب شاہ والا کے حضور — جز تمہارے شافع روز جزا ملتا نہیں

درد مندی کے لئے آدم سے تا عیسیٰ گئے — دے جو اپنے درد کی حکمی دوا ملتا نہیں

جن سے امید کرم تھی دیا سب نے جواب — آج کے کام آنے والا خسروا ملتا نہیں

یاس کا عالم ہے سب سے آس توڑے آئے ہیں — ذات والا کے سوا اور آسرا ملتا نہیں

جل رہے ہیں پھنک رہے ہیں عاشقان سوختہ — دھوپ ہے اور سایۂ زلف رسا ملتا نہیں

وہ ہیں خورشید رسالت نور کا سایہ کہاں — ان کے فرضی ظل سے بھی ظل ہما ملتا نہیں

دشمن جاں سے کہیں بدتر ہے دشمن دین کا — ان کے دشمن سے کبھی ان کا گدا ملتا نہیں

قاسم نعمت سے ہم مانگیں تو نجدی یوں بکیں — کیوں نبی سے مانگئے اللہ سے کیا ملتا نہیں

مصطفیٰ ما جئت الا رحمۃ للعلمین — چارہ ساز دوسرا تیرے سوا ملتا نہیں

خود خدا بے واسطہ دے یہ ہمارا منہ کہاں — واسطہ سرکار میں بے واسطہ ملتا نہیں

ہم تو ہم وہ انبیا کے بھی لئے ہیں واسطہ — ان کو بھی جو ملتا ہے بے واسطہ ملتا نہیں

انبیا بعض اولیاء فائز ہیں اس سرکار میں — ہر ولی کا راستہ بے واسطہ ملتا نہیں

دونوں عالم پاتے ہیں صدقہ اسی سرکار کا
خود خدا سے پائے جو ان کے سوا ملتا نہیں

زن زمین و زر و رو رو کے ہیں کا یک گہر ہیں
دل سے جو ہو طالب ذکر خدا ملتا نہیں

چار زا اک ذال کے بدلے میں لیں جو کس ہے
یہ نہ سمجھے یہ اکائی سے بکھڑا ملتا نہیں

داد دینا کیسا اف سنتے نہیں فریاد بھی
سننے والا درد کا کوئی شہا ملتا نہیں

باپ ماں بھائی بہن فرزند و زن اک اک جدا
غم زدہ ہر ایک ہے اور غم زدہ ملتا نہیں

جو محب کی چیز ہے محبوب کے قبضے کی ہے
ہاتھ میں جس کے ہو سب کچھ اس سے کیا ملتا نہیں

دل ستانی کرنے والے ہیں ہزاروں دلربا
دل نوازی کرنے والا دل ربا ملتا نہیں

دل گیا اچھا ہوا اس کا نہیں غم غم ہے تو یہ
رہ گیا ہمارے جو وہ دل ربا ملتا نہیں

محی سنت حامی ملت مجدد دین کا
پیکر زہد و ہدیٰ احمد رضا ملتا نہیں

بے نوا کو بے صدا ملتا ہے اس سرکار سے
دودھ بھی بیٹے کو ماں سے بے صدا ملتا نہیں

کس طرح ہو حاضر در نوریؔ بے پر شہا
ناکے روکے دشمنوں نے راستہ ملتا نہیں

ءءء

یہ کس شہنشہ والا کی آمد آمد ہے
یہ کون سے شہ بالا کی آمد آمد ہے

یہ آج تارے زمیں کی طرف ہیں کیوں مائل
یہ آسمان سے پیہم ہے نور کیوں نازل

یہ آج کیا ہے زمانے نے رنگ سا ہے بدلا
یہ آج کیا ہے کہ عالم کا ڈھنگ سا ہے بدلا

یہ آج کا ہے کی شادی ہے عرش کیوں جھوما
لب زمیں کو لب آسماں نے کیوں چوما

سماوا ڈوبا ہوا اور ساوا خشک ہوا
خزاں کا دور گیا موسم بہار کا آیا

یہ آج کیا ہے کہ بت اوندھے ہو گئے سارے
یہ آج کیوں ہیں شیاطیں بندھے ہوئے سارے

یہ انبیاء و رسل کس کے انتظار میں ہیں
یہ آج لات و ہبل کس سے انکسار میں ہیں

یہ آج بشریٰ لکم کی صدا کا شور ہے کیوں
یہ مرحبا کی نداؤں میں آج زور ہے کیوں

کہا جواب میں ہاتف نے لو مبارک ہو
اٹھو خدا کے حبیب آئے مژدہ ہو تم کو

وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مدت سے
دعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے

بڑھو ادب سے کرو عرض السلام علیکؐ
واصل بنبیکؐ و الآل والذین لدیکؐ

سلام تم پہ خدا کا اور اس کی رحمت ہو
تحیت اور اس کی ثنا اس کی اس کی نعمت ہو

درود آپ پہ ہر آن بھیجے رب ودود
اور اس کی برکتوں کا رزا آپ پر ہو درود

سلام آپ پر نازل کرے صلوٰۃ و سلامؐ
بلند ذکر کرے آپ کا ہمیشہ مدام

یہی ہیں جن کو ملائک سلام کرتے ہیں
انہیں کی مدح و ثنا صبح و شام کرتے ہیں

○

رسل انہیں کا تو مژدہ سنانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی خوشیاں منانے آئے ہیں

فرشتے آج جو دھومیں مچانے آئے ہیں
انہیں کے آنے کی شادی رچانے آئے ہیں

فلک کے حور و ملک گیت گانے آئے ہیں
کہ دو جہاں میں یہ ڈنکے بجانے آئے ہیں

یہ سیدھا راستہ حق کا بتانے آئے ہیں
یہ حق کے بندوں کو حق سے ملانے آئے ہیں

یہ بھولے بچھڑوں کو رستے پہ لانے آئے ہیں
یہ بھولے بھٹکوں کو ہادی بنانے آئے ہیں

خدائے پاک کے میوے دکھانے آئے ہیں
دلوں کو نور کے بقعے بنانے آئے ہیں

یہ قید و بند الم سے چھڑانے آئے ہیں
تو مژدہ ہو کہ رہائی دلانے آئے ہیں

چمک سے اپنی جہاں جگمگانے آئے ہیں
مہک سے اپنی یہ کوچے بسانے آئے ہیں

نسیم فیض سے غنچے کھلانے آئے ہیں
کرم کی اپنی بہاریں دکھانے آئے ہیں

یہی تو سوتے ہوؤں کو جگانے آئے ہیں
یہی تو روتے ہوؤں کو ہنسانے آئے ہیں

یہ کفر و شرک کی نیویں ہلانے آئے ہیں
یہ شرک و کفر کی تعمیریں ڈھانے آئے ہیں

ہزار سال کی آتش بجھی ہوا روشن
یہ کفر و شرک کی آتش بجھانے آئے ہیں

سحر کو جو نور چمکا تو شام تک چمکا
بتا دیا کہ جہاں جگمگانے آئے ہیں

انہیں خدا نے کیا اپنے ملک کا مالک
انہیں کے قبضے میں رب کے خزانے آئے ہیں

جو چاہیں گے جسے چاہیں گے یہ اسے دینگے
کریم ہیں یہ خزانے لٹانے آئے ہیں

جو زیر بے کسی اسیر انہوں نے تھام لیا — جو گر چکے ہیں یہ ان کو اٹھانے آئے ہیں
دمِ پاک نے اجسام مردہ زندہ کئے — یہ جانِ جاں دل و جاں کو جلانے آئے ہیں
بلا بلا کے آپ کو اب تک دیا کئے نامے — اب آپ بندوں کو اپنے بلانے آئے ہیں
رؤف ایسے ہیں یہ اور رحیم ہیں اتنے — کہ گرتے پڑتوں کو سینے لگانے آئے ہیں

سنو گے لا نہ زبان کریم سے نوری
یہ فیض و جود کے دریا بہانے آئے ہیں

ـــ ـــ ـــ ـــ

ہم اپنی حسرتِ دل کو مٹانے آئے ہیں — ہم اپنے دل کی لگی کو بجھانے آئے ہیں
دلِ حزیں کو تسلی دلانے آئے ہیں — غمِ فراق کو دل سے مٹانے آئے ہیں
کریم ہیں وہ نگاہِ کرم سے دیکھیں گے — ہے داغ داغ دل اپنا دکھانے آئے ہیں
غم و الم یہ مٹا دیں گے شاد کر دیں گے — ہم اپنے غم کا قضیہ چکانے آئے ہیں
حضور بہرِ خدا داستانِ غم سن لیں — غمِ فراق کا قصہ سنانے آئے ہیں
نگاہِ لطف و کرم ہو گی اور پھر ہو گی — کہ زخمِ دل پہ یہ مرہم لگانے آئے ہیں
فقیر آپ کے در کے ہیں ہم کہاں جائیں — تمہارے کوچہ میں دھونی رمانے آئے ہیں
مدینہ ہم سے فقیر آ کے لوٹ جائیں گے — درِ حضور پہ بستر جمانے آئے ہیں
خدا نے غیب دیا ہے انہیں ہے سب روشن — جو خطرے دل ہی میں چھپنے چھپانے آئے ہیں
کھلے گی میرے بھی دل کی کلی کہ جانِ جہاں — چمن میں پھول کرم کے کھلانے آئے ہیں
کتابِ حضرتِ موسیٰ میں وصف ہیں ان کے — کتابِ عیسیٰ میں ان کے فسانے آئے ہیں

انہیں کی نعت کے نغمے زبور سے سن لو — زبان قرآن پہ ان کے ترانے آئے ہیں

دبا نہیں وہ فلک سے بلند و بالا ہے — تہ زمیں جسے سرور دبانے آئے ہیں

نصیب جاگ اٹھا اوس کا چین سے سویا — وہ جس کو قبر میں سرور سلانے آئے ہیں

عجب کرم ہے کہ خود مجرموں کے حامی ہیں — گناہ گاروں کی بخشش کرانے آئے ہیں

سبھی رسل نے کہا اذھبوا الی غیری — انا لہا کا یہ مژدہ سنانے آئے ہیں

زبان انبیا پر آج نفسی نفسی ہے — مگر حضور شفاعت کی ٹھانے آئے ہیں

کسی غریب کے پلّے پہ وقت وزن عمل — بھرم کرم سے یہ اس کا بنانے آئے ہیں

وہ پرچہ جس میں لکھا تھا درود اس نے کبھی — یہ اوس سے نیکیاں اس کی بڑھانے آئے ہیں

خدا سے کرتے ہوئے عرض رَبِّ سَلِّمْہُ — صراط پر یہ کسی کو چلانے آئے ہیں

زباں جو دیکھے ہے سوکھی ہوئی تو بحر کرم — کسی کو حوض پہ شربت پلانے آئے ہیں

ہوا ہے حکم کسی کو کہ نار میں جائے — یہ سن کے دوڑ کے اس کو چھڑانے آئے ہیں

الٰہی دور ہو نجدی حجاز سے جلدی — حجازیوں کو یہ موذی ستانے آئے ہیں

نصیب تیرا چمک اٹھا دیکھ تو نوری
عرب کے چاند لحد کے سرہانے آئے ہیں

○

جو خواب میں کبھی آئیں حضور آنکھوں میں
سرور دل میں ہو پیدا تو نور آنکھوں میں

ہٹا دیں آپ اگر رخ سے اک ذرا پردہ
چمک نہ جائے ابھی برق طور آنکھوں میں

نظر کو حسرت پابوس ہے مرے سرور
کرم حضور کریں پڑ ضرور آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ عشاق قبر میں یونہی
ہے انتظار کسی کا ضرور آنکھوں میں

خدا ہے تو نہ خدا سے جدا ہے اے مولیٰ
ترے ظہور سے رب کا ظہور آنکھوں میں

وجود شمس کی برہان ہے خود وجود اس کا
سمائے کوئی اگر، ہے قصور آنکھوں میں

خدا سے تم کو جدا دیکھتے ہیں جو ظالم
ہے زیغ قلب میں ان کے فتور آنکھوں میں

نہ ایک دل کہ مہ و مہر انجم و نرگس
ہے سب کی آرزو رکھیں حضور آنکھوں میں

امنڈ کے آہ نہیں آئے اشک ہائے خوں
یہ آ رہا ہے دل ناصبور آنکھوں میں

حضور آنکھوں میں آئیں حضور دل میں سمائیں
حضور دل میں سمائیں حضور آنکھوں میں

غلاف چشم کے اٹھتے ہی آسمان گئے
نظر کے ایسے قوی ہیں طیور آنکھوں میں

نظر نظیر نہ آیا نظر کو کوئی کہیں
جچے نہ غلماں نظر میں نہ حور آنکھوں میں

ہماری جان سے زیادہ قریب ہو ہم سے
تمہیں قریب جو ہم کو ہے دور آنکھوں میں

جہاں کی جان ہیں وہ جان سے نہ کچھ منظور
عیاں ہے کف کی طرح نزد و دور آنکھوں میں

لئے محبت محبوب سے یہ ہیں سرسبز
بھری ہوئی ہے شراب طہور آنکھوں میں

ہوا ہے خاتمہ ایمان پر مرا نوری
جبھی ہیں خلد کے حور و قصور آنکھوں میں

○

کچھ ایسا کر دے مرے کردگار آنکھوں میں — ہمیشہ نقش رہے روئے یار آنکھوں میں

یہ کیسے یہ گل و غنچے ہوں خوار آنکھوں میں — بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

بسا ہوا ہے کوئی گل عذار آنکھوں میں — کھلا ہے چار طرف لالہ زار آنکھوں میں

ہوا ہے جلوہ نما گل عذار آنکھوں میں — خزاں کے دور میں پھولی بہار آنکھوں میں

سرور و نور ہو دل میں بہار آنکھوں میں — جو خواب میں کبھی آئے نگار آنکھوں میں

وہ نور دے مرے پروردگار آنکھوں میں — کہ جلوہ گر رہے رخ کی بہار آنکھوں میں

نظر ہو قدموں پر ان کے نثار آنکھوں میں — بنائیں اپنا ہو وہ رہ گذار آنکھوں میں

نہ اک نگاہ ہی صدقہ ہو دل بھی قرباں ہو — کرم کرے تو وہ ناقہ سوار آنکھوں میں

بصر کے ساتھ بصیرت بھی خوب روشن ہو — لگاؤں خاک قدم بار بار آنکھوں میں

تمہارے قدموں پہ موتی نثار ہونے کو — ہیں بے شمار مری اشکبار آنکھوں میں

نظر نہ آیا قرار دل حزیں اب تک — نگاہ رہتی ہے یوں بے قرار آنکھوں میں

انہیں نہ دیکھا تو کس کام کی ہیں یہ آنکھیں — کہ دیکھنے کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

نظر میں کیسے سمائیں گے پھول جنت کے — کہ بس چکے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

عجب نہیں کہ نکھا لوح کا نظر آئے — جو نقش پا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں

ملے جو خاک قدم ان کی مجھ کو قسمت سے — لگاؤں سرمہ نہ پھر زینہار آنکھوں میں

مدینہ جانِ چمن اور خزاں سے ایمن ہے
لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ خواب مرگ میں بھی
یہ کس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا دور ہوا دور وہ جہاں آئے
ہوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں

یہ اشتیاق تری دید کا ہے جانِ جہاں
دم آگیا ہے دمِ احتضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ نرگسِ شہلا
ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے
کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبدِ سبز
قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہارِ دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پہ
ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے
انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حال زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا
کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں
انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے
کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں
بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگِ گردن سے پر جدا ہے وہ
نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے
کہ ہوگا خلد میں دیدارِ یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصور نے
کہ آج کھینچ دی تصویرِ یار آنکھوں میں

فرشتے پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہے
لو دیکھ لو یہ ہے تصویرِ یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی بینا ہو
اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں تاروں کی اک گل مہتاب
یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

یونہیں ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں	کرور آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں

یہ کیا سوال ہے مجھ سے کس کا بندہ ہے	میں جس کا بندہ ہوں ہے نور بار آنکھوں

ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی	جما ہے نقشۂ لیل و نہار آنکھوں

جما ہوا ہے تصور میں روضۂ والا	بسے ہوئے ہیں وہ لیل و نہار آنکھوں

نہار چہرۂ والا تو گیسو ہیں واللیل	بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں

پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

مدینہ جانِ چمن اور خزاں سے ایمن ہے — لگائے خاک وہاں کی ہزار آنکھوں میں

کھلے ہیں دیدۂ خواب مرگ میں بھی — یہ کس نگار کا ہے انتظار آنکھوں میں

خزاں کا دَور ہوا دُور وہ جہاں آئے — ہوئی ہے قدموں سے ان کے بہار آنکھوں میں

یہ اشتیاق تری دید کا ہے جانِ جہاں — دم آگیا ہے دمِ احتضار آنکھوں میں

یہ آسمان کے تارے یہ نرگس شہلا — ترا ہی جلوہ ہے ان بے شمار آنکھوں میں

یہ دم ہمارا کوئی دم کا اور مہماں ہے — کرم سے لیجئے دم بھر قرار آنکھوں میں

وہ سبز سبز نظر آرہا ہے گنبد سبز — قرار آگیا یوں بے قرار آنکھوں میں

بہار دنیا ہے فانی نظر نہ کر اس پہ — ہے کوئی دم کی یہ ساری بہار آنکھوں میں

یہ گل یہ غنچے یہ گلشن کے بیل اور بوٹے — انہیں کے دم کی ہے ساری بہار آنکھوں میں

یہ حال زار ہے فرقت میں تیرے مضطر کا — کہ اشک آتے ہیں بے اختیار آنکھوں میں

وہی مجھے نظر آئیں جدھر نگاہ کروں — انہیں کا جلوہ رہے آشکار آنکھوں میں

یہ دل تڑپ کے کہیں آنکھوں میں نہ آجائے — کہ پھر رہا ہے کسی کا مزار آنکھوں میں

نہ ایسے پھول کھلے ہیں کبھی نہ آگے کھلیں — بہاروں میں ہے عرب کی بہار آنکھوں میں

قریب ہے رگ گردن ہے پر جدا ہے وہ — نہ یار دل میں مکیں ہے نہ یار آنکھوں میں

یہ قرب اور یہ دوری خدا کی قدرت ہے — کہ ہوگا خلد میں دیدار یار آنکھوں میں

کرم یہ مجھ پہ کیا ہے مرے تصور نے — کہ آج کھینچ دی تصویر یار آنکھوں میں

فرشتے پوچھتے ہو مجھ سے کس کی امت ہے — تو دیکھ لو یہ ہے تصویر یار آنکھوں میں

نہ صرف آنکھیں ہی روشن ہوں دل بھی بینا ہو — اگر وہ آئیں کبھی ایک بار آنکھوں میں

ہزار آنکھیں تاروں کی اک گل مہتاب — یہ ایک پھول ہے جیسے ہزار آنکھوں میں

یونہیں ہیں ماہ رسالت بھی سب نبیوں میں ـــ کرور آنکھوں نہیں بے شمار آنکھوں میں
یہ کیا سوال ہے مجھ سے کس کا بندہ ہے ـــ میں جس کا بندہ ہوں ہے نور یار آنکھوں میں
ہے آشکار نظر میں جہاں کی نیرنگی ـــ جما ہے نقشہ لیل و نہار آنکھوں میں
جما ہوا ہے تصور میں روضہ والا ـــ بسے ہوئے ہیں نہ لیل و نہار آنکھوں میں
نہار چہرہ والا تو گیسو ہیں واللیل ـــ بہم ہوئے ہیں یہ لیل و نہار آنکھوں میں

پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوری
ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں

حبیب خدا کا نظارا کروں میں
دل و جان ان پر نثارا کروں میں

ترا کفش پا یوں سنوارا کروں میں
کہ پلکوں سے اوس کو بہارا کروں میں

تری رحمتیں عام ہیں پھر بھی پیارے
یہ صدمات فرقت سہارا کروں میں

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کرلے
سوا تیرے سب سے کنارا کروں میں

بس کیوں غیر کی ٹھوکریں کھانے جاؤں
ترے در سے اپنا گذارا کروں میں

سلاسل مصائب کے ابرو سے کاٹو
کہاں تک مصائب گوارا کروں میں

خدارا اب آؤ کہ دم ہے لبوں پر
دم واپسیں تو نظارا کروں میں

ترے نام پر سر کو قربان کرکے
ترے سر سے صدقہ اتارا کروں میں

یہ اک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
ترے نام پر سب کو وارا کروں میں

مجھے ہاتھ آئے اگر تاج شاہی
تری کفش پا پر نثارا کروں میں

ترا ذکر لب پر خدا دل کے اندر
یونہی زندگانی گذارا کروں میں

دم واپسیں تک ترے گیت گاؤں
محمد محمد پکارا کروں میں

ترے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے
کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں

مرا دین و ایماں فرشتے جو پوچھیں
تمہاری ہی جانب اشارا کروں میں

خدا ایسی قوت دے میرے قلم میں | کہ بد مذہبوں کا سدھارا کروں میں
جو ہو قلب سونا تو یہ ہے سہاگا | تری یاد سے دل نکھارا کروں میں
خدا ایک پر ہو تو اک پر محمد | اگر قلب اپنا دو پارہ کروں میں

خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری
مدینے کی گلیاں بہارا کروں میں

۰ ۰ ۰

شاہ والا مجھے طیبہ بلا لو
طیبہ بلا لو مجھے طیبہ بلا لو
ڈیوڑھی کا اپنی کتا بنا لو
قدموں سے اپنے مجھ کو لگا لو
صدقے میں صدقے میں صدقے بلا لو
فرقت کے مارے کو پیارے جلا لو
پیارے جلا لو مجھے پیارے جلا لو
مولیٰ جلا لو مجھے آقا جلا لو

دنیا کے جھگڑوں سے یک سر چھڑا کر
غیروں کی الفت کو دل سے مٹا کر
شاہ والا مجھے اپنا بنا لو
اپنا بنا لو مجھے اپنا بنا لو
نیکوں کے صدقے میں ہم سب بدوں کو
زار و نزار و مصیبت زدوں کو
مولیٰ نبھا لو مرے مولیٰ نبھا لو
ہاں ہاں نبھا لو مرے مولیٰ نبھا لو

ہوتے ہو تم کیوں مایوس و مضطر
کس واسطے ہو حیران و ششدر
دکھ درد والو سنو دکھ درد والو

طیبہ سے ہر ایک اپنی دوا لو

دار الشفا طیبہ میں آؤ
جو منھ مانگو فوراً منھ مانگی پاؤ
اندوہ و غم سب اپنے مٹا لو
رنج و الم سب دل سے نکالو

آنکھوں میں آؤ دل میں سماؤ
پردہ اٹھاؤ جلوہ دکھاؤ
حسرت زدہ کی پیارے دعا لو

حسرت نکالو مری حسرت نکالو

قربان جاؤں قرباں جاؤں
سر صدقے کرکے صدقے اتاروں
قدموں میں اپنے مولیٰ بلا لو
مولیٰ بلا لو مجھے آقا بلا لو

بادِ مخالف تیز آرہی ہے
کشتی ہماری چکرا رہی ہے
منجدھار میں ہے مولیٰ بچا لو
پیارے بچا لو مجھے شاہا بچا لو

ڈولت ہے بنیا موری بھنور میں
مولیٰ تراؤ آ کے بخیر میں
موری کھبریا مورے پیا لو

موکو بچا لو پیا موکو بچا لو

تائب ہوں نجدی آئب ہوں نجدی
اور یہ نہ ہو تو خائب ہوں نجدی
غائب ہوں نجدی مولیٰ نکالو

جلدی نکالو انہیں جلدی نکالو

یہ نوری مضطر تیرا ثنا گر
اور اس کا گھر بھر ہو حاضر در
اپنے گداگر در پہ بلا لو

امن دا ماں سے ہیں سرور بلا لو

بہار جانفزا تم ہو نسیم داستاں تم ہو
بہار باغ رضواں تم سے ہے زیب جناں تم ہو

حبیب رب رحمٰں تم مکین لامکاں تم ہو
سر ہر دو جہاں تم ہو شہ شاہنشہاں تم ہو

حقیقت آپ کی مستور ہے یوں تو نہاں تم ہو
نمایاں ذرے ذرے سے ہیں جلوے یوں عیاں تم ہو

حقیقت سے تمہاری جز خدا اور کون واقف ہے
کہے تو کیا کہے کوئی جنہیں تم ہو جیساں تم ہو

خدا کی سلطنت کا دو جہاں میں کون دولہا ہے
تمہی تم ہو تمہی تم ہو یہاں تم ہو وہاں تم ہو

تمہارا نور ہی ساری ہے ان ساری بہاروں میں
بہاروں میں نہاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو

زمین و آسماں کی سب بہاریں آپ کا صدقہ
بہار بے خزاں تم ہو بہار جاوداں تم ہو

تمہارے حسن و رنگ و بو کی گل بوٹے حکایت ہیں
بہار گلستاں تم ہو بہار بوستاں تم ہو

تمہاری تابش رخ ہی سے روشن ذرہ ذرہ ہے
مہ و خورشید و انجم برق میں جلوہ کناں تم ہو

نظر عارف کو ہر عالم میں آیا آپ کا عالم
نہ ہوتے تم تو کیا ہوتا بہار ہر جہاں تم ہو

تمہارے جلوۂ رنگین ہی کی ساری بہاریں ہیں
بہاروں سے عیاں تم ہو بہاروں میں نہاں تم ہو

مجسم رحمت حق ہو کہ اپنا غم نہ اندیشہ
مگر ہم سے سیہ کاروں کی خاطر لویں رواں تم ہو

کجا ہم خاک افتادہ کجا تم اے شہ بالا
اگر مثل زمیں ہم ہیں تو مثل آسماں تم ہو

یہ کیا میں نے کہا مثل سما تم ہو معاذ اللہ
منزہ مثل سے برتر ز ہر وہم و گماں تم ہو

میں بھولا آپ کی رفعت سے نسبت ہی ہمیں کیا ہے
وہ کہنے بھر کی نسبت تھی کہاں ہم ہیں کہاں تم ہو

چہ نسبت خاک را با عالم پاکت کہ اے مولیٰ
گدائے بے نوا ہم ہیں شہ عرش آستاں تم ہو

میں بیکس ہوں میں بے بس ہوں مگر کس کا تمہارا ہوں
تہ دامن مجھے لے لو پناہ بے کساں تم ہو

حقیقت میں نہ بیکس ہوں نہ بے بس ہوں نہ ناطاقت
میں صدقے جاؤں مجھ کمزور کے تاب و تواں تم ہو

ہمیں امید ہے روز قیامت ان کی رحمت سے ق
کہ فرمائیں ادھر آؤ نہ مایوس از جناں تم ہو

ستم کا رو خطا کا رو سیہ کا رو جفا کا رو
ہمارے دامن رحمت میں آ جاؤ کہاں تم ہو

ستم کا رو چلے آؤ چلے آؤ چلے آؤ
ہمارے ہو ہمارے ہو اگر از بداں تم ہو

تمہارے ہوتے سائے درد دکھ کس سے کہوں پیارے
شفیع عاصیاں تم ہو وکیل مجرماں تم ہو

حبیب پاک کے قرباں مگر جان دل و ایماں
ہمارے درد کے درماں طبیب الانس و جاں تم ہو

دکھا دے لا کے آنکھیں مہر محشر کچھ نہیں پروا
خدا رکھے تمہیں تم ہو مرے امن و اماں تم ہو

ریاضت کے یہی دن ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت
جو کچھ کرنا ہو اب کر لو ابھی نوری جواں تم ہو

فقط نسبت کا جیسے ہو حقیقی نوری ہو جاؤ
مجھے جو دیکھے کہہ اٹھے میاں نوری میاں تم ہو

تمنا منظور ہے ان کی یہاں یہ مدعا نوری
سخن سنج و سخنور ہو سخن کے نکتہ داں تم ہو

○

کیا کہوں کیسے ہیں پیارے تیرے پیارے گیسو — دونوں عارض ہیں ضحیٰ لیل کے پارے گیسو

دست قدرت نے ترے آپ سنوارے گیسو — حور سو ناز سے کیوں ان پہ نہ وارے گیسو

خاک طیبہ سے اگر کوئی نکھارے گیسو — سنبل خلد تو کیا حور بھی ہارے گیسو

سنبل طیبہ کو دیکھے جو سنوارے گیسو — سنبل خلد کے رضواں بھی نثارے گیسو

کس لئے عنبر سارا نہ ہوں سارے گیسو — گیسو کس کے ہیں یہ پیارے ہیں تمہارے گیسو

ہوں نہ کیوں رحمت حق ہیں ہمارے گیسو — گیسو اے جان کرم ہیں یہ تمہارے گیسو

یہ گھٹا جھوم کے کعبہ کی فضا پر آئی — اڑ کے یا ابر یہ چھائے ہیں تمہارے گیسو

ماہ تاباں پہ ہیں رحمت کی گھٹائیں چھائیں — روئے پر نور پہ یا چھائے تمہارے گیسو

سر بسجدہ ہوئے محراب خم ابرو میں — کعبہ جان کے جو آئے ہیں کنارے گیسو

تپش حشر ہے سر پر نہیں سایہ سرور — ہے کڑی دھوپ کریں سایہ تمہارے گیسو

سوکھ جائے نہ کہیں کشت امل اے سرور — بوندیاں مکۂ رحمت سے اتارے گیسو

اپنی زلفوں سے اگر نعل مبارک پونچھے — رضواں برکت کے لئے جو یئے دھارے گیسو

گرد جھاڑی ہے ترے روضہ کی بالوں سے شہا — مشکبو کیسے نہ ہو آج ہمارے گیسو

اب چمکتی ہے سیہ کار و تمہاری قسمت — لو جھکے اذن کے سجدے کو وہ پیارے گیسو

پیش مولائے رضا جو ہیں جھکے سجدے میں — کرتے ہیں بخشش امت کے اشارے گیسو

چھوار مستوں پہ ترے ابر کرم کی برسے ساقیا کھول ذرا حوض کنارے گیسو
سایہ بھی چاہئے ہے مستوں کو دو چھینٹے میں کاش ساقی کے کھلیں حوض کنارے گیسو
عنبرستاں بنے محشر کا وہ میداں سارا کھول دے ساقی اگر حوض کنارے گیسو
بادۂ وساقی لب جو تو ہیں پھر ابر بھی ہو ساقی کھل جائیں ترے حوض کنارے گیسو

یہ سر طور سے گرتے ہیں شرارے نورؔ کی
روئے پر نور پہ یا وا ہوئے ہیں تارے گیسو

○

کوئی کیا جانے جو تم ہو خدا ہی جانے کیا تم ہو
خدا تو کہہ نہیں سکتے مگر شانِ خدا تم ہو

نبیوں میں ہو ایسے نبی الانبیاء تم ہو
حسینوں میں تم ایسے ہو کہ محبوبِ خدا تم ہو

تمہارا حسن ایسا ہے کہ محبوبِ خدا تم ہو
مہ کامل کرے کسب ضیا وہ مہ لقا تم ہو

شان میں آپ کی جتنا بڑھوں سب آپ کو شایاں
تمہیں جو کچھ کہیں زیبا مگر یہ کہ خدا تم ہو

علو مرتبت پیارے تمہارا سب پہ روشن ہے
مکینِ لامکاں تم ہو شہِ عرشِ علا تم ہو

تمہاری حمد فرمائی خدا نے اپنے قرآں میں
محمد اور محمد مصطفٰے و مجتبیٰ تم ہو

جو سب سے پچھلا ہو پھر اس کا پچھلا ہو نہیں سکتا
کہ وہ پچھلا نہیں اگلا ہوا اس سے ورا تم ہو

تمہیں سے فتح فرمائی تمہیں پر ختم فرمائی
رسل کی ابتدا تم ہو نبی کی انتہا تم ہو

خدا نے ذات کا اپنی تمہیں مظہر بنایا ہے
جو حق کو دیکھنا چاہیں تو اس کے آئینہ تم ہو

تمہیں باطن تمہیں ظاہر تمہیں اول تمہیں آخر
نہاں بھی ہو عیاں بھی مبتدا و منتہا تم ہو

منور کر دیا ہے آپ کے جلوؤں نے عالم کو
مہ و خورشید کو بخشی ضیا نورِ خدا تم ہو

مٹا دی کفر کی ظلمت تمہارے روئے روشن نے
سویرا شرک کا تم نے کیا شمس الضحیٰ تم ہو

جہاں تاریک تھا سارا اندھیرا تھا اندھیرا تھا
تم آئے ظلمتیں تم سے مٹیں بدر الدجیٰ تم ہو

مرا منہ کیا کہ میں مدح و ستائش میں زباں کھولوں
مرے آقا تم ایسے ہو کہ ممدوحِ خدا تم ہو

رفعنا سے تمہاری رفعت بالا ہوئی ظاہر
کہ محبوبانِ رب میں سب سے عالی مرتبہ تم ہو

علوِ رتبۂ سرکارِ عالی سب پہ روشن ہے — مکیں لامکاں تم ہو شہِ عرشِ عُلیٰ تم ہو

شبِ معراج سے اے سیدِ کل ہو گیا ظاہر — رسل ہیں مقتدی سارے امام الانبیاء تم ہو

نہ ہوتے تم نہ ہوتے وہ کہ اصل جملہ تم ہی ہو — خبر تھے وہ تمہاری میرے مولیٰ مبتدا تم ہو

تمہارے چاہنے والے کو کچھ ایسی محبت ہے — ادھر ہو جائے وہ مولیٰ جدھر صدر الوریٰ تم ہو

تمہارے چاہنے والے اسے محبوب ہیں سارے — کچھ اس انداز کے پیارے حبیب کبریا تم ہو

تمہارے بعد پیدا ہو نبی کوئی نہیں ممکن — نبوت ختم ہے تم پہ کہ ختم الانبیاء تم ہو

یہ کیا میں نے کیا کیوں ڈھونڈھ ڈالا عرصۂ محشر — ہمیں معلوم تھا پیارے ہمارا مدعا تم ہو

مگر ایسا نہ کیوں ہوتا کہ محشر میں یہ کھلنا تھا — شفیعِ مجرماں پیشِ خدا تنہا شہا تم ہو

گرفتارِ بلا حاضر ہوئے ہیں ٹوٹے دل لے کر — کہ ہر بے کل کی کل ٹوٹے دلوں کا آسرا تم ہو

خبر لیجے خدا را میرے مولا مجھ سے بے کس کی — کہ ہر بے کس کے کس بے بس کے بس روحی فدا تم ہو

مسلط کر دیا تم کو خدا نے اپنے غیبوں پر — نبی مجتبیٰ تم ہو رسول مرتضیٰ تم ہو

چمک جائے دل نوری تمہارے پاک جلووں سے
مٹا دو ظلمتیں دل کی مرے نور الہدیٰ تم ہو

تو شمع نبوت ہے عالم تیرا پروانہ — تو ماہ رسالت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقیٔ کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے — ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنے چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے — کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کردے اک جام لبالب سے — تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی — کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بت خانہ

مست مئے الفت ہے مدہوش محبت ہے — فرزانہ ہے دیوانہ دیوانہ ہے فرزانہ

میں شاہ نشیں ٹوٹے دل کو نہ کہوں کیسے — ہے ٹوٹا ہوا دل ہی مولیٰ ترا کاشانہ

کیوں زلف معنبر سے کوچے نہ مہک اٹھیں — ہے پنجۂ قدرت جب زلفوں کا ترے شانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری — ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضو تیری — بلبل ہے ترا بلبل پروانہ ہے پروانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا — پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

ہر آرزو بر آئے سب حسرتیں پوری ہوں — وہ کان ذرا دھر کر سن لیں مرا افسانہ

سنگِ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی — سجدہ نہ سمجھ نوری سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کے یہاں پہنچا مر مر کے اسے پایا — چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

سنگِ درِ جاناں ہے ٹھوکر نہ لگے اس کو — بے ہوش پکڑ اب تو اے لغزشِ مستانہ

وہ کہتے نہ کہتے کچھ وہ کرتے نہ کرتے کچھ　　اے کاش وہ سن لیتے مجھ سے مرا افسانہ
اے مفلسو نادارو جنت کے خریدارو　　کچھ لائے ہو بیعانہ کیا دیتے ہو بیعانہ
کچھ نیک عمل بھی ہیں یا یونہی اَمَل ہی ہے　　دنیا کی بھی ہر شے کا تم لیتے ہو بیعانہ

آباد اسے فرما ویران ہے دل نوریؔ
جلوے ترے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

○

کرم جو آپ کا اے سید ابرار ہو جائے
تو ہم بے کار بندہ ہو تو ہم بھی نیکو کار ہو جائے

جو مومن دیکھے تم کو محرم اسرار ہو جائے
جو کافر دیکھ لے تم کو تو وہ دیندار ہو جائے

جو سر رکھ دے تمہارے قدموں پہ سردار ہو جائے
جو تم سے سر کوئی پھیرے ذلیل و خوار ہو جائے

جو ہو جائے تمہارا اس پہ حق کا پیار ہو جائے
بنے اللہ والا وہ جو تیرا یار ہو جائے

اگر آئے وہ جانِ نور میرے خانۂ دل میں
مہ و خاور مرا گھر مطلع انوار ہو جائے

غم رنج و الم اور سب بلاؤں کا مداوا ہو
اگر وہ گیسوؤں والا مرا دلدار ہو جائے

عنایت سے مرے سر پر اگر وہ کفش پا رکھ دیں
یہ بندہ تاجداروں کا بھی تو سردار ہو جائے

تلاطم کیسا ہی کچھ ہے مگر اے ناخدائے من
اشارہ آپ فرما دیں تو بیڑا پار ہو جائے

جو ڈوبا چاہتا ہے وہ تو وہ ڈوبا ہوا بیڑا
اشارہ آپ کا پائے تو موئی پار ہو جائے

تمہارے فیض سے لاٹھی مثال شمع روشن ہو
جو تم لکڑی کو چاہو تیز تر تلوار ہو جائے

گنہ کتنے ہی اور کیسے ہی ہیں پر رحمت عالم
شفاعت آپ فرمائیں تو بیڑا پار ہو جائے

بھرم رہ جائے محشر میں نہ پلہ ہلکا ہو اپنا
الٰہی میرے پلے پر مرا غم خوار ہو جائے

اشارہ پائے تو ڈوبا ہوا سورج برآمد ہو
اٹھے انگلی تو مہ دو بلکہ دو دو چار ہو جائے

ترا تصدیق کرنے والا ہے اللہ کا مومن
ترا منکر وہ جس کو حق سے ہی انکار ہو جائے

مرے ساقی مئے باقی پلا دے ایک عالم کو
جو پانی اور پیاسا ہے ترا میخوار ہو جائے

تمہارے حکم کا باندھا ہوا سورج پھرے الٹا
جو تم چاہو کہ شب دن ہو ابھی سرکار ہو جائے

مرض عشق کا بیمار بھی کیا ہوتا ہے ۔۔۔ جتنی کرتا ہے دوا اور سوا ہوتا ہے

کیوں عبث خوف سے دل اپنا ہوا ہوتا ہے ۔۔۔ جب کرم آپ کا عاصی پہ شہا ہوتا ہے

جس کا حامی وہ شہ ہر دوسرا ہوتا ہے ۔۔۔ قید و بند دو جہاں سے وہ رہا ہوتا ہے

ان کا ارشاد ہے ارشاد خداوند جہاں ۔۔۔ یہ وہی کہتے ہیں جو رب کا کہا ہوتا ہے

بادشاہان جہاں ہوتے ہیں منگتا ان کے ۔۔۔ آپ کے کوچے کا شہا جو گدا ہوتا ہے

پلۂ نیکی کا اشارے سے بڑھا دیتے ہیں ۔۔۔ جب کرم بندہ نوازی پہ تلا ہوتا ہے

سارا عالم ہے رضا جوئے خداوند جہاں ۔۔۔ اور خدا آپ کا جویائے رضا ہوتا ہے

ہم نے یوں شمع رسالت سے لگائی ہے لو ۔۔۔ سب کی جھولی میں تمہارا ہی دیا ہوتا ہے

از شہاں تا بگدایاں ایک عالم ۔۔۔ آپ کے در پہ شہا عرض رسا ہوتا ہے

ایسی سرکار ہے بھر پور جہاں سے لینے ۔۔۔ روز ایک میلہ نیا در پہ لگا ہوتا ہے

دونوں ہاتھوں سے لٹاتے ہیں خزانہ لیکن ۔۔۔ جتنا خالی کریں اتنا ہی بھرا ہوتا ہے

کردہ ناکردہ اشارے میں تمہارے ہو جائے ۔۔۔ بے کیا آپ کے صدقہ میں کیا ہوتا ہے

بیکس و بے بس و بے یار و مددگار جو ہو ۔۔۔ آپ کے در سے شہا سب کا بھلا ہوتا ہے

ان سے دشمن کی مصیبت نہیں دیکھی جاتی ۔۔۔ دشمنوں کے لئے جی ان کا برا ہوتا ہے

جگمگا اٹھتا ہے دل کا مرے ذرہ ذرہ ۔۔۔ جب مرا جان قمر جلوہ نما ہوتا ہے

آپ محبوب ہیں اللہ کے ایسے محبوب — ہر محب آپ کا محبوب خدا ہوتا ہے
جس گلی سے تو گزرتا ہے مرے جان جہاں — ذرہ ذرہ تری خوشبو سے لبسا ہوتا ہے
عرش اعلیٰ سے کہیں بالا ہے رتبہ اس کا — آپ کے قدموں سے سر جس کا لگا ہوتا ہے
پیاسو مژدہ ہو کہ وہ ساقیٔ کوثر آئے — چین ہی چین ہے اب جام عطا ہوتا ہے
آستانے کے گداؤں کے لئے رحمت ہے — اور اعدا پہ شہا قہر خدا ہوتا ہے
کب گل طیبہ کی خوشبو سے لبیں گے دل و جاں — دیکھئے کب کرم بادِ صبا ہوتا ہے
دیکھئے غنچہ یہ کھلے گا کب تک — دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے
کب بہار چمن طیبہ نظر آئی ہے — دیکھئے کب دل پژمردہ ہرا ہوتا ہے
سر بلندی اسے حاصل ہے جناب رباں — جو کوئی در پہ ترے ناصیہ سا ہوتا ہے
دل تپا سوز محبت سے کہ سب میل چھٹے — تپنے کے بعد ہی تو سونا کھرا ہوتا ہے
کب مٹانے سے کسی کے خط تقدیر مٹے — ق — ہو کے رہتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے
محو اثبات کی ہاں آپ نے قدرت پائی — تم جو چاہو تو برا آج بھلا ہوتا ہے
ترا دیدار میسر ہو جسے نور خدا — اسے دنیا ہی میں دیدار خدا ہوتا ہے
وہ نہیں حشر میں جو ہوگا شہا بے پردہ — بلکہ جو آپ کے پردہ میں عطا ہوتا ہے
ترا جلوہ نہیں اللہ کا جلوہ ہے وہ — تیری صورت سے خدا جلوہ نما ہوتا ہے
تو ہے آئینہ ذات احدی اے پیارے — یوں اسی کا ہے وہ جلوہ جو ترا ہوتا ہے

داغ دل میں جو مزا پایا ہے نوریؔ تم نے
ایسا دنیا کی کسی شے میں مزا ہوتا ہے

کون کہتا ہے آنکھیں چرا کر چلے / کب کسی سے نگاہیں بچا کر چلے

کون ان سے نگاہیں لڑا کر چلے / کس کی طاقت جو آنکھیں ملا کر چلے

وہ حسیں کیا جو فتنے اٹھا کر چلے / ہاں حسیں تم ہو فتنے مٹا کر چلے

ان کے کوچہ میں منگتا صدا کر چلے / رحمت حق ہو ہر دم دعا کر چلے

قصۂ غم سنایا سنا کر چلے / جان عیسیٰ دوا دردکا کر چلے

رب کے بندوں کو رب سے ملا کر چلے / جلوۂ حق وہ ہم کو دکھا کر چلے

مَن رَاٰنِی رَاَ الحَق سنا کر چلے / ق میرا جلوہ ہے حق جتا کر چلے

جز بشر اور کیا دیکھیں خیرہ نظر / اُتیکُم مِثلی گو وہ سنا کر چلے

جگمگا ڈالیں گلیاں جدھر آئے وہ / جب چلے وہ تو کوچے بسا کر چلے

کیا تاریک دنیا کو چمکا دیا / سارے عالم میں کیسی ضیا کر چلے

کوئی مانے نہ مانے یہ وہ جانے / سیدھا رستہ وہ سب کو بتا کر چلے

کوڑیوں کو ڈھیوں کے لئے کوڑھ در در / اچھا چنگا وہ خاصہ بھلا کر چلے

باد دامن سے مرجھائی کلیاں کھلیں / فیض سے اپنے غنچے کھلا کر چلے

شب کو شبنم کی مانند رویا کئے / صورت گل وہ ہم کو ہنسا کر چلے

بد سے بد کو لیا جس نے آغوش میں / کب کسی سے وہ دامن بچا کر چلے

جو کمینے تھے ادن کو معزز کیا / وہ رذیلوں کو سینے لگا کر چلے

سب کو اسلام کا تم نے بخشا شرف / گرتے پڑتوں کو پیارے اٹھا کر چلے

این و آں اور چنیں و چناں سرورا — تیرے در سے سب اپنا بھلا کر چلے
جس کا ثانی ہوا اور نہ ہے اور نہ ہو — وہ عطا کر چلے وہ سخا کر چلے
عمر بھر اعدا ان کو ستایا کئے — اور وہ دشمنوں کی دعا کر چلے
سخت اعداء کو بھی عفو فرما دیا — رحمت حق کی شانیں دکھا کر چلے
جسم پر نور کا یوں تو سایا نہ تھا — اور پتھر میں نقشے جما کر چلے
مرتے دم سر در پاک پر رکھ دیا — اس ادا سے قضا ہم ادا کر چلے
جب قمر اک اشارے سے ٹکڑے کیا — بولے کافر وہ جادو سا کیا کر چلے
معجزوں کو وہ جادو بتاتے رہے — آپ اپنے پہ ظالم جفا کر چلے
جن کے دعوے تھے ہم ہی ہیں اہل زباں — سن کے قرآں زبانیں دبا کر چلے
کہ صحابی تھی پر تھی یہ ہیبت حق — گردنیں سارے کافر جھکا کر چلے
اور گردن کشی کی تو مارے گئے — سب نے جانا کہ ظالم خطا کر چلے
جن کو اپنا نہیں غم ہمارے لئے — ق — دوڑے چھپٹے وہ پاؤں اٹھا کر چلے
ابھی میزان پر تھے ابھی پل پہ ہیں — پل میں گرنے بچائے بچا کر چلے
سر کوثر جو پیاسوں کا شور سنا — پہونچے شربت پلایا پلا کر چلے
کسی جانب سے آئیں ندائیں حضور — مجرموں کی رہائی کا کیا کر چلے
دم میں پہونچے رہائی کا حکم دیا — ان کو دوزخ سے پھیرا پھرا کر چلے

داغ دل ہم نے نوری دکھا ہی دیا
درد دل کا فسانہ چھپا کر چلے

○

پیام لے کے جو آئی صبا مدینے سے — مریض عشق کی لائی دوا مدینے سے

سنو تو غور سے آئی صدا مدینے سے — قریں ہے رحمت و فضل خدا مدینے سے

ملے ہمارے بھی دل کو جلا مدینے سے — کہ مہر و ماہ نے پائی ضیا مدینے سے

تمہاری ایک جھلک نے کیا اسے دلکش — فروغ حسن نے پایا شہا مدینے سے

تمام شاہ و گدا پل رہے ہیں اسی در سے — ملی جہان کو روزی صدا مدینے سے

جو آیا لے کے گیا کون لوٹا خالی ہاتھ — بتا دے کوئی گنا ہو جو لا مدینے سے

بتا دے کوئی کسی اور سے کبھی کچھ پایا — جسے ملا جو ملا وہ ملا مدینے سے

وہ آگیا خلد میں جو آگیا مدینے میں — گیا وہ خلد سے جو چل دیا مدینے سے

نہ چین پائے گا یہ غم زدہ کسی صورت — مریض غم کو ملے گی شفا مدینے سے

لگاؤ دل کو نہ دنیا میں ہو کسی شے سے — تعلق اپنا ہو کعبے سے یا مدینے سے

گدا کی راہ جہاں دیکھیں پھر نوا کیوں ہو — نوا سے پہلے ملے بے نوا مدینے سے

چمن کے پھول کھلے مردہ دل بھی جی اٹھے — نسیم خلد سے آئی ہے یا مدینے سے

کرے گی مردوں کو زندہ یہ تشنوں کو سیراب — وہ دیکھو اٹھی کرم کی گھٹا مدینے سے

مدینہ چشمۂ آب حیات ہے یارو — چلو ہمیشہ کی لے لو بقا مدینے سے

فضائے خلد کے قرباں مگر وہ بات کہاں — ملائیں حضرت رضواں ذرا مدینے سے

ہمارے دل کو تو بھایا ہے طیبہ ہی زاہد
تمہیں ہے مکہ تو ہو گا سوا مدینے سے

چلے جو طیبہ سے مسلم تو خلد میں پہونچے
کہ سیدھا خلد کا ہے راستہ مدینے سے

تم ایک آن میں آئے گئے ہمارے لئے
دو گام بھی نہیں عرش علا مدینے سے

تمہارے قدموں پہ سر صدقے جاں فدا ہو جائے
نہ لائے پھر مجھے میرا خدا مدینے سے

ترے حبیب کا پیارا چمن کیا برباد
الٰہی نکلے یہ نجدی بلا مدینے سے

ترے نصیب کا نوری ملے گا تجھ کو بھی
لے آئے حصہ یہ شاہ و گدا مدینے سے

دیگر

نگاہ مہر جو اس مہر کی ادھر ہو جائے
گنہ کے داغ مٹیں دل مرا قمر ہو جائے

جو قلب تیرہ پہ تیری کبھی نظر ہو جائے
تو ایک نور کا بقعہ وہ سر بسر ہو جائے

ہماری کشت امل میں کبھی تو پھل آئے
کبھی تو شجرۂ امید بار ور ہو جائے

کبھی تو ایسا ہو یارب وہ در ہو اور یہ سر
کبھی تو ان کی گلی میں مرا گذر ہو جائے

ہمارا سر ہو خدایا حبیب کا در ہو
ہماری عمر الٰہی یونہی بسر ہو جائے

جو سچے دل سے کہے کوئی یا رسول اللہ
مصیبتیں بھی ٹلیں ہر مہم بھی سر ہو جائے

مری مصیبتوں کا سلسلہ ابھی کٹ جائے
اشارہ ابروئے خم دار کا اگر ہو جائے

تڑپ رہے ہیں فراق حبیب میں عاشق
الٰہی راہ مدینہ کی بے خطر ہو جائے

ترے غضب سے ہوں غارت یہ دھر کے شیطاں
بنے غلام ہر اک ان میں در بدر ہو جائے

جو آپ چاہیں تو ہیزم کو دم میں سبز کریں
کرم جو آپ کا ہو خلد کا شجر ہو جائے

ق

خدا کے فضل سے ہر خشک و تر یہ قدرت ہے
جو چاہو تر ہو ابھی خشک خشک تر ہو جائے

عیاں ہے دبدبہ تیرا سماوہ سماوہ سے
ہماری کھیتی بھی سوکھی ہے پیارے تر ہو جائے

جو کاسہ تاج کا لے کر تمہارے در پہ آ گئے
تو بادشاہ حقیقت میں تاجور ہو جائے

ترے گداؤں پاپوس تاج سلطاں ہے
وہ جس کے سر پہ رکھیں نعل تاجور ہو جائے

جو آپ ہو مرے پلے پہ پھر مجھے کیا ڈر
جدھر نگاہ کرم ہو خدا ادھر ہو جائے

جو خواب میں کبھی تشریف لائیں جان قمر
تو ان کے نور سے معمور سارا گھر ہو جائے

خدا نے قلب حقیقت تمہارے ہاتھ کیا
جو شاخ لڑنے کو دو تیغ اور تبر ہو جائے

جو وقت وزن گراں پایہ ہو گناہوں کا
شفاعت آپ کی اس دم مری سپر ہو جائے

اندھیری شب میں کرم سے تمہارے اے سرور
عصا صحابہ کا فانوس راہ بھر ہو جائے

خدا نے غیب تمہارے لئے حضور کیا
جو راز دل میں چھپے ہوں تمہیں خبر ہو جائے

وہ آئیں تیرگی ہو دور میرے گھر بھر کی
شب فراق کی یا رب کبھی سحر ہو جائے

حجاب اٹھیں جو مرقد سے اون کے روضہ تک
اندھیرا قبر کا مٹ جائے دوپہر ہو جائے

ترے حبیب کے دشمن ہیں اور خود تیرے
ہر ایک ان میں کا فی النار والسقر ہو جائے

کنار عاطفت ہادیہ میں اک جائے
جو ماں کی گود میں بیٹھے تو خوش پسر ہو جائے

سراپا آگ کے دریا میں ڈوب جائیں یہ
اگر جحیم کا دریا کمر کمر ہو جائے

چمک اٹھے مری قسمت کا تارا اے نوری
اگر وہ غیرت خورشید میرے گھر ہو جائے

—— ⁂ ——

○

فوجِ غم کی برابر چڑھائی ہے — دافعِ غم تمہاری دوہائی ہے
عمر کھیلوں میں ہم نے گنوائی ہے — عمر بھر کی یہی تو کمائی ہے
تم نے کب بات کوئی نبرائی ہے — تم سے جو آرزو کی برآئی ہے
تم سے ہر دم امید بھلائی ہے — میٹ دیجئے جو ہم میں برائی ہے
تم نے کب آنکھ ہم کو دکھائی ہے — تم نے کب آنکھ ہم سے پھرائی ہے
تم کو عالم کا مالک کیا اس نے — جس کی مملوک ساری خدائی ہے
کس کے قبضے میں ہیں یہ زمین و زماں — کس کے قبضے میں پیارے خدائی ہے
تو خدا کا ہوا اور خدا تیرا — تیرے قبضے میں ساری خدائی ہے
جب خدا خود تمہارا ہوا تو پھر — کون سی چیز ہے جو برائی ہے
سب صفات خدا کے ہو تم مظہر — ایک قابو سے باہر خدائی ہے
تاج رکھا ترے سر دَنَیۡتَا کا — کس قدر تیری عزت بڑھائی ہے
انبیا کو رسائی ملی تم تک — بس تمہاری خدا تک رسائی ہے
از زمیں تا فلک جن و انس و ملک — جس کو دیکھو تمہارا فدائی ہے
رشکِ سلطان ہے وہ گدا جس نے — تیرے کوچہ میں دھونی رمائی ہے
میری تقدیر کردو بھلی تم سے — قدرتِ محو و اثبات پائی ہے

میرا بیڑا کنارے لگے پیارے　　نوح کی ناؤ کس نے ترائی ہے

آگ کو باغ کس نے کیا پیارے　　تم نے، تم نے ہی قدرت یہ پائی ہے

میرے دل کی لگی بھی بجھا دیجئے　　نارِ نمرود کس نے بجھائی ہے

شررافشانیاں کس کی ہیں عشق کی　　آگ سینے میں جس نے لگائی ہے

کاش وہ حشر کے دن کہیں مجھ سے　　نارِ دوزخ سے تجھ کو رہائی ہے

خوشبوئے زلف سے کوچے مہکے ہیں　　کیسے پھولوں میں شاہا بسائی ہے

پیارے خوشبو تمہارے پسینے کی　　خلد کے پھولوں سے بھی سوائی ہے

بات وہ عطرِ فردوس میں بھی نہیں　　تیرے ملبوس نے جو سنگھائی ہے

اس رضا پر ہو مولیٰ رضائے حق　　راہ جس نے تمہاری چلائی ہے

ناخدا یا خدا آؤ بہرِ خدا　　میری کشتی تباہی میں آئی ہے

ہیں نری ہی یہ صدمۂ فرقت کے　　روز افزوں یہ دردِ جدائی ہے

طیبہ جاؤں وہاں سے نہ واپس آؤں　　میرے جی میں تو اب یہ سمائی ہے

مر رہا ہوں تم آجاؤ جی اٹھوں　　شربتِ دید میری دوائی ہے

شوقِ دیدار لونڈی میں اے لونڈی
روح کھینچ کر اب آنکھوں میں آئی ہے

O

تیری آمد ہے موت آئی ہے / جانِ عیسیٰ تری دہائی ہے
کیوں وطن اپنا چھوڑ آئی ہے / کیوں سفر کی مصیبت اٹھائی ہے
سیکڑوں آفتوں میں پھنسنے کو / کیوں بدن میں یہ جان آئی ہے
اون کے جلوے ہیں میری آنکھوں میں / اچھی ساعت سے موت آئی ہے
تم کو دیکھا تو دم میں دم آیا / آپ آئے کہ جان آئی ہے
مر رہا تھا تم آئے جی اٹھا / موت کیا آئی جان آئی ہے
اب تو آؤ کہ دم لبوں پر ہے / چہرے پر مردنی بھی چھائی ہے
آئیے وقت ہے یہ آنے کا / دیکھ لیں سب کہ جان پھر آئی ہے
زندگی میں نے پائی مر مر کے / میں نے جی جی کے موت پائی ہے
زندگی کیا تھی جس میں موت آئی / زندگی بعد مرگ پائی ہے
موت کا اب نہیں ذرا کھٹکا / زندگی شُبھ گھڑی سے پائی ہے
مرتے ہی زندگی ملی مجھ کو / موت کے ساتھ جان آئی ہے
حسرت دید یار میں ہم نے / آج مر مر کے موت پائی ہے
جو حسین دیکھا مر مٹا اس پر / میں نے مر کے حیات پائی ہے
چین کی نیند آج سویا ہوں / موت آرام کی سلائی ہے

شامتوں نے تمہاری گھیرا ہے	موت تم کو یہاں پہ لائی ہے
ذبح کر ڈالا تونے اذظالم	نفس تو تو نرا قصائی ہے
طاعت حق کا نام سنتے ہی	تجھ کو کمبخت موت آئی ہے
معصیت زہر ہے مگر اوندھے	تونے سمجھا اسے مٹھائی ہے
کیا بگاڑا تھا تیرا کیوں بگڑا	زہر کی پیالی کیوں پلائی ہے
اچھے جو کام کرتے ہیں کرلو	جان اپنی نہیں پرائی ہے
نوری ہرگز نہیں ہے تو ناری	موت اسلام تونے پائی ہے

واہ کیا بات آپ کی نوری
کیا ہی اچھی غزل سنائی ہے

○

۱ بخط نور اس در پہ لکھا ہے — یہ باب رحمت رب علا ہے

۲ سر خیرہ جو اب در پہ جھکا ہے — ادا ہے عمر بھر کی جو قضا ہے

۳ مقابل در کے یوں کعبہ بنا ہے — یہ قبلہ ہے تو قبلہ نما ہے

۴ در والا پہ اک میلا لگا ہے — عجب اس در کے ٹکڑوں میں مزا ہے

۵ یہاں سے کب کوئی خالی پھرا ہے — سخی داتا کی یہ دولت سرا ہے

۶ گدا تو ہے گدا جو بادشا ہے — اسے بھی تو اسی در سے ملا ہے

۷ جسے جو کچھ ملا جس سے ملا ہے — حقیقت میں وہ اس در کی عطا ہے

۸ اسی سرکار کا منگتا ہے عالم — گدا اس در کا ہر شاہ و گدا ہے

۹ یہاں سے بھیک پاتے ہیں سلاطیں — اسی در سے انہیں ٹکڑا ملا ہے

۱۰ اسے در سے پلیگا پل رہا ہے — اسی گھر سے زمانہ پل چکا ہے

۱۱ شب معراج سے ظاہر ہوا ہے — رسل ہیں مقتدی تو مقتدا ہے

۱۲ خدائی کو جو خدا نے دیا ہے — اسی گھر سے اسی در سے ملا ہے

۱۳ خدائے پاک تو گھر در سے ہے پاک — مگر یہ در در پاک خدا ہے

یہاں وہ باخدا ہے جلوہ فرما — جو کشتی کا جہاں کی ناخدا ہے

شہ عرش آستاں اللہ اللہ — تصور سے خدا یاد آ رہا ہے

یہ وہ محبوب حق ہے جس کی رویت — یقیں مانو کہ دیدار خدا ہے
ید اللہ جس کا دست پاک ٹھہرا — وہ بیعت جس کی بیعت باخدا ہے
رمی جس کی رمی ٹھہری خدا کی — کتاب اللہ میں اللہ رمیٰ ہے
قسم قرآن میں جس کی رہ گذر کی — خدا نے یاد کی کیا مرتبہ ہے
وہی مطلوب جس کا ہر ہر اندازہ — وہی محبوب جس کی ہر ادا ہے
ہوا سے پاک جس کی ذات قدسی — وہ جس کی بات بھی وحی خدا ہے
نہیں کہتے ہوائے نفس سے کچھ — جو فرمائیں وہی وحی خدا ہے
چمک سے جس کی روشن دو عالم — مہک سے جس کی ہر بستاں بسا ہے
وہ جلوہ جس سے حق آشکارا — وہ صورت جو جمال حق نما ہے
وہ یکتا آئنہ ذات احد کا — وہ مرآتِ صفات کبریا ہے
وہ پیارا جس پہ رب ہے ایسا پیارا — کہ اس کے پیارے پر پیارا خدا ہے
وہ جس کا شہر بھی ہے ایسا پیارا — جہاں کی رات دن سے بھی سوا ہے
جہاں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا — جہاں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دوا دکھ درد کی ہے خاک جس کی — معاصی کا جہاں دار الشفا ہے
کرم فرمائیے اے سرور دیں — جہاں منگتوں کی پیہم یہ صدا ہے
خزانے اپنے دے کے تم کو حق نے — نہ قاسم ہی کہ مالک کر دیا ہے
جسے جو چاہو جتنا چاہو دو تم — تمہیں مختار کل فرما دیا ہے
دو عالم بھیک لیتے ہیں یہاں سے — جو جس کے پاس ہے تیرا دیا ہے
نہ مانگیں تم سے ہم تو کس سے مانگیں — ہیں سب در بند بس یہ در کھلا ہے

میں دَر دَر پھروں کیوں ڈُر ڈُر سنوں کیوں　　مرے سرور مرا کیا سر پھرا ہے
عطا فرماتے ہو بے مانگے سب کچھ　　یہ منگتا تم سے تم کو مانگتا ہے
تمہارا ملنا ملنا ہے خدا کا　　خدا مل جائے تو پھر کیا رہا ہے
عطا فرمایئے اپنے کرم سے　　مرے مولی جو دل کا مدعا ہے
یہی سرکار فیض آثار ہے وہ　　جہاں سے فیض کا دریا بہا ہے
یہیں سے پاتے ہیں سب اپنے مطلب　　ہر اک واسطے یہ در کھلا ہے
بہ ہر لحظہ بہ ہر ساعت بہ ہر دم　　درِ سرکارِ فیض آثار وا ہے
نہیں تقسیم میں تفریق کچھ بھی　　کہ دشمن بھی یہیں کا کھا رہا ہے
یہ وہ در ہے ہوا ہے وہ بھی حاضر　　جو اس کا سرکار کا دشمن چھپا ہے
سلام روستائی بے غرض نیست　　وہ کیا تعظیم کو حاضر ہوا ہے
عقیدے میں تو اس کے شرک ہے یہ　　دکھانے کو تقیہ کر لیا ہے
جلا ایمان سے ہوتی ہے دل پر　　وہ اندھا شیشہ ہے جو بے جلا ہے
نہیں شیشہ نہیں وہ دل تو جس پر　　خدا نے ختم فرمادی تو آ ہے
نہ ٹھہرے مطر حق کی بوند جس پر　　لہالی کیا ہے اک چکنا گھڑا ہے
بہت بد فرقے پیدا ہو چکے ہیں　　سبھی نے اک نیا مذہب گڑھا ہے
جو مذہب اہل سنت کے علاوہ　　بنا ہے وہ جہنم کا گڑھا ہے
جماعت پر ید رحمت ہے حق کا　　جدا فرقہ جہنم میں گرا ہے
ہے ان میں ایک فرقہ سب سے بدتر　　جسے شرک از امور عامہ ہے
نہیں جس سے کوئی موجود خالی　　کوئی بھی اس کی زد سے بچ سکا ہے

ہر اک اس شرک سے ٹھہرا جو مشرک — جو ہے یا ہوگا یا آگے ہوا ہے
صحابہ خود نبی بلکہ خود اللہ — سبھی پر حکم شرک اس نے جڑا ہے
جسے بدعت کی لت اتنی پڑی ہے — کہ سنت کو بھی بدعت بولتا ہے
مئے بدعت سے ہے سرشار ایسا — کہ سب کچھ اس کو بدعت سوجھتا ہے
تھی اتنی تند مئے جس کے نشے میں — کہ خود اپنے ہی کو بھولا ہوا ہے
یہ خود ہے بدعتی مشرک یقیناً — مگر سنی کو بدعتی جانتا ہے
ہیں اس کے شرک و بدعت اہلے گہلے — سراپا جن میں خود ڈوبا ہوا ہے
یہ ایسا اس کا حکم شرک و بدعت — اسے ساون کے اندھے کا ہرا ہے
ہے سنی آئینہ اس نے جو دیکھا — نظر اپنی ہی چہرہ آگیا ہے
اسے مَنِ ابْتَدَعَ رہ گیا یاد — مگر مَنْ سَنَّ یہ بھولا ہوا ہے
خود اپنے فتووں سے ہے آپ مشرک — نہ بس مشرک ہی یہ مشرک جنا ہے
نہیں ہے آپ ہی مشرک بلکہ جد بھی — اور اس کا جد جہاں تک سلسلہ ہے
کھلیں تنقیصیں محبان خدا کی — یہ فرقہ برملا کرتا رہا ہے
کھلی توہین کی ہے خود خدا کی — کہ اس کو کذب پر قادر کیا ہے
یہ ممکن ہی کہا بلکہ یہاں تک — بڑھا ہے یہ کہ واقع کہہ گیا ہے
نہ بس اک کذب پر ہی اس نے بس کی — کہ جہل و ظلم و سرقہ بھی کہا ہے
تمہیں حق نے دیئے ہیں وہ فضائل — کہ شرکت ان میں ہونا ردا ہے
مماثل ہو نہیں سکتا تمہارا — تمہیں وہ فضل اعظم رب نے دیا ہے
تمہاری بے مثالی اس سے ظاہر — کہ محبوب خدا تم کو کیا ہے

محب کیا چاہتا ہے مثل محبوب — محب تو بے مثالی چاہتا ہے

مگر یہ فرقہ محبوب خدا کے — کروروں مثل ممکن مانتا ہے

نہ ممکن ہی کہ یہ کچھ مثل واقع — کہا کرتا کتب میں چھاپتا ہے

یوہیں ختم نبوت کا ہے مانع — شفاعت سے بھی منکر ہو گیا ہے

مسلمانوں کے ڈر سے لفظ مانے — مگر معنے کا مانع برملا ہے

جو معنی ان کے ہیں ماثور اب تک — صراحت سے انہیں رد کردیا ہے

کہوں کیا ظلم کیا کیا اس نے — کہاں تک گنوں کیا کیا بکا ہے

نفی جس علم کی سرکار سے کی — اسی کو نص سے شیطاں کو دیا ہے

محیط ارض کا شیطان کو جب — یہ نص سے علم ثابت مانتا ہے

شریک ابلیس کو کرتا ہے حق کا — یا شیطان ہی کو یہ حق جانتا ہے

وہ کچھ مانے بہرصورت وہ خود ہی — بڑا مشرک بحکم خود بنا ہے

مجانین وصبی حیوان بہائم — یہ ان سب کے لئے بھی مانتا ہے

نبی غیر نبی میں فرق پوچھا — بتاؤ ان میں ان میں فرق کیا ہے

انہیں جیسا بتایا علم اقدس — کہا ہے بعض میں تخصیص کیا ہے

نفی شہ سے بوجہ شرک کی بھی — مگر پھر بھی اسی میں مبتلا ہے

جو قسمت میں لکھا تھا کیوں نہ ہوتا — کہیں تقدیر کا لکھا مٹا ہے

کریں لاکھوں جتن ہونا ہے وہ ہی — وہی ہوگا جو قسمت میں بدا ہے

خیال خر میں استغراق سے بد — جو تعظیم نبی کو جانتا ہے

اگر اس کو کوئی اتنا کہے گا — کہ وہ انساں نہیں تماما گدھا ہے

بکھر جائیں گے اس پہ کیسا کیسا — جنہیں تہذیب نو کا ادعا ہے
بیان عیب دشمن نعت تو ہے — کہ قرآں میں بھی تبت یدا ہے
ضیاء کعبہ سے روشن ہیں آنکھیں — منور قلب کیسا ہو گیا ہے
ہماری حاضری نورٌ علیٰ نور — کہ بعد حج ہمیں حاضر کیا ہے
ضیاء روضہ کا عالم کہوں کیا — کہ وہ تو نور کعبہ سے سوا ہے
یہاں محبوب رب ہے جلوہ آرا — وہاں بس اک تجلی کی ضیا ہے
ہے یہ تو وصل سے سرسبز دل شاد — وہ نار ہجر سے دل سوختہ ہے
مہ و خور بھیک پاتے ہیں یہاں سے — ضیاء روضہ کا کہنا ہی کیا ہے
فضائے طیبہ کے قربان جاؤں — نسیم خلد سی جس کی ہوا ہے
خفیف و خوش مزا بے مثل پانی — کہیں دنیا میں ایسا کب پیا ہے
زمین پاک وہ جس کو خدا نے — کتاب اللہ میں ارض اللہ کہا ہے
ہمیں تو طیبہ ہے جنت سے بڑھ کر — جہاں محبوب حق جلوہ نما ہے
قدم ہم جیسوں کے اس سرزمیں پر — کرم سرکار کا ہے اور کیا ہے

وطن کی ہر سہانی صبح نورؔی
یہاں کی شام غربت پر فدا ہے

○

مئے محبوب سے سرشار کر دے
اویس قرنی کو جیسا کیا ہے

گما دے اپنی الفت میں کچھ ایسا
میں نہ میں جو بے بقا ہے

پلا دے مے کہ غفلت دور کر دے
مجھے دنیا نے غافل کر دیا ہے

عطا فرما دے ساقی جام نوری
لبالب جو چہیتوں کو دیا ہے

ثنا لکھنی ہے محبوب خدا کی
خدا ہی جن کی عظمت جانتا ہے

میں تیرے فیض سے کچھ کہہ سکونگا
میں کیا ہوں اور سہارا ہی کیا ہے

سنا اے بلبل باغ مدینہ
ترانہ اور دل یہ چاہتا ہے

سنا نوریؔ غزل اوس کی ثنا میں
ثنا جس کی ثنائے کبریا ہے

———∴—∴—∴———

○

حقیقت آپ کی حق جانتا ہے — وہ وہم و فہم سے آقا ورا ہے

کچھ ایسا آپ کو حق نے کیا ہے — کہ خود وہ آپ کا طالب ہوا ہے

بلند اتنا تمہیں حق نے کیا ہے — کہ عرش حق بھی زیر پا ہے

جو اوروں کی علو انتہا ہے — وہ سرکاری علو کی ابتدا ہے

خدا کی ذات تک تو ہی رسا ہے — کسی کا بھی یہ عالی مرتبہ ہے

نہ ہے تم سا نہ کوئی ہوگا آگے — نہ اے آقا کوئی تم سا ہوا ہے

ملائک ہیں رسل ہیں انبیا ہیں — کوئی عرش علا تک بھی گیا ہے

تعالی اللہ تیری شان عالی — جلالت شان کی کیا انتہا ہے

نکالی زورق خورشید ڈوبی — اشارے سے قمر ٹکڑے کیا ہے

تمہیں ہو دوسرا ہیں سب سے بالا — بس اک اللہ ہی تم سے سوا ہے

تری صورت سے ہے حق آشکارا — خدا بھاتی تری ہر ہر ادا ہے

نہیں ہو سکتا تجھ سے کوئی باہر — کہ تو ہی مبتدا و منتہا ہے

تو ہے نور خدا پھر سایہ کیسا — کہیں بھی نور کا سایا پڑا ہے

تو ہے ظلِّ خدا واللہ باللہ — کہیں سائے کا بھی سایا پڑا ہے

زمیں پر تیرا سایا کیسے پڑتا — ترا منسوب ارفع دائما ہے

خدا کا فضل اعظم آپ پر ہے — سکھا سب کچھ تمہیں حق نے دیا ہے
نہ منت تم پہ استادوں کی رکھی — تمہارا اُمّی ہونا معجزہ ہے
ہتیلی کی طرح پیش نظر ہے — ہوا جو ہوگا جو کچھ ہو رہا ہے
نہ کوئی راز ہو پوشیدہ تم سے — نہ کوئی راز پوشیدہ رہا ہے
چھپا تم سے رہے کیوں کر کوئی راز — خدا بھی تو نہیں تم سے چھپا ہے
مسلّط غیب پر تو کیوں نہ ہوتا — نبی و مجتبیٰ و مرتضیٰ ہے
تری مرضی رضائے حق ہے مولیٰ — رضائے حق تری مرضی شہا ہے
گذر تیرا ہوا ہے جس گلی سے — تری خوشبو سے ہر ذرہ بسا ہے
درودیں تم پہ حق کی ہوں ہمیشہ — ہماری حق سے ہر دم یہ دعا ہے
درود اس پر ہو جس پر حق درودیں — بہر ہر لحظہ بہ ہر دم بھیجتا ہے
سلام اس پر جو ہے مطلوب رب کا — سلام اس پر جو محبوب خدا ہے
سلام اس پر یہ بحر و بر ہیں جس کے — سلام اس پر جو شاہ دوسرا ہے
جس آقا کے ملائک ہیں سلامی — جو شاہِ کرسی و عرش علا ہے
خدا کی سلطنت کا جو ہے دولھا — سلام اس پر جو رحمت کا بنا ہے
جسے سنگ و شجر تسلیمیں کرتے — سلام اس پر جو ایسا بادشاہ ہے
سلام اس پر جو اول ہے رُسل کا — سلام اس پر جو ختم الانبیا ہے
سلام اول کا اول پر ہمیشہ — سلامِ باقی ہو جب تک بقا ہے
سلام آخر کا آخر پر ہو دائم — نہ بس عالم ہی تک جس کو فنا ہے
سلام ظاہر و باطن ہو اس پر — جو ظاہر ہو کے باطن ہو گیا ہے

سلام اے جانِ رحمت کانِ نعمت — سلام اے کہ وہ شانِ حق نما ہے
رہے جلوہ تمہارا دل کے اندر — مرے پیارے یہ دل کا مدعا ہے
رہے پیشِ نظر وہ روئے انور — ترستی آنکھوں کی یہ التجا ہے
شرابِ دید سے دل شاد کیجئے — ہمارے درد کی یہ ہی دوا ہے
یہیں ہے بے ٹھکانوں کا ٹھکانا — یہیں شاہ و گدا سب کا ٹھیا ہے
دمِ آخر تو آجا جانِ عیسیٰ — ہیں ساقط نبضیں گھنگرو لگا ہے
دمِ آخر چلے آؤ خدا را — دکھا دو مرنے والا جی رہا ہے
ترے قدموں میں جس کو موت آئے — حیاتِ جاوداں اس کی قضا ہے
ہٹا دیجئے رخِ انور سے گیسو — اندھیرا قبر کا کالی بلا ہے
دکھا دیجئے شہا پرنور چہرہ — صفت میں جس کی والشمس اوالضحیٰ ہے
سنگھا دیجئے ہمیں وہ زلفِ مشکیں — صفت میں جس کی واللیل سجیٰ ہے
ترے قربان اے زلفِ عنبر — ہمارے سر ہجومِ بد بلا ہے
مرے سر سے بلائیں دور فرما — بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نحیف و ناتواں سرکار ہم ہیں — بہت صبر آزما یہ ابتلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دور — بلاؤں میں یہ بندہ مبتلا ہے
نہ کیجئے دور اپنے در سے ہم کو — پڑا رہنے دو جو در پہ پڑا ہے
شہیدِ کربلا کا صدقہ دے دے — تو شاہا دافعِ کرب و بلا ہے
پریشاں ہوں پریشانی کرو دور — پریشاں سا پریشاں دل مرا ہے
پریشانی وطن کی یاد کر کے — پریشاں دل ابھی سے ہو رہا ہے

پریشانی ہے گوناگوں وطن میں
پریشاں ان کو فرمادو تو کیا ہے

یہاں کیونکر نہ دل آرام پائے
جہاں آرام جان و دل مرا ہے

میں گھر جاؤں تو ان میں گھر نہ جاؤں
یہاں بس یہ تفکر ہو رہا ہے

رموز مصلحت سرکار جانیں
اگر واپس ہی فرمانا بھلا ہے

مگر اتنی گذارش کی اجازت
یہ بندہ دست بستہ چاہتا ہے

ہمیں پھر اپنے قدموں میں بلانا
یہی مولیٰ تعالیٰ سے دعا ہے

کہ پھر سرکار کے قدموں میں لائے
یہیں پر مرنے جینے میں مزا ہے

قیامت ہے قیامت ہے قیامت ق
جدھر دیکھو ادھر محشر بپا ہے

زمیں تانبے کی ہے سورج سروں پر
تپش سے بھیجا سر میں کھولتا ہے

ذرا سا بھی نہیں سایا کہیں پر
عرق اتنا بہا دریا بہا ہے

زبانیں سوکھی ہیں کانٹے چبے ہیں
عطش سے حال ابتر ہو رہا ہے

کلیجے منھ کو آئے دم گھٹے ہیں
الٹ کر دل گلے میں آرہا ہے

سراپا کوئی تو غرق عَرَق ہے
کسی کے منھ تک آکر رہ گیا ہے

تڑپتا ہے کوئی بے چین ہو کر
کوئی گر کر زمیں پر لوٹتا ہے

مثال ماہی بے آب کوئی
کوئی جل کر کباب سوختہ ہے

عجب کس مپرسی کا ہے عالم
جسے دیکھو بھڑکتا بھاگتا ہے

زن و شو میں نہیں باقی تعارف
نہ بھائی بھائی کو پہچانتا ہے

نہ کوئی آج حامی ہے نہ یاور
کہیں کس سے کہ ایسا ماجرا ہے

برے احوال ہیں اس روز اف اف
بہت احوال یہ کا سامنا ہے

کوئی ہانپے کوئی کانپے کراہے — کوئی روتا کوئی چلاّ رہا ہے

ہے دار و گیر کا ہنگامہ برپا — بہت سخت آفتوں کا سامنا ہے

رسل بھی نفسی نفسی کہہ رہے ہیں — حمایت کا کسے اب آسرا ہے

بندھیگی آس اپنی بعد ہر یاس — اسی سے جو ہمارا آسرا ہے

اسی کے پاس پہونچیں گے آخر — وہ جس کا نام نامی مصطفےٰ ہے

شفاعت کا اسی کے سر ہے سہرا — وہی اس بزم کا دولہا بنا ہے

چلو اے عاصیو کیوں کڑھ رہے ہو — وہ محبوب خدا جلوہ نما ہے

ملول اے غم زدو تم کس لئے ہو — وہ پیارا مصطفیٰ جب غم زدہ ہے

سنیں گے سننے والے اذھبوا کے — زبان پاک پر انّی لَہَا ہے

یہی زندگی بخشتا ہے دلوں کو ق — ترا درد الفت ہی دل کی دوا ہے

گلستانِ دنیا کا کیا ذکر آقا — کہ طوطی ترا سدرہ پر بولتا ہے

مریض معاصی رے چل اب مدینہ — مدینہ ہی عصیاں کا دارالشفا ہے

جو واصل ہے تم تک تو واصل ہے حق تک — جو تم سے پھرا ہے تو حق سے پھرا ہے

نماز اور روزے زکوٰۃ اور حج سب — ہیں مقبول سب جب تمہاری ولا ہے

عمل سب اکارت تمہارے عدو کے — کہ ارشاد ربی جَعَلْنا ھبا ہے

محبت تمہاری محبت خدا کی — عداوت تمہاری خدا سے دغا ہے

وہ کیسی ہی جھیلے مشقت ادا ہیں — ادا کچھ نہیں ہے وہ سب کچھ قضا ہے

محبت تمہاری ہے ایمان کی جان — جو یہ نہیں ہے تو ایماں ہوا ہے

کرے لاکھ دعوائے ایمان دشمن — منافق کا دعوائے ایماں دغا ہے

خدا پر بھی ایماں اوسی کو ہے حاصل
جسے جان ایمان تجھ سے ملا ہے

خدا کے یہاں ہے سرافراز اتنا
تری بارگہ میں جو جتنا جھکا ہے

اغثنا حبیب الالٰہ اغثنا
تباہی میں بیڑا ہمارا پھنسا ہے

یہ سچ ہے بداعمالیوں ہی نے اپنی
ہمیں روز بد یہ دکھایا شہا ہے

بہت نام لیوا ہوئے قتل و غارت
خبر کیا نہیں تم سے کیا کچھ چھپا ہے

تصور میں بھی جو نہ تھے وہ مظالم
ہوئے اور ابھی تک وہی سلسلہ ہے

نہ دیکھا تھا جو چشم گردوں نے اب تک
ترے بندوں نے وہ ستم اب سہا ہے

چھنے مال و دولت ہوئے قتل و غارت
ہزاروں کا ناموس لوٹا گیا ہے

لکھو کھا کئے ٹھنڈے سفاکیوں سے
مگر ظالم اب تک بھی گرما رہا ہے

جو حق چاہتا ہے یہ وہ چاہتے ہیں
جو یہ چاہتے ہیں وہ حق چاہتا ہے

مگر مولیٰ اب تو سزا پا چکے ہم
کرم کیجئے اب یہی التجا ہے

نکوکار بندے ہی کیا ہیں تمہارے
یہ بدکار بھی آپ ہی کا شہا ہے

نہ کیجئے نظر اس کی بدکاریوں پر
کرم کیجئے جو شعار آپ کا ہے

جو پہلے تھے آقا غلام آج ٹھہرے
غلام اپنے آقا کا آقا بنا ہے

وما ینطق عن الھوی سے ہے روشن
زبان مقدس پہ حق بولتا ہے

انہیں کی رسائی ہے ذات خدا تک
سوا ان کے کوئی بھی اوس تک رسا ہے

دو عالم کو کردوں میں اوس سر پہ صدقے
نثار مدینہ جو سر ہو چکا ہے

اگرچہ ہے مکہ کی عظمت مسلم
مگر میرا دل طیبہ ہی پر فدا ہے

ہے معراج قسمت حضوری یہاں کی
ہمیں آپ کا روضہ عرش علا ہے

نکو کار ہے آپ کا بد ہے کس کا — وہ بھی آپ کا ہے جو بد ہے برا ہے

کہاں تک سہیں ہم مخالف کے طعنے — خبر لیجیئے وقت صبر آزما ہے

مقدّر کے تم ہو مقدر تمہارا — جو مرضی ہے اون کی وہ قدر قضا ہے

خدا کی جو مرضی وہ مرضی تمہاری — جو مرضی ہے اون کی خدا کی رضا ہے

ہے اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ اس کا — ترے ہاتھ میں ہاتھ جس نے دیا ہے

اَنَا قاسِمٌ سے ہے روشن جہاں میں — جسے جو ملا وہ تمہارا دیا ہے

حبیب خدا ہے یہاں جلوہ فرما — یہ گنبد نہیں برج عرش خدا ہے

بتقدیر قادر مقدر وہ پایا — کہ مرضی ہی گویا قادر اور قضا ہے

یہاں بھیک لیتے نہ کیوں آئے دنیا — شہنشاہ دو عالم کی دولت سرا ہے

خدا ہی کی قدر اوس نے ہرگز نہ جانی — ترے رتبے میں جس کو چون وچرا ہے

نہ اہل نظر کا بنے سجدہ گہہ کیوں — جہاں نقش پائے حبیب خدا ہے

اسی در کا محتاج ہے سارا عالم — اسی در سے پلتا پلیگا پلا ہے

یہ کون ومکان یہ زمین وزماں سب — بنے تیری خاطر تو وجہ بنا ہے

بنایا تجھے ایسا خالق نے تیرے — کہ ذات خدا کا تو ہی آئینہ ہے

بنایا تمہیں اپنا مظہر خدا نے — جہانوں کو مظہر تمہارا کیا ہے

یہ چاہت ہے محبوب تیری خدا کو — جو تو چاہے وہ بھی وہی چاہتا ہے

کچھ ایسا سنوارا ہے تجھ کو خدا نے — کہ تو ہی خدا کا دولہا بنا ہے

تمہارے ہی دم کی ہیں ساری بہاریں — تمہارے ہی دم سے یہ نشو ونما ہے

تمہارا ہی رنگ اور تمہاری ہی بو تو — ہے ان پھولوں میں ورنہ اور کیا ہے

چمن ہونا سیراب و شاداب ہونا
یہ پھل پھول لگنا تمہاری عطا ہے

اسی دم سے آباد سارے جہاں ہیں
اسی دم سے سارا وجود و بنا ہے

ہے زیر نگیں تیرے ملک الٰہی
تو ہی شاہ والائے قصر دنیٰ ہے

تو وہ تاجور ہے کہ تاج دفعنا
ترے فرق اقدس پہ حق نے دھرا ہے

مہ خور چمکتے دمکتے ہی نہ یوں
یہ تیری چمک ہے یہ تیری ضیا ہے

ستاروں کی آنکھوں میں ہے نور کس کا
تمہاری چمک ہے تمہاری ضیا ہے

مظالم کریں جتنے ہو دیں ظالم
نہ کر غم تو ذکی کہ اپنا بھی خدا ہے

دنیا تو یہ کہتی ہے سخنور ہوں میں
سارے شعرا کا آج سرور ہوں میں
میں یہ کہتا ہوں یہ غلط ہے سو بار غلط
سچ تو ہے یہی کہ سب سے احقر ہوں میں

دیگر

گل ہائے ثنا سے مہکتے ہوئے ہار
سقم شرعی سے ہیں منزّہ اشعار
دشمن کی نظر میں یہ نہ کھٹکیں کیونکر
ہیں پھول مگر ہیں چشم اعدا میں خار

دیگر

منظور نظر ہے بس ثنائے سرکار
جان دو جہاں کی جو ہیں سرور کار
نوریؔ کافی ہے دو جہاں میں مجھ کو
مقبول اگر ہوں ان کو مرے افکار

دیگر

بدکار ہوں مجرم ہوں سیہ کار ہوں میں
اقرار ہے اس کا کہ گنہگار ہوں میں
بایں ہمہ ناری نہیں نوری ہوں حضور
مومن ہوں تو فردوس کا حقدار ہوں میں

دیگر

حد بھر کا زیاں کار سیہ کار ہوں میں
امت میں بڑا سب سے گنہگار ہوں میں
پر دل کو ہے اپنے اس سے ڈھارس
فرماتا ہے اللہ کہ غفار ہوں میں

دیگر

ظالم ہوں جفا کار و ستم گر ہوں میں
عاصی و خطا کار بھی حد بھر ہوں میں
یہ سب ہے مگر پیارے تری رحمت سے
سنّی ہوں مسلمان مقرر ہوں میں

(نوٹ) اس مجموعہ کی ترتیب میں حتی الامکان احتیاط سے کام لیا گیا ہے۔ پھر بھی کوئی فروگذاشت نظر آئے تو مصنف کی جانب رجوع کریں ہماری حیثیت صرف ایک ناشر کی ہے۔

((ملنے کے پتے))

۱۔ مکتبہ رضویہ منظر اسلام سوداگران بریلی شریف
۲۔ دفتر آل انڈیا اسلامک مشن جامعہ فاروقیہ بنارس
۳۔ حق اکیڈمی مبارک پور اعظم گڈھ
۴۔ مکتبہ امجدیہ بھیپڑوا ضلع گونڈہ (یوپی)